

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶  
۹۲-۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

## اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.tl  
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

حصہ ۴ چہارم

غیم حسین کا ہوا ہتمام کرتے ہیں  
ایمانی

پیشکش تسکین زہرا

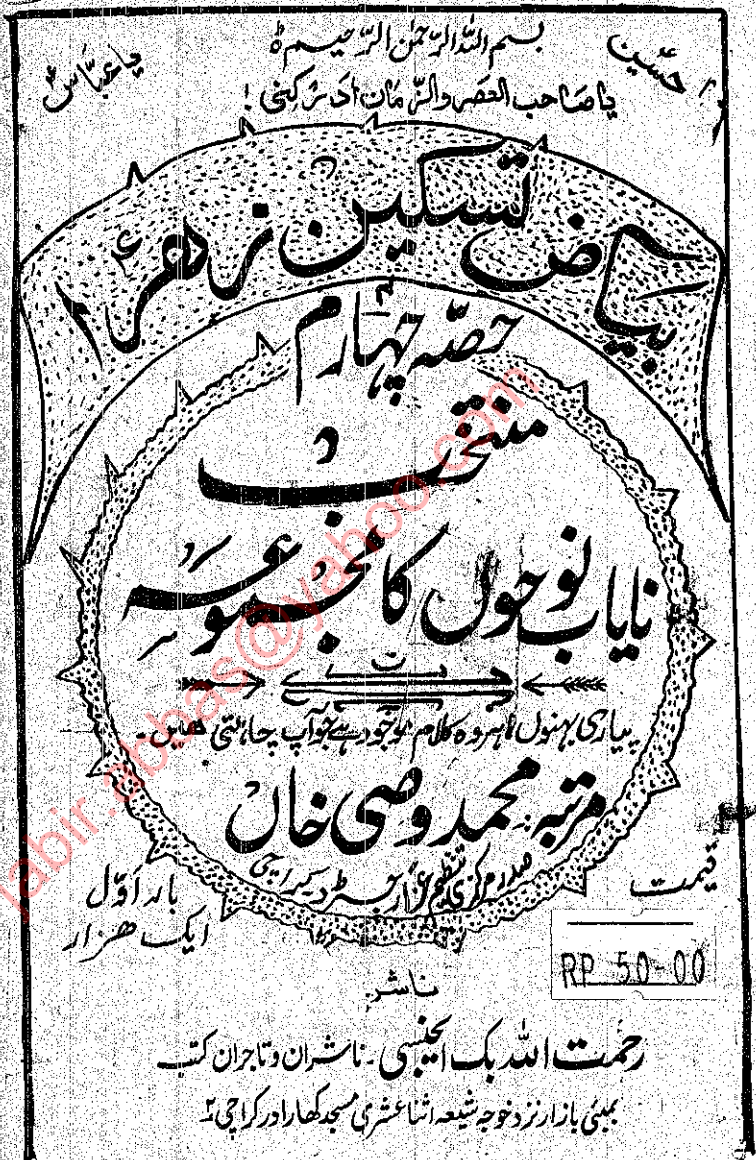
مرکزی تنظیم عزا و طہری کراچی کی  
انجمنوں کے منتخب نوجوان کا مجموعہ

مرتبہ  
محمد وصی خان

انتشار

بِحَسَنِ اللَّهِ بِكَ اِيْجَنَسِيْ

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی... ۷۴





## ایمانی دعائیں

پیارے بہنوں مجلس سے پہلے اپنے ان عزیز بھائیوں کے لئے  
مغفرت کی دعا ضرور کیجئے گا۔ اور سورہ فاحشہ پڑھ کر ان کی روح کو  
ثواب بخش دیجئے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کراچی جیسے عظیم شہر میں  
ترویج عزا، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے اپنے کو  
وقف کر دیا تھا۔

- ۱۔ جناب بادشاہ مرزا صاحب مرحوم (انجن ذوالفقار حیدری)
- ۲۔ جناب آغا عزت الزماں صاحب مرحوم (انجن خضر الایض)
- ۳۔ جناب ڈاکٹر جاوید صاحب مرحوم (انجن حیدری علی بستی)
- ۴۔ جناب غلام حسین ایدو دیکر صاحب مرحوم (انجن کاروانہ حیدری)
- ۵۔ جناب محمد عسکری خاں مرحوم (مختص حیدری ناظم آباد)

۶۔ صدر شیعہ مطالبات کمیٹی پاکستان

شیعہ قوم کے رہنما جناب سید جمیل حسین رضوی صاحب  
مرحوم

سید آفتاب علی کاکھی مرحوم۔ صدر انجن سوز خواں کراچی

طالب علم محمد مصطفیٰ خاں

صدر مرکزی تنظیم عزا و شہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْمَدَن، اَلْمَدَن، اَلْمَدَن ! يَا اَعْلَى ! اَلْمَدَن، اَلْمَدَن !!  
یا صاحب العصر والزمان ادرکنی فی سبیل اللہ

کچھ دیر تو ضرور تھی تجھ کی کشمکش !  
اب دوجہاں یہ تیری حکومت ہے اے حسین



مولفہ و مرتبہ بیساح

صدر مرکزی تنظیم عہد اکبرچی  
درجہ (پہلو)

محمود صی خاں

- سرپرست انجمن نوجوانان حیدرآباد
- سرپرست انجمن دستہ ناصر حسین یاقوت آباد
- صدر انجمن ناصر العزیز (درجہ پٹو) کراچی
- صدر محفل حیدرآباد ناظم آباد بم - کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 یا صاحب العصر والزمان اور کئی  
 فہرست نوحہات

صفحہ نمبر	عنوانات	پریمبر شمار
۱	اخلاقی سرِ درق	۱
۲	منتہی علم	۲
۳	فوٹو صد تنظیم عمار حبیبی	۳
۱۱	پیاری بہنوں سے گزارش	۴
۱۳	عرض حال اجر رسالت	۵
۱۵	بہنوں کی خدمت میں ایک اپیل	۶
۱۷	تعارف بیاض	۷
۲۰	خاک پر لاشیں پڑی ہیں کو بلا خانوے	۸
۲۱	بیکس تم رسیدہ و تشہ وہاں بھی تھا۔	۹
۲۱	کعبہ میں یہ کیا تیری نظروں نے دیکھی ہے؟	۱۰
۲۳	زمانہ اٹھیں سے یہ بات اُسکا ہے؟	۱۱
۲۵	کر بلا جین کی حقیقت ہے۔	۱۲
۲۶	دل پہ سوزِ غم سرور کی فضا طاری ہے	۱۳

۱۴	۲۷	تاج شاہی بلا دیا زینٹ	۲۷
۱۵	۲۸	صلیہ آئی تھی زہرا کی دین میں پاک حسین	۲۸
۱۶	۳۰	اتحاد دے دی تو اجاڑ کوئی دشوار نہیں	۳۰
۱۷	۳۱	پھر پھر واپسی جاؤ، نہ جاؤ پھر پیارے	۳۱
۱۸	۳۲	زندان کے اندھیرے میں کچھ حرکت میں ہی	۳۲
۱۹	۳۳	دیکھے سائے	۳۳
۲۰	۳۴	جہاں خلوص نہ ہو بندگی نہیں ہوتی	۳۴
۲۱	۳۵	یہ کسی نے کہا تا تم شیسیر نہ ہو گا	۳۵
۲۲	۳۶	قبامت تک نہ سستا پھرتا آواز اداں کوئی	۳۶
۲۳	۳۷	احمد کالواشہ ہے جگر بند علیؑ	۳۷
۲۴	۳۸	پھر کوئی معرکہ کرب و بلا ہو تو نہیں	۳۸
۲۵	۳۹	زینٹ کی مدد اسی کہ نہ بڑا دوسکینہ	۳۹
۲۶	۴۰	یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ	۴۰
۲۷	۴۱	مرگئے اکبر کہانی رہ گئی	۴۱
۲۸	۴۲	ہے شہید کے ملاکی یاد اٹھتے بیٹھتے	۴۲
۲۹	۴۳	ننگے سر ہرج کو ننگے نہ کیونکر آفتاب	۴۳
۳۰	۴۴	حسینؑ ابن علیؑ کا تم دل مضطر میں رہتا	۴۴
۳۱	۴۵	کنا رکھو حق کو ترکے شہد برابر بیٹھے ہیں	۴۵
۳۲	۴۶	ایک دن بھی تا تم شیسیر سے غافل نہیں	۴۶



۲۴	بندہ سر آئے رو انھیں جمعہ اخبار میں	۵۴	انجن ذوالفقار نقوی
۲۳	گریا یہ علم شہر کا جب خون سے تر ہو گا	۵۶	" " "
۲۴	بندھے رہے ہیں میں بارہ گئے اے بردار دگر کہہ	۵۷	" " "
۳۵	نعرہ حیدری یا علی یا علی	۵۸	" " "
۳۶	دشت میں گونج رہی تھی علی اکبر کی اذان	۶۰	" " "
۳۷	یکاری ماں تڑپ کر اے میرے کربل جوں میں	۶۱	انجن عواد اربو تواب علیہ
۳۸	بابا کو پکا رہے پریشان سیکینہ نار ان سیکینہ	۶۱	" " "
۳۹	آؤ گوری میں آجاؤ اصفیٰ جیٹھل میں سینگئی ہے	۶۳	" " "
۴۰	جو غم کس سر در دین کے مصائب ہو نہ سکا	۶۴	" " "
۴۱	بے چین مجھ کو جب دل مضطر نے کر دیا	۶۵	" " "

## مختلف انجمنوں کے نایاب نوحہ

۴۲	حسن سقائے سیکینہ جلوہ گر پانی میں ہے	۶۹	انجن عابدیہ کاظمیہ
۴۳	عباس نے دریا پہ یہ پیغام دیا ہے	۷۰	انجن تبلیغ حیدری
۴۴	ہم شکل مصطفیٰ کی یہ آخری اذان ہے	۷۱	انجن ناد علی
۴۵	سیکینہ کا یہ نوحہ تھا میرے بھیا چلے آؤ	۷۲	انجن ظفر الایمان
۴۶	ہن عباس کی ہے دفتر گزارا ہے زمین	۷۳	انجن حیدری سلیستی
۴۷	رو کے عباس کے کہتی تھیں سیکینہ غمو	۷۵	انجن اما میہ
۴۸	کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے	۷۶	انجن کاروان عباسی

۴۹	حاصل گرجی جذباتِ وفا ہیں آنسو	۷۸	انجن عزائے حسین
۵۰	ہیں میرے غوکہاں ہیں میرے بابا کہاں	۸۱	انجن غمخوارانِ عباس
۵۱	ملن ڈھونڈ رہی ہے کب سے اصغر آجاؤ	۸۲	تخلف انجینیں
۵۲	رن میں سوال آپ پر جب تیر جل پڑے	۸۳	" " "
۵۳	رن پر جو چڑھے جعفر طیار کے پیار سے	۸۵	" " "
۵۴	سک کر گرے تھے کل جو کنارے سارات کے	۸۶	" " "
۵۵	دل میں علی علی ہو۔ نوبیاں یہ علی علی	۸۷	" " "
۵۶	گھر میں صف نام شبیر بچھا دے	۹۰	" " "
۵۷	رو کے کپڑے ملیں تھکے دھونڈوں کہاں	۹۳	" " "
۵۸	آجاؤ۔ اب آجاؤ اب آجاؤ سیکھتے	۹۴	" " "
۵۹	یہ سیدہ ہے باغِ نبوت کا بھول ہے	۹۵	" " "
۶۰	علی علی زبان پر کبھی حسین حسین	۹۶	" " "
۶۱	المدد المدد یا علی علی	۹۸	" " "
۶۲	تمام خلق کا خدمت گزار ہے پانی	۱۰۱	انجن ذوالفقار حیدری
۶۳	بازو سے مرتضیٰ مرجم مرجم	۱۰۵	انجن حیدریہ ڈرگ روڈ
۶۴	درس لیاں لئے زمانہ حضرت سید مر سے	۱۰۸	انجن عزائے اہلبیت
۶۵	بصد خلوص، بصد احترام کہتے ہیں	۱۰۹	" " "
۶۶	حسین درو کا عالم بستر نے	۱۱۲	" " "
۶۷	حسین نازاں ہے وفا ہے وہ نیکوہ عباسی	۱۱۴	" " "

۶۸	سایہ دامن زہرہ ہے عزاداروں پر	۱۱۱	" " "
۶۹	غم میں ڈوبا ہوا ہر اک دل ہے	۱۱۲	انجمن شمشیر حیدری
۷۰	لیتے تھے چونکہ نام پیغمبر نمازیں	۱۱۵	" " "
۷۱	کیا ٹاسکتا ہے دنیا میں کوئی سرور کا نام	۱۱۶	" " "
۷۲	زندگانی شام میں جو سیکھتے گزر گئی	۱۱۸	مختلف انجمنوں کا کلام
۷۳	کرتی تھیں زینبؓ کا کبر غازی اٹھو	۱۱۸	" " "
۷۴	دے صبا جاکے رسول عربی کو یہ پیام	۱۱۹	انجمن طہر الامیان
۷۵	کہ بلا جمل ہے ان کے خواب کی تعبیر نکال	۱۲۱	مختلف انجمنیں
۷۶	یہ مصطفیٰ کا لا اور نہ مرتضیٰ کا جواب	۱۲۳	" " "
۷۷	نوحہ در حال امام زین العباد حضرت بجاؤ	۱۲۵	انجمن شہر بانو بیاع
۷۸	نوحہ در حال خیریت اہلیت کر بلا سے دینہ	۱۲۶	" " "
۷۹	اضطر کو لوری دیتی رہی حال یہ رات بھر	۱۲۸	" " "
۸۰	زینبؓ نے کہا ٹوٹ گئے میرے سہارے	۱۳۰	انجمن فدائے اہلیت
۸۱	مصاب کر بلا کے سن کے جو افسوس نکلتے ہیں	۱۳۳	" " "
۸۲	زینبؓ نے کیا جب شد دل گیر کا قلم	۱۳۴	" " "
۸۳	یہ میں سیکھنے کے تھے بابا نہیں آئے	۱۳۷	انجمن تخلص عوا شریف آباد
۸۴	تمام شب ہی خیوں کی پاساں زینبؓ	۱۳۹	" " "
۸۵	تا کہ کہائے نیا و انو ظلم سے نفرت کا اعلان	۱۴۰	" " "
۸۶	جب خاطر کا لال سوئے کہ بلا چلا	۱۴۲	" " "

مختلف انجمنیں	۱۴۳	الوداع اے حسینؑ	۸۷
" " "	۱۴۴	سر شہید کجا عابد بھیا ر کجا	۸۸
" " "	۱۴۸	اعطش کی درخیز سے صد آنے لگی	۸۹
" " "	۱۴۶	چلا کر بلا سے جو قافلہ	۹۰
انجمن العباس	۱۵۲	علم تمہارا تھا عباسؑ اور تمہارا ہے۔	۹۱
انجمن امامیہ طبرستان آباد	۱۵۴	یوں کٹھنہ کئے نئی کامرینہ اجر طری	۹۲
" " "	۱۵۵	چونک کر شب کو بولی سکیٹنے آج بابا کو	۹۳
" " "	"	جانے نہ دوں گی	"
" " "	۱۵۶	تیرے جیبت علیؑ کا لہو جو جائے گا	۹۴
انجمن خیدائیان عباسؑ	۱۵۸	بڑھتے جلیو حسینؑ کا پرچم لے ہوئے	۹۵
" " "	۱۵۹	صنرا کو جا کر بے لگی پڑسا غیب زینبؑ	۹۶
" " "	۱۶۰	سو جا میرے اصغرؑ پیارے	۹۷
ایک نیا سلسلہ: تاریخ کے مناسب سے نوہ جات			
وفات خلیفہ سیدہؑ	۱۶۳	حیثیت پہ علیؑ کہتے تھے یا گریہ و زاری	۹۸
شہادت خلیفہ سیدہ علیہ السلام	۱۶۴	سیرت شہید کو مومن کہ یہ قربت کی رات ہے	۹۹
" " "	۱۶۵	شہید جس جی کے رشتی داور ہوئے شہید	۱۰۰
" " "	۱۶۶	روکے دیتی تھی زینبؑ دہائی	۱۰۱
شہادت امام حسن علیہ السلام	۱۶۷	کہتی تھی زینبؑ خستہ تن بھائی حسنؑ	۱۰۲



شہادت حضرت مسلم علیہ السلام	۱۶۸	ناچار ہے مسلم بے یار ہے مسلم	۱۰۷۰
شہادت فرزند ابن مسلم علیہ السلام	۱۶۹	حارث خلکو مان یہ بزد جفا نہ کر	۱۰۷۲
شہادت حضرت حرؒ	۱۷۰	فرزے سے بڑے شہ کو بے بلائی حر مر گیا بھائی	۱۰۷۵
شہادت حضرت عون و محمد	۱۷۱	کرتی تھی زینبؓ بیان کس کی کئی لٹی	۱۰۷۶
شہادت حضرت قاسمؒ	۱۷۲	چھکا مسلم کو ارجحؒ جب باندہ کر سہل	۱۰۷۷
شہادت حضرت عباس علیہ السلام	۱۷۳	روکے کئی تھی یہ لاشہ پر پکندہ دکھیا میرے مظلوم چچا	۱۰۷۸
شہادت حضرت علی اکبر علیہ السلام	۱۷۴	پر لڑن چڑھا لوں کوئی ارمان نکالوں	۱۰۷۹
شہادت حضرت علی اصغر علیہ السلام	۱۷۵	یا داں سمجھتے مہمان سمجھتے	۱۰۸۰
شہادت علی اکبر شہادت علی صغرؒ	۱۷۶	پکادی بانوؓ نے مضطر علی اکبرؒ علی اصغرؒ	۱۰۸۱
شہادت علی اصغرؒ	۱۷۷	شہید ہو گئے اصغرؒ اجڑی جھولا	۱۰۸۲
شہادت امام حسین علیہ السلام	۱۷۸	نوحہ یہ عابد کا تھا بال بیکھو دو پو پو بھی	۱۰۸۳
شام غریباں	۱۷۹	نوحہ در میان حاضری	۱۰۸۴
شام غریباں	۱۸۰	نوحہ در بیان روز عاشورہ	۱۰۸۵
شام غریباں	۱۸۱	لٹ گیا نہ سرؒ کا گھر جائیں حرم اب کہاں	۱۰۸۶
شام غریباں	۱۸۲	میں دشتِ کربلا میں بچا کے جس کے بھول	۱۰۸۷
شام غریباں	۱۸۳	اصغرؒ کو روئے گئی علی اکبرؒ کو روئے گئی	۱۰۸۸
شام غریباں	۱۸۴	شام تھے جب اہلبیت یا سرؒ یں چلے	۱۰۸۹
شام غریباں	۱۸۵	کیا غیل چاہے اہلی فرات پر	۱۰۹۰
شام غریباں	۱۸۶	ہائے سطرؒ کئی شام غریباں زینب	۱۰۹۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
یا صاحب العصر والزمان ادر کئی فی سبیل اللہ

# پیاری بہنوں سے گزارش!

یہ بیاض کراچی۔ لاہور (پاکستان) لکھنؤ، بونپور، اللہ آباد اور فیض آباد (بھارت) کی مشہور زمانہ اور مایہ ناز انجمنوں کے کلام پر مشتمل ہے۔ اس بیاض میں ان کلاموں اور سلاموں کو شامل کیا گیا ہے جو مصلحہ اول، دوم اور سوم میں نہیں آسکے۔ بیاض چارم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بھارت کی بھی مشہور زمانہ انجمنوں کے کلاموں کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بہنوں کی انجمنوں کے کلام کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ بیاض بالکل نئے اور نایاب کلاموں کا عظیم مجموعہ ہے۔ امید کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو ہمیشہ کی طرح آپ ضرور پسند کریں گی۔

پیاری بہنوں تم ہمیشہ سلامت رہو۔ تمہارے سروں پر آل محمد کا سایہ رہے۔ مانگ بھری رہے۔ تمام خوشیوں سے مالا مال رہو۔ یہاں ایک بات بتانا بھول گیا وہ یہ کہ میں نے ایک نئی کتاب دو حصوں میں ”بیاض تشکیں ذینب“ کے نام سے ترتیب دی ہے۔ اس بیاض میں سورت رباعی، سلام اور مرثیوں کو تاریخ وار مجاہد کی صورت میں ترتیب دیا ہے۔ بیس منٹ میں آپ سورت، رباعی، سلام اور مرثیوں کے ساتھ ایک کامیاب مجلس تاریخ کی مناسبت سے پڑھ سکتی ہیں۔ ہمیں یقین

ہے کہ آپ لوگ میری اس کوشش کو ضرور پسند کریں گی کیونکہ ہم نے تاریک و تاریک  
رباعی، سلام اور مرثیوں کا مجموعہ یعنی بیاض تسکین زہینہ یعنی، آپ کے  
پے بہ پے تقاضوں کے نتیجے میں ہی پیش کیا ہے۔

یہ نادر و نایاب کلام کا مجموعہ درجہ صحت پر مشتمل ہے اور ہر حصہ  
کلام کی افادیت کے پیش نظر آپ اپنی نظر سے۔  
امید ہے کہ آپ اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کریں گی۔

آپ کا بھائی

محمد وصی خاں

نام کتاب ————— بیاض تسکین زہینہ حصہ پہارم  
مرتبہ ————— محمد وصی خاں صدر مرکزی تنظیم عزار خبر ڈ  
ناشر ————— رحمت اللہ بک ایجنسی  
تعداد ————— ۱۰ ہزار  
قیمت —————

RP 50-00

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



عرض مرتب

آبر رسالت

ہر کام کی کوئی عرض و غایت ہوتی ہے۔ زیر نظر کتاب بیاض تسکین زہرا رحمۃ اللہ علیہا چارم فہرست جات اور سلاموں کا بے نظیر مجموعہ ہے۔ جس کو ملک کے نامور شعراء نے کلام نے کراچی شہر کی مشہور ماسٹی انجمنوں کے لئے لکھا ہے۔ اس کتاب میں ہندوستان کے شعراء و عظام کے بھی کلام شامل ہیں جو انھوں نے مکینو، بھونور، الہ آباد اور فیض آباد کی ماسٹی انجمنوں کے لئے تحریر کئے ہیں۔

میں ان کلامائے عقیدت کو خاتونِ جنت سیدہ، طاہرہ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت یا برکت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اور مادرِ شہیدہ کربلا سید الشہداء حضرت امام حسین عالی مقام علیہ السلام کی خوشنودی بھی اس ہی میں ہے کہ ان کے لال، دلہند اور پیارے حسین کے غم کو جس طرح بھی ہوسکے عام کیا جائے۔ گھر گھر، گلی گلی، کوچہ کوچہ اور دیار دیار فہرست و ماتم اور



شہر و شہین کی صدائیں بلند ہوتی رہیں گی۔ نیکو بعد شہزادت سید الشہداء و امیران  
کر بلا کو بالکل نادمہ و ماتم نہیں کرنے دیا گیا۔ ۵

سب کچھ نیکو دین کی ہستی بچائی ہے

لے قوم تو حسین کی گاڑھی کماٹی ہے

تمام آل محمد صاحب العصر کا لاکھ لاکھ احسان اور شکر ہے کہ آپ نے  
جناب نے یہ کام میرے ذمہ دیا کہ میں غم حسین میں بلند ہونے والی صداؤں  
کو یکجا کر کے اجہر رسالت کے طور پر پیش کروں تاکہ صداؤں کا سلسلہ  
جاری و ساری رہے۔

آئندہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کام کو انجام دینے سے مجھے بے یوں  
کا لالچ نہیں بلکہ لالچ ہے تو صرف یہ کہ خوشنودی خدا و رسول اور آئمہ  
اٹھارہ و جناب سیدہ طاہرہ مجھے حاصل ہو۔ اور لب کو ثمرہ ساقی کو تہ  
کے روبرو مسترخ نہ دیکھوں۔

سب کو چھ سید

محمد وحی خاں

صدر مرکز تنظیم اعراچی (جسٹس)

# پیارے بہنوں کی خدمت میں ایک ایمل

دُنیا روزِ عاشورہ رسول اکرمؐ کو اُن کے فرائض کا پڑسہ دیتی ہے تو آپؐ بھی یقیناً سیدہ طاہرہ منطوہؓ شہزادیؓ کو نینِ خافونِ جنتِ سلام اللہ علیہا کو اُن کے جگر کے ٹکڑے کا پڑسہ دینے کو ہی جمع ہوتی ہیں لیکن بی بی حبیبہؓ انداز سے آپؐ شرکت کرتی ہیں کیا اس سے ”مخصوصہ عالم“ خوش ہوں گی؟

اگر آپ ان کے اسوہ حسنہ پر چلتی ہیں اور یہ بات بخوبی سمجھتی ہیں کہ آپ ان ہی مخصوص کی دعاؤں کی برکت سے دنیا اور آخرت میں لاکھوں منزلوں سے کامیابی کے ساتھ گزر سکیں گی تو آپ کا فرض ہے کہ جلوسِ عوادریؓ میں کی زیارت میں شرکت کے وقت چادر ضرور اوڑھے ہوں اور آپ کے جسم کے کسی بھی حصہ کی نمائش ہرگز نہ ہوئی چلیپیئے۔ زیبائش میں انتہائی سادگی اور جسمِ آرائش سے پاک ہونا چلیپیئے۔

اگرچہ آپ نے تمام زندگی میں نقاب ترک کر دیا ہو لیکن نامی جلوس کی زیارت کے وقت ضرور چلیپیئے کہ آپ کے تمام جسم کا پردہ رہے۔ آپ اپنی چھوٹی بچوں کو بھی تاکید کریں کہ وہ بھی جلوس کی زیارت کرتے وقت چادر ضرور اوڑھیں۔ اس سے احترامِ جلوس برقرار رہے گا اور آپ کی قوم کی عظمت میں چار چاند لگ جائیں گے۔ اور اس احتیاط سے ہمارا مذہبی فرض بھی پورا ہوگا۔ اور یقیناً سیدہ عالم اور امامِ زمانہؑ

اس عمل سے بہت خوش ہوں گے۔

اور اگر اس کے برعکس آپ نے زیارت ماتمی جلوس کے موقع پر احترام جلوس کو مد نظر رکھتے ہوئے چادر اوڑھ کر اپنے جسم کا پردہ نہیں کیا اور ایسی بے راہ روی اور بے پردگی ترک نہ کی تو آپ کی زیارت عقیدہ تانہ ہوگی بلکہ محض تماشہ یعنی ہوگی اور سچے آپ کی یہ حرکت سیدہ عالم کی زبردست نفی کا باعث بن جائے گی۔

ہمیں یقین ہے کہ علم عین کو اپنی زندگی کا ماحصل سمجھنے والی پیاری بچہنیں خوش نودہی سیدہ عالم کی خاطر میری اپیل پر پوری طرح عمل پیرا ہو کر اپنے "قرضِ عقیدہ" سے سبکدوش ہوں گی۔

آپ کا بھائی

وصی

سوز و سگاہ مرثیوں کی کتاب

بیاض تسکین زینب حصہ اول و دوم۔ قیمت ۵ روپیہ فی حصہ۔

تاریخ کی مناسبت سے سوز، رباعی اور مرثیوں سے ترتیب دی ہوئی نایاب محاسن کا مجموعہ  
مہدوتان پاکستان کے مشہور ماہ سوز خواں مصنفات کے سبقتوں کا مجموعہ۔

بہنوں کی آسانی کے لئے

پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے

۱۷  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بیاض تسکین زہرا حصہ چہارم

تعارف

انور علی زار حسین اسلم  
جنرل سیکریٹری انجمن ناصر العنصرہ  
بیاض تسکین زہرا حصہ اول  
تا سووم کی طرح اس پیش نظر حصہ چہارم  
کو بھی جناب محمد وصی خاں صاحب  
صدر مرکز سی تنظیم اور جسٹس ڈنہ کراچی  
کی مختلف مائیک ناز انجمنوں کے نوڈل  
سے ترتیب دیا ہے۔ یہ کوئی آسان



کام نہیں ہے۔ میں نے خود وصی خاں صاحب کو دن رات کراچی شہر میں مارے  
مارے پھرتے دیکھا ہے، کبھی اس انجمن کے پاس تو کبھی دوسری انجمن  
کے پاس یہ سارا کام وہ اسی لئے کامیابی کے ساتھ کر لیتے ہیں کہ ان کے دل میں  
مٹینی عزم و جذبہ پوری شدت کے ساتھ کار فرما ہے۔



پیار سی بہنوں! اس بیاض میں سال رواں کے نئے کلاموں کو  
یکجا کیا گیا ہے جو کوزم و رخا میں ہے پناہ مقبول ہوئے ہیں اور  
ان کے کیسٹ بھی بازار میں عام ہیں۔

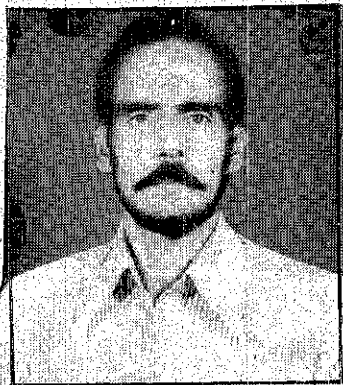
ان فوجوں اور سلاموں کے پڑھنے سے آپ کی مجالس میں ہے  
پناہ رقت ہوگی سامعین ہی کھوں کہ فاطمہ کے لال کا پرہ دیں گے۔  
اس بیاض کی اشاعت سے جناب محمد وصی خاں کو دو ہی فائدے  
ہیں۔ اول یہ کہ اس طرح ابھر رسالہ ادا ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ  
عوامے مظلوم کی ترویج ہوتی ہے۔

امید کہ تاہوں کہ پیار سی بہنیں اس بیاض کو بھی وصی خان صاحب  
کی مرتبہ دوسری بیاضوں کی طرح ضرور پسند فرمائیں گی۔ اور اپنے  
قومی بھائی کو جس نے اپنا تن من دھن عزائے عین کی ترویج کے لئے  
وقف کر دیا ہے دعائے خیر سے سرفراز فرمائیں گی۔

خادم

عبدالرحمن اسلم  
بزنل سکرٹری  
انجمن ناصر العزاد (جسٹریٹ)  
کلمہ بنگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
۱۹



صاحب ریاض خوش رخ مرزا صاحب

آپ کی قلبی رضا سے مجھے بہت کچھ سیکھنا پڑا

جو آپ کی سب سے بڑی بات گھڑی ہوئی

انسان نامہ



اختر عابدی

# لوحہ

”خاک پر لاشیں پڑی ہیں کہ بلا خاموش ہے“

خاک پر لاشیں پڑی ہیں کہ بلا خاموش ہے  
 ایک سکتہ ہے بیاباں کی فضا خاموش ہے  
 ہیں تہسیدوں کے کبھی لاشے، لاشہ عین کے قریب  
 قافلہ سالار پُپ ہے قافلہ خاموش ہے  
 خاک بردستِ بریدہ ہیں علمتِ بردار کے  
 بولتا تھا جو وہ قرآن و فاطمہ میں ہے  
 صبح کی اہلِ عدم کو یاد آتی ہے اذراں  
 وقتِ مغرب ہے شبِ مصطفیٰ خاموش ہے  
 وہ ہمکنہ، مگر لانا اور لیٹنا باپ سے  
 اخصر معصوم کی ہر اک اور خاموش ہے  
 کچھ دھواں باقی بھی ہے اور دھیریں کچھ رکھ کے  
 شبِ بے کسپے جل چکے ساری فضا خاموش ہے  
 بیڑیاں پیروں میں عابد کے ہیں اور گردن میں طوق  
 روتی ہے نہ بخیر لیکن نقشِ یا خاموش ہے  
 ہنس رہے ہیں استغیادِ ربار خاص و عام میں  
 اور رکنِ کتبہ ہے زینب بے ردا خاموش ہے  
 کس قدر شور و باقر تھی سحرِ عاشور کی  
 مگر کئی تمام غریباں، کہ بلا خاموش ہے

بیکس تم رسیدہ و تشنہ دہاں بھی تھا “

بیکس تم رسیدہ و تشنہ دہاں بھی تھا  
اے کربلا حسین ترا مہمان بھی تھا  
منظومہ صغیر کو اے کربلا نہ یلو چھو!  
پیاسا تھا تین روزہ کا اور بے زباں بھی تھا  
کیونکر حسین روتے نہ اکبر علی کی لاش پر  
ہم صورت رسول بھی تھا لڑخو اں بھی تھا  
لایا نہ تاب کوئی بھی خون صغیر کی  
ہونے کو یہ زمین بھی تھی اور آسمان بھی تھا  
گزرادیا رستم سے کیسا یہ کارواں  
جو تھا امام وقت، وہی سارباں بھی تھا  
رہنہ گواہ اے غم شیر حشر میں  
کہتے ہیں جس کو ہوش ترا نوحہ خواں بھی تھا

”کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈ رہی ہے“  
کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈ رہی ہے  
کھولا تھا مشیت نے جو در ڈھونڈ رہی ہے

جیسے میل تباہ تو ذرا آئیے قطبہ پر  
آنے کے لئے کون سا گھر ڈھونڈ رہا ہے  
کیا ہو گیا دنیا کو کہ ایمان کی منزل !  
چھوڑی تھی کہاں اور کدھر ڈھونڈ رہا ہے

لڑتے ہیں لعینوں سے دم عصر مشہ میں  
یا تیغ علیؑ بچھر کوئی پیر ڈھونڈ رہا ہے  
آنسو مرے دیکھے جو فرشتوں نے تو بولے  
خود رحمت حق ایسے گہر ڈھونڈ رہا ہے  
یہ ساری فضا آج بھی مشتاق اداں ہے !

ہر سو علی اکبرؑ کو سحر ڈھونڈ رہا ہے  
قاصد نے کہا فاطمہ صغیرا کے پتہ پر  
تھو یہ بیچارہ کو نظر ڈھونڈ رہا ہے

یثرب کے مسافر تو گئے ملکِ عدم کو !  
راہوں میں آنکھیں گر دی سفر ڈھونڈ رہا ہے  
ان چاند سے چہروں کو جو گزرے تھے ادھر سے  
کوئی کی ہر اک راہ گزر ڈھونڈ رہا ہے  
اس شام غزیاں کے آندھیرے میں ہر اک سو

اک کو کھجلی قبر پر ڈھونڈ رہا ہے  
زندیاں میں بھی مادر کے تصور میں ہے بے شیر  
پہلو میں ادا دھراؤ دھر ڈھونڈ رہا ہے

اک شاعر گناہ مجاہد کو سرِ بزم  
کیوں اہل بھیرت کی نظر ڈھونڈ رہا ہے



# لوحہ

”اُخامن الحسین سے یہ بات آشکار ہے“

(از شاعر انقلاب اسرار لغوی)

اُخامن الحسین سے یہ بات آشکار ہے  
حسین کی پکار بھی رسول کی پکار ہے  
حسین کے لئے بیو، حسین کے لئے مروت  
موت حسینوں کو، یہ وقت کی پکار ہے

”اُخامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

حسین سے یزید کا مقابلہ نہ کیجئے!  
یہ جھاؤں ہیں، وہ دھوپ ہے نوریں وہ نار ہے

”اُخامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

یہ بے رحم کھلا مگر یہ رات بے رحم کہ بلا  
شہادت حسین میں یریدیت کی مار ہے

”اُخامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

خدا نے بعد امتحان حسین سے یہ کہہ دیا  
ہمارے کائنات پر تمہارا اختیار ہے

”اُخامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

شہادت حسین کا یہ فیض ہے خُدا قسم  
اذن کا وجود ہے نہ ازبہ قرا رہے

”اُخامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

حسین دین مصطفیٰ کے باغ کی بہار ہے  
 اسی کے خون سے چین نبی کا لالہ زار ہے  
 شجاعت و سخاوت نبی کا ورثہ دار ہے  
 مقابلہ بین ظلم کے علی کی ذوالفقار ہے  
 نثار اُس پہ ہیں نبی۔ نبی پہ یہ نثار ہے  
 "انامن الحسین" سے یہ بات آشکار ہے

اٹھی جو ظلم کی گھٹا حسین اٹھ کھڑے ہوئے  
 بڑھا پورے کا جو صلہ حسین اٹھ کھڑے ہوئے  
 بنام دین مصطفیٰ حسین اٹھ کھڑے ہوئے  
 پیکار کی تھی کربلا حسین اٹھ کھڑے ہوئے  
 صدائے کربلا نہیں، یہ دین کی پیکار ہے  
 "انامن الحسین" سے یہ بات آشکار ہے

یہی تھی دین کی صدائے نبی کے لال المدد  
 عجیب وقت آگیا، نبی کے لال المدد  
 پیئے وقار مصطفیٰ نبی کے لال المدد  
 بنام شاہ لافقی نبی کے لال المدد  
 مہتھار ہی ذات وارث کتاب و ذوالفقار  
 "انامن الحسین" سے یہ بات آشکار ہے

نہرا کی راہ میں تمام دوست کام آئے ہیں  
 جواں بسر کی لاش خود حسین مذ سے لائے ہیں  
 خود اپنے شیر خوار کے لہو میں بھی بہا لے گئے ہیں  
 مگر جو خنم کبریا، اماں سر جھکا لے گئے ہیں

نگاہ صبر میں فقط رضائے کردگار ہے  
”افامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

عرب کی دھوپ اور وہ شدید پیاس کا الم  
وہ ناصروں کی میتیں ہوئے جو کشتِ پیہم  
ضعیف باپ کا وہ دل وہ نوجوان پر کا غم  
وہ خیمہ رباب کی طرف تھکے تھکے قدم  
چھپی ہے جو تہ عبادہ لاش شیرِ نوار ہے  
”افامن الحسین“ سے یہ بات آشکار ہے

## لوحہ

”کر بلا دین کی حقیقت ہے“

(از شاعر انقلاب سردار نقوی)

علم ہے، صبر ہے، شجاعت ہے	کر بلا دین کی حقیقت ہے
اور اسلام دینِ فطرت ہے	علم تقاضائے فطرت آدم
ایک اذان ہے تو اک اقامت ہے	قتل اکبر شہادتِ اصفیٰ ہے
جس کے سجدے کی حد شہادت ہے	اب پڑھیں گے نمازِ عشقِ حسین
پیاسِ ذوقِ وفا کی قیمت ہے	کہہ رہی ہے یہ پیاسِ دریا سے
وہ کسی بے زبان کی تربت ہے	جو بناتے ہیں تیغ سے شہرِ بمر
ابنِ حیدر یہ تیر ہی ہمت ہے	قلب اکبر سے خود سناں کھینچ

کہہ رہے ہیں جیسے ہوئے خیمے آج کی شام شام عزت ہے  
 غمزدہ عورتیں ہیں بچے ہیں جن کے دل میں بکا کی حسرت ہے  
 ایک بچی کی سرخی رخسار سرخی تھکے شقاوت ہے  
 کہ بلا صبر کا صحیفہ ہے ہاں مگر درد سے عبارت ہے  
 بیڑیوں سے یہ آ رہی ہے صدا صبر پیمانہ شجاعت ہے  
 دوستو! مجلس عرائس حسین دین کی مستقل اشاعت ہے

سُن رہا ہے حسین کی آواز  
 جس کی جتنی حد سماعت ہے

## نوٹہ

”دل پہ سوز غم ضرور کی فضا طاری ہے“

دل پہ سوز غم ضرور کی فضا طاری ہے  
 آہ ہر لب پہ ہر اک آنکھ میں بے رنگاری ہے  
 ماتم شاہ سے کیوں آپ کو بیزاری ہے  
 یہ تو مانے ہوئے ظالم کی طرفداری ہے  
 اشک سوزاں کی طہارت کو نہ پوچھے دنیا  
 حوصلے کو تر میں بجھائی ہوئی پیرنگاری ہے  
 گوشے گوشے میں ہیں دنیا کے عداوت حسین  
 یہ بھی خونِ شہر بیکس کی فدا کا رسی ہے

دیکھ کر جنگ کو قاسم کی یہ بولے عباس  
 ماشاء اللہ بڑی ہاسٹہ میں تیار ہے  
 ساری دنیا نظر آتی ہے صفت ماسم پر  
 کتنی شیرتیرے غم میں غلبہ ہے  
 آمد شام غریب ال ہے خدا خیر کرے  
 ایک بیٹا یہ یہ شام بہت بھار ہے

## لوحہ

”ساج شاہی ہلا دیا زینب“

خواہر شاہ کہ ہلا زینب  
 کھے چکے جب حسین کشتی دیں  
 اب کہاں چھپ سکے گا قتل حسین  
 بھائی عباس تیرا بھان وفا  
 تیرے کہنے پہ پڑتی جسکی نظر  
 تو نہ رہتی جو شہ کے دوش بدوش  
 تو نے چہرہ چھپا کے بالوں سے  
 بھائی عباس کس سا بوجہ بچ جاتا  
 کون چھو تا تیرا رد زینب  
 تو نے رستی میں جکڑے ہاتھوں سے  
 ساج شاہی ہلا دیا زینب



# نوح

”صدیہ آتی تھی زہرا کی رہنیں ہائے حسین  
 صدیہ آتی تھی زہرا کی رہنیں ہائے حسین  
 بڑا ہے خاک پہ مقتل میں سر کٹائے حسین  
 فرس سے گمر کے کیا سجدہ خوائے کریم  
 جلا گئے یہ بوجھ خنجر قوس کٹائے حسین  
 گھرے تھے زہرا میں اس طرح سنہیر  
 تلاش کرتی تھیں زینبؓ نظر نہ آئے حسین  
 جواب بانٹ کو کیا دیں گے کیا ہوئے کھنجر  
 کھڑے تھے نیچے کے ڈیوڑھی پر پڑھتے حسین  
 منہ اپنا پھیر کے سب روئے عسلم کے بانی  
 جب اپنے ہاتھوں پہ اصغر کو لے کے آئے حسین  
 پڑا ہے خاک پہ زہرا کے قلب کا ٹکڑا  
 جس گم یہ اپنے بہتر کے زخم کھائے حسین  
 تجھے لعینوں نے پیاسا شہید کر ڈالا  
 دیانہ قطرہ بھی پانی کا ہائے حسین  
 اٹھائی میت اکبر اسی ضعیفی میں  
 ذرا قدم بھی سمجھا رہے نہ ڈر کا حسین

# سلام

از سید شہید احمد انیسویں ہجری سرکاری نمبر جناب سید شہزاد حسین جعفری نسیم مرحوم  
(شاگرد دو جانشین حضرت دارغ دہلوی مرحوم)

آقا رسے دیں جو اجازت کوئی دستور نہیں  
ایک جملہ کی بھی یہ فوج ستمگار نہیں  
ہم کو در تے میں ہو اپنے یہ البرج عطا  
سب ہی کر رہیں یاں ایک بھی ضرر نہیں  
شام کو فتنہ الٹ دول تو مجھے کہہ دینا  
یہ تو عباس بن علی کہہ رہے ہیں  
کس میں ہمت ہے ہمیں روکے تے پہل بھی  
شکر شام میں کچھ جلا دیتے یہ کار نہیں  
یہ بن زیاد، عمر، حرمہ، شمر اور انس  
نہر کے طالب ہیں یہ سب صاحب کردار نہیں  
مل گئی رن کی اجازت جو نہ مانے والو!  
یا تو پھر میں نہیں! فوج ستمگار نہیں  
پہلے بھی دیکھ لے اب دیکھیں گے جنگ ہونے دو  
ان کے اجداد میں ہم سا کوئی جرّار نہیں  
بڑھ کے عباس سے کہتی ہے شجاعت ٹھہر و!  
لڑنے شہید تھیں بھیجیں یہ آئنا رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط



صاحب ریاض رضی رضوی

ابن درویش نامہ  
تقدیر بران :-  
شاعر انجمن  
سید انیس پیر سہری زبیر  
نبیرہ جناب سید شبیر حسین جعفری میم  
شاگرد دو جالشین حضرت داغ دہلوی مرحوم

باقی نہیں اب کوئی، وعدہ گھیرے ہوئے ہیں  
بابا کو چلے چھوڑ کے اب کسے سنبھارے

عباس کے غم ہی سے کہاں ہوش بجا ہیں  
مر جائیں گے سرور ہوا بھی تم بھی سدھائے  
گوئل گئی اکبر کو رضا جنگ کی لیس کن  
روکو انھیں زینب کے مسلسل ہیں اشک

آدمان تھے کیا دلیں تمنائیں تھیں کیا کیا  
اب اُن کی جگہ قلب سے اٹھتے ہیں سترارے  
بکھرے ہیں پٹنوں سے جو ہر بار جنبیں بہرے!  
اُچھے ہوئے کیسے ترے ماں بھر سے نکلائے

لاؤں گی دہن بیاہ کے گھر ہوئیگا آباد!  
اس آس پہ اٹھاؤ ہر کس میں نے گناہے  
ہر صاحب اولاد کو ہوتی ہے یہ حسرت!  
پہنچائے مرالال مجھے گوہر کتنا ہے

دیکھو تو ذرا باپ کی حالت کو میں صدقے  
کس درد سے کہتے ہیں ترے رخ کے نفاکے  
اکبر نہ کر دوجانے کی خدا اتنا تو سہو جیو!  
ہے کون انیسویں شہر دیں مر گئے سائے

ایک عباسؑ ہی اس طرح گئے ہیں لڑنے  
دوش پر دُشک وِلم ہاتھ میں تلوار نہیں  
وقت وہ آگیا اُف فاطمہؑ کے جانی پر!  
فوج کا ذکر ہی کیا پاس علمدار نہیں  
تن تنہا ہیں ستمگاروں کے نرغہ میں حسین  
پاس کوئی بھی ایتس اور مددگار نہیں

## نورۂ درحال حضرت علی اکبرؑ

مٹھو نہ ابھی جاؤ، نہ جاؤ مرے پیارے

(از سید شبیہ احمد انیس پیرسری)

مٹھو نہ ابھی جاؤ، نہ جاؤ مرے پیارے  
کچھ دیر تو رک جاؤ یہ ماں صدقہ راتا ہے  
یہ ارغی سپر طرح کی کیا اسمیں اتر ہے  
ڈوبے ہیں یہاں فرشتے پہ افلاک کے تارے  
بنتا پہلے وقت مصیبت میں سہارا  
کیا کام نہیں آدے گئے عزت میں ہمارے



# نوبہ در حال شہادت حضرت سیدنا زین العابدین

"زندوں کے اندھیرے میں کچھ حرکت میں ہیں دیکھ سائے"

(ازید شہید احمد انیسویں پیرسری)

زندوں کے اندھیرے میں کچھ حرکت میں ہیں دیکھ سائے  
اتار بتاتے ہیں یہ وہ سب ہیں بہت گھبرا ئے  
کچھ اس طرح سے آتی ہیں نہ بخیروں کی آوازیں  
جیسے کوئی جکڑا قیدی بیتابی سے اٹھ جائے

نہیں

اک دائرہ سا بنتا ہے جھکتا ہے زمین کی جانب  
جس طرح کوئی کچھ ڈھونڈے یا دوسرے کو دکھلائے

کیا ماجرا ہے یہ یا رب کچھ روشنی تو پیدا کہ  
کیا گزری اسیروں پر ہے وہ صاف نظر تو آئے

وہ قید ستم سے اٹھا طوفانِ مہکا و ماتم  
زندوں کی تار بکی نے اشکوں کے دیئے جلائے

بدب شمع جلی اشکوں کی تو صاف نظر یہ نہ آیا  
ہے خاک پہ بیٹھی بانو اک بچی کو لپٹائے

حلقہ ہیں کئے سب لائنڈیں اور کہتی ہیں یہ نالے  
کو کھ اچھڑی ہوئی مادر سے میت تو کوئی چھڑائے

مر جائے نہ وہ اس غم سے بالہ کو ہوا ہے نہ کتہ! ایک ایک کا ہونٹہ نکلتی ہے کوئی تو اسے نہ لوٹے زنداں کی درود لواریں ہلتی ہیں مسلسل غم سے بوب کرتی ہے نہ بڑی نا اے ہائے شکینہ ہائے نادار پھولی لے بیٹا بتلاؤ تو اس غر بخت میں نہ ملانے کو تیری میت پانی وہ کہاں سے لائے اب کس سے کفن منگوائے سب قتل ہو چکے ہیں! بجا در بھی نہیں ہے سر کیس طرح تجھے کفنائے بیمار بہادر تیرا زنجیروں میں ہے تھکڑا کیسے وہ لحد کو کھودے کیسے وہ تجھے دفنائے کیا قبر سے مرنے پر بھی ہیں جو روحنائیں تجھ پر! کہتا ہے یزید اظلم میت بھی نہ باہر جائے کہتے ہیں حجاب آتا ہے سب آپ کو علم ہے مولا! کس کس کو اندیش مضطر کیا حال ہے کیا بت لائے

سوزِ سلام مرثیوں کی کتاب بہ بیا حق قسین زنب حصد لول و دم فحیت ۱۵۱  
روپیہ فی حصہ تاریخ کی مناسبت سے سوزِ رباعی اور مرثیوں سے ترتیب دی ہوئی لیا  
مجلس کا مجموعہ۔ ہندوستان پاکستان کے مشہور زمانہ سوز خواں حضرات کے بیٹوں  
کا بچوڑ۔ بہنوں کی آسانی کے لئے  
پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔

۳۵  
بسم اللہ الرحمن الرحیم



صاحب بیاض شاعر البیت  
سفرت عزت لکھنوی

انجمن حفظ القرآن  
کراچی

تفاح  
۳۵۵۵



جناب قیصر مرزا صاحب  
سیکرٹری نائب صدر

# لوحہ

جہاں خلوص نہ ہو بندگی نہیں ہوتی

از عورت نکھنوی (مروم)

دل و دماغ میں گر روشنی نہیں ہوتی

نبیؐ کی آل سے وابستگی نہیں ہوتی

حکم میں رہ کے بھی منزل رسی نہیں ہوتی

جہاں خلوص نہ ہو بندگی نہیں ہوتی

جبین و دل میں اگر ہم رستی نہیں ہوتی

تو سجدے کرتے نہ ہو بندگی نہیں ہوتی

نبیؐ تلاشِ وحی ہے تو سوئے کعبہ چلو!

خدا کے گھر کسی شے کی کمی نہیں ہوتی

بہت گراں سہی پھر بھی عبادتِ تلقین

بوابِ ضربتِ دستِ علیؑ نہیں ہوتی

یہ واقعہ ہے کہ تھیں سیدہ رسولِ مرثت

یہ قاعدہ ہے کہ عورت نبیؐ نہیں ہوتی

جبیں میں جذب نہ ہو خاک کر بلا حب تک!

مذاقِ سجدہ کی تکین ہی نہیں ہوتی

حسین بیعتِ فاسق کر میں ادے تو نہ!

رفاقتِ حق و باطل کبھی نہیں ہوتی

دفا کا نقطہ آخر علیؑ تھے یا عباسؑ!

ادب یہ ہے کہ مثالِ علیؑ نہیں ہوتی

نکل کے آؤ گیّا فوج اہل شام سے ٹکڑے  
نگاہ جانب سبط نبی نہیں ہوتی  
جلیب موت سے ٹکڑے گئے برائے حسین  
یہ دوستی تھی لو اب دوستی نہیں ہوتی  
گلے کی زد سے بھی لپکا ہوئی ہے فوج عدو!  
فقط جہاد میں تلوار ہی نہیں ہوتی

سحاب نام ہے شرم و حیا کی بندش کا!  
بہ ہنہ بہرے سے بے پردگی نہیں ہوتی  
برائے نام ہی زینب ہیں زندہ بعد حسین  
نفس کی آمد و شد زندگی نہیں ہوتی  
دیا بغیر یہ کیا ہوں گے سرنگوں عزت  
بچی کے دین میں سوداگری نہیں ہوتی

”یہ کس نے کہا ماتم شبیر نہ ہوگا“  
(از عزت لکھنوی)

یہ کس نے کہا ماتم شبیر نہ ہوگا  
سے خواب ہو مشر مندہ تعبیر نہ ہوگا  
ہو بغض ہے شہ سے اسے تم لاکھ چھپاؤ!  
کیا نامہ اعمال میں کھریہ نہ ہوگا!  
ہو بیعت باطل کیلئے سر کو جھکا دے!  
وہ لاکھ پیروں شبیر نہ ہوگا!



دُنیا میں اگر کچھ بھی گئے دشمن شیر  
 کیا قہر الہی بھی عنان گیر نہ ہوگا  
 وہ خود نہ رہے نعرۂ تکبیر ہے باقی!  
 جو کہتے تھے اب نعرۂ تکبیر نہ ہوگا  
 جس جس نے دکھایا ہے دل فاطمہ زہرا  
 کیا حشر میں وہ لائقِ تغیر نہ ہوگا  
 جاتے ہیں تو شیر کے ہمراہ ہیں اصفیر  
 لوٹیں گے تو آغوش میں بے شیر نہ ہوگا  
 جس طرح پھرائے گئے دردِ حرمِ شاہ  
 رُسوا کر لی یوں صاحبِ لُقمہ نہ ہوگا  
 پیار کو عشق آگیا زندانِ بلا میں!  
 کچھ دیر کو اب نعرہ زنجیر نہ ہوگا  
 عزت تو ہے اک رکنِ عزائے شہِ والا  
 یہ فخر کبھی باعثِ تحقیق نہ ہوگا

## قیامت تک سنتا پھر تو آوازِ ازاں کوئی

(از عذرت لکھنوی)

مراغمہ ہے اے عزت نہ ہو گر خوںِ فشاں کوئی  
 ذرا سن کر تو دیکھ کر بلا کی داستان کوئی!  
 نقدِ ریں مرقعہ کر بلا کے سمیرنے لگتے ہیں!  
 سناتا ہے کبھی جب اپنے یغم کی داستان کوئی

اگر سجدوں کی خاطر سر نہ دیتے کہ بلا واسطے  
 قیامت تک نہ سنا پھر لو کہ آواز آواں کوئی  
 فقط کرب و بلا کے تذکروں سے نجا بہلتا ہے  
 ہمیں بھاتی نہیں اس کے علاوہ داستان کوئی  
 رہوز حکم حق کو اہل حق ہی جان سکتے ہیں  
 بغیر آل کیلکچے کا قرآن کی زباں کوئی!  
 ادھر خیمہ میں زینب کا کلیجہ مُنہ کو آتا ہے  
 ادھر میدان میں دم بڑا تلہ ہے فوجوں کوئی!  
 سپر سے اپنے چہرے ڈھانپ کر دشمن بھی کرتے ہیں  
 پھر اتارے زباں سونگھے لبوں پر بے زباں کوئی!  
 حسین غم و ہمت زیرِ شجر بھی سوا لی ہے  
 کہ اے محبوبِ دبر حق اور بھی ہے امتحاں کوئی!  
 بویہ پیچیں کہ بلا عزت تو سجدوں کا مزاج ہے  
 در شہید سے بڑھ کر نہیں ہے آساں کوئی!

## احمدؑ کا نواسہ ہے جگر بند علیؑ ہے

(از عزت لکھنوی)

جو صفحہ اسلام پہ اک نقش جلی ہے  
 اے مردِ سماں وہین ابنِ علیؑ ہے

جو محسنِ دین احمدؑ لم یزل ہے  
 احمدؑ کا نواسہ ہے جگر بند علیؑ ہے

تقدیرِ احم جس کے ارادوں میں ڈھیلی ہے  
 وہ ذاتِ گرامی حسین ابن علیؑ ہے  
 ہر غم کا مداوا ہے تو ہر درد کا درِ مالا!  
 والتد زباناں پہ اگر ناد علیؑ ہے  
 عزت یہ قدرت نے سرِ عرشِ نبو لکھا  
 وہ نام علیؑ نام علیؑ نام علیؑ ہے  
 کیا ذاتِ حسینؑ ہے کہ جھک جاتی ہے ہر آنکھ  
 سمجھو تو محمدؐ ہے نہ سمجھو تو علیؑ ہے  
 دشمن بھی یہ بول اٹھے جو اکبرؑ پہ نظر کی!  
 لقنویہ بنی نذر کے سانچے میں ڈھیلی ہے  
 فقہؑ کی ہے تقدیر کہ قرآن کے آیات!  
 لونڈی ہے مگر خانہ نہ ہر کی پٹی ہے  
 دامن میں بیٹھ پائے ہوئے تھلائے ہیں جسکو  
 گلزارِ حسینؑ کی وہ نازک سہی کلی ہے  
 بھونکنے سے لگی بیٹھی ہے نیڑے ڈھائے ہوئے کہو  
 بے والی و وارث کوئی ماں کو کھ جلی ہے  
 اے شمر سلیمانؑ کو طمسائے نہ لگانا  
 نازوں کی پٹی ہے کہ نازوں کی پالی ہے  
 عزتِ غم شبیرؑ میں رشکوں کی روانی!  
 کوثر سے ملے گی جویہ آنکھوں سے چلی ہے

# ”پھر کوئی معرکہ کرب و بلا ہو تو سہی“

(عزت لکھنوی)

لب بخت پر رواں صلّ علی ہو تو سہی  
 یوں اگر سجدہ معبودا دار ہو تو سہی  
 خود بخود آئینہ دل یہ جلا ہو تو سہی  
 اک ذرا دل سے علیؑ کو کبھی چاہو تو سہی  
 ذکر عباسؑ نہ چھڑ جائے تو میرا ذمہ  
 کسی تحفل میں کبھی ذکر وفا ہو تو سہی  
 اگر حسینؑ ہو تو اپنا دُحیٰ کئی کر دار  
 منہ سے کہنا تو ہے آسان بنا ہو تو سہی  
 ہاں ابھی نصرت اسلام کو کرتے ہیں حسینؑ  
 پھر کوئی معرکہ کرب و بلا ہو تو سہی  
 چل کے دیکھے توراہ حق میں کوئی مثل حسینؑ  
 موت خود ضامن تو فیتق بقا ہو تو سہی!  
 کہیں فرقت اکبرؑ کو گوارا شبیر!  
 کوئی قصیدہ رسولؐ دوسرا ہو تو سہی  
 کیسے اس ظلم کو دُنيا نظر انداز کرے  
 کوئی اے حرمِ ملک بچے تھی خطا ہو تو سہی

کچھ تو بچ جائے کہ پھرے کو چھپالے نہ سنبھلے  
 وہ شکستہ ہو لگے سر پہ کہ داہنہ تو سنبھلے  
 اہل دنیا کیا ہیں فرشتے اتر آئیں عزت!  
 خدا مکان میں کہیں بزم عزا ہو تو سنبھلے!

## زمین کی صدا تھی کہ نہ تڑپاؤ سیکند

زمین کی صدا تھی کہ نہ تڑپاؤ سیکند  
 میں صبح سے تاحصر تڑپتی رہی ہوں  
 یا مجھ کو صدا دو کہ میں لینے نہیں ہوں  
 قاسم میں نہ اکبر میں عباس ولاور  
 رات آگئی بھوک بھی ہو پیاسی بھی میری جاں  
 بھانے نہیں میری حفاظت میں دیا تھا  
 بی بی نہیں رستے بھی تو معلوم نہیں ہیں  
 میدان میں تو بے سر کے ہیں لاشے میری بچی  
 پہرہ مجھے دینا ہے جلے خیوں کا شب بھر  
 میں دل علی ہواؤں کو دیتی ہوں تسلی  
 بی بی نہیں اب باپ کا سینہ نہ لے گا  
 شہد کی زیارت سے مشرف ہوا عزت

لذہ جہاں بھی ہو چلی آؤ سیکند  
 آجاؤ خدا کے لئے آجاؤ سیکند  
 یا خود میری آواز یہ آجاؤ سیکند  
 اب کون نہیں ڈھونڈے یہ تبار سیکند  
 ایسا نہ ہو تمھارے کہیں سو جاؤ سیکند  
 بھابی سے تو شرمندہ نہ کر دو سیکند  
 ڈرتی ہوں کہ محل میں نہ لگو جاؤ سیکند  
 شب میں نہ انھیں دیکھ کے ڈر جاؤ سیکند  
 اب دیر بہت ہوئی ہے مل جاؤ سیکند  
 تم روتے ہوئے بچوں کو بہلاؤ سیکند  
 اکو میری آغوش میں سو جاؤ سیکند  
 اب ردفہ عباس یہ تبار سیکند



## یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

گوںج رہی ہے یہ صد یا حسینؑ تجھ کو عینوں نے ستیا حسینؑ  
تین شب و روز کا پیا سا حسینؑ دشتِ بلا میں مجھے مارا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

بھج کے خط تجھ کو بلا یا گیب تیرا وطن تجھ سے چھڑا یا گیب  
قبضہ نانا کی بٹا یا گیب رہا و سلیم و رضا یا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

بیعتِ فاسق کے طلب گار تھے ظلم و ستم کے لئے تیار تھے  
کتے تیرے سر کے خریدار تھے تو نے مگر سر نہ جھکایا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

کرب و بلا گیر کے لائے تجھے تیرے عزیز و فقا و ساتھ تھے  
نہر سے خیمے بھی ہٹائے گئے عذرِ ذرا بھی نہ ہو یا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

دشت میں ٹھوڑی سی جگہ مل گئی آمدِ اعدا سے زمین ہل گئی  
اور نظرِ جب سوئے ساحل گئی اُس پہ عینوں کا تھا پہرہ حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

کیا شبِ عاشور کا ہنگام تھا سارا جہاں لرزہ برآمد تھا  
تجھ کو عبادت سے فقط کام تھا کونسا رہا ذکرِ خدا کا حسینؑ

۴۴  
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صبحِ دہم کا ہو بھلا کیا بیال دینے لگا جب تیرا کبر ازاں  
جیسے تھی آواز نبیؐ بے گناں کرب و بلا تھی کہ مدد بہ حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

فوجِ حسینی میں بڑا جوش تھا تو نے پیاسوں کو صف آرا کیا  
ثانی جسر کو علم دے دیا سسکے اٹھیں فخر سے دیکھا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

آئے حبشہ عالی مقام جن کا حبیب ابنِ مظاہر ہے نام  
زیبِ دل گیر نے بھیجا سلام تو نے گلے ان کو لگا یا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

سوئے امام ایک نمازی بڑھا دل سے بصد شانِ نیازی بڑھا  
فوجِ عدد سے ایک غازی بڑھا آگے قدم بوس ہوا یا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

ثانی زہراؑ کا بڑا حال تھا جبکہ تدارک نہ کوئی بن پڑا  
عون و محمد کو قربہ اگر دیا اس پہ نہ بھی قویٰ سکایا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

مادرِ قاسم کا جگر دیکھئے حند یہ ایمان کا اثر دیکھئے  
بھیج دیارِ یں پسر دیکھئے جو ہوا پامال جفا یا حسینؑ

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

حضرت عباسؓ بھی مرنے چلے نہر پہ جزار کے بازو کٹے  
تھام کے آپ اپنی کمرہ کٹے ہو گئی چپ رو کے سیکھنے حسینؑ  
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ  
ہو گئے رخصت جو شبیہ رسولؐ اب شبہ بیکس تھے بہت دل لول  
آئی کہیں سے یہ صدائے جوںؑ میں تیری بہت پہ فدا یا حسینؑ  
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ  
نصرت ہے شیر پہ جائیں فدا کھینچے ہوئے تیر بڑھا حُر بلہ  
توطع کلام سب دالا ہوا سوئے فلک آپ نے دیکھا حسینؑ  
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ  
ڈھل گیا دن اور قریب آئی شام بچہ تو اکیلے تھے امام انا م  
دے دیا سر ختم کیا اپنا کام دین نبیؐ خوب بچا یا حسینؑ  
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ  
آپ کا عزت ہے بہت دل نگار سر پہ غم ورنج و مصائب کا مار  
مستحق لطف و کرم حال زار آپ کامل جائے سہارا حسینؑ  
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

حسن رضا خان

تجربہ

ابن ہونان

محقق حیدر علی قندل و ہونان

سبغہ کی تفسیر

حیدر رضا خان

## مرگئے اکبر کہانی رہ گئی۔

مرگئے اکبر کہانی رہ گئی  
بعد عباسی علیؑ کے شہر مے  
جب گئے دریا یہ عباسی جری  
توڑ کے دم ہوئے اکبر شہید  
تیسر کھایا مسکرائے مرگئے  
مر گیا بے شیر بھی جب قشنہ لب  
یقہ خانے میں سیکھ مر گئیں  
حضرت عابد جہاں سے اٹھ گئے

لاش پہ روئی جوانی رہ گئی  
نہر مہ کے پانی پانی رہ گئی  
آکے قدموں تک روانی رہ گئی  
پاس سے تکتی جوانی رہ گئی  
داستان بے زبانی رہ گئی  
آہرود کیا تیری پانی رہ گئی  
ظلم بے جا کی نشانی رہ گئی  
یاد ان کی ناتوانی رہ گئی

سب ہی عزت بھول بیٹھے دین کو  
بس فقط اک لوحہ خوانی رہ گئی

## نوحہ

ہے شہید کربلا کی یاد اٹھتے بیٹھے۔  
ہے شہید کربلا کی یاد اٹھتے بیٹھے  
اس لئے کہنا ہے دل فریاد اٹھتے بیٹھے  
”میں حسین ابن علیؑ سے مجھ سے ہے میرا جین“  
مر گئے، ہیں مصطفیٰ ارشاد اٹھتے بیٹھے



۲۸  
 باپ کے انداز پر منہا بیچ تسلیم و رضا  
 کرتے ہیں طے سید سجاد اٹھتے بیٹھتے  
 ہم مسیخی ہیں ہمیں کیا پوچھتا ہے بے خبر  
 بزم غم غم کرتے ہیں آباد اٹھتے بیٹھتے  
 روکے کہتی تھی تصور میں یہ اصغرے باب  
 دل میں ہے بیٹا تھاری یاد اٹھتے بیٹھتے  
 لاشیں الٹی سرہانے بیٹھ کر بولے مسیخی  
 آگیا میں اسے مرے ناش اٹھتے بیٹھتے  
 ہے اسیری، یا ناز عشق، ہوئی ہے ادا  
 چل رہے ہیں سید سجاد اٹھتے بیٹھتے  
 جو ہر ناقابل اس قابل کہاں ہے اے حسین  
 آپ کرتے ہیں جو کچھ امدا اٹھتے بیٹھتے

## فوجی

ننگے سر ہر صبح کو نکلے نہ کیونکر آفتاب  
 ننگے سر ہر صبح کو نکلے نہ کیونکر آفتاب  
 مانتی ہے شاہ کے غم میں برابر آفتاب  
 ہجرت احمد کا پردہ رکھ لیا کس صحن سے  
 رات بھر سو تار ہا چادر کے اندر آفتاب

۲۹

مجتمع ہیں منبرِ خم پر محمدؐ اور علیؑ  
 دیکھتے شمس رسالت کے برابر آفتاب  
 یا امیر المومنین کہہ کر علیؑ سے کی تھی بات  
 اس سے روشن ہے کہ ہے مومن مقرر آفتاب  
 سامنے ان کے جو آجائے تو گھٹ جائے ضیا  
 کیا دکھاتا ہے عزاداروں کو تیرا آفتاب  
 ان کے دل میں داغِ غم، سینے پہ ماتم کا نشان  
 ایک اندر آفتاب اور ایک باہر آفتاب  
 یاد گار دہرے ماہِ نبی ہاشم کی جنگ  
 شام کا لشکر مقابل اور رُخ پر آفتاب  
 سطح پر اس کی جو ذرے گرتے رہتے ہیں دمام  
 ماتم شبیر میں ہے خاک بر سر آفتاب  
 اطمینانِ شہ پہ دن رہتے نہ کیوں چھاجات  
 اک افق پر ڈوب جائیں جب بہتر آفتاب  
 بیٹیاں زہرا کی ننگے سر ہوں یہ روشن رہے  
 منہ دکھائیگا انھیں کیا روزِ محشر آفتاب  
 ہائے زنداں میں اسیروں نے اٹھائے کیا ستم  
 رات بھر شبنم کی اندا اور دن بھر آفتاب  
 حشر میں جوہر دکھاؤں گا غم سرور کا داغ  
 جب سوانیز سے پر آئے گا اثر کوثر کا

## نوحہ

حسین ابن علی کا غم دل مضطرب میں رہتا ہے

حسین ابن علی کا غم دل مضطرب میں رہتا ہے  
 بہر عنوان جیسے گھر کا مالک گھر میں رہتا ہے  
 غم شبیئر اور حُبِ علیؑ ہے زندگی اپنی  
 یہ جذبہ دل میں رہتا ہے یہ سودا سر میں رہتا ہے  
 سنے گا پوچھنے والے لہارت دیدہ تڑکی  
 یہ آنسو سیدہ کے گوشہ چادر میں رہتا ہے  
 کسی صورت علیؑ کے در پر رہنے کی جگہ ملتی  
 یہ خورشیدِ ضیا کس تراسی چکر میں رہتا ہے  
 نکلتا ہی نہیں بغضِ علیؑ دشمن کے سینے سے  
 یہ مہرب دوسرا ہے جو اسی خیمہ میں رہتا ہے  
 فراری سے نہ پوچھو یہ کہ آخر بھاگتا کیوں ہے  
 یہ پوچھو بھاگتا طے ہے تو کیوں شکر میں رہتا ہے  
 کیا کرنے ہیں جو حُبِ علیؑ میں قیلِ قال اکثر  
 انھیں پر حال طاری عشقِ پیغمبر میں رہتا ہے  
 ہمیں بننا ہے مومن ظاہری احکام کافی ہیں  
 وہ باطنی لہزدیں فرغان جن کے گھر میں رہتا ہے

بھوے گی نہ دنیا تو عباس وفا تیرا!  
 نالاں تیرے ماتم میں ہر فرد لبثہ ہوگا  
 دریا پہ علم شہ کا جب خون سے تر ہوگا

## نوحہ نمبر ۲

بندھے رہیں گے رسن میں بارہ گلے اے پروردگار کب تک

بندھے رہیں گے رسن میں بارہ گلے اے پروردگار کب تک  
 رہیں گے اہل حرم اسیر و جفا و جور و شدد کب تک  
 ہواں بیٹا کسی کا گم ہے کسی کا ششماہہ کھو گیا ہے!  
 کہاں یہ ڈھونڈے کسے پکارے رہے گا یہ انتظار کب تک  
 پکارتی ہے تمہارا بچی بھٹا ہے کہتا نہیں کان زخمی!  
 چلے بھی آؤ لے میرے بابا، کہہ دوں میں اب انتظار کب تک  
 چھوٹی سے ناراض ہو گئی ہو یا نیند آئی ہے سو گئی ہو!  
 سیکھنے اٹھو گلے لگا لوں، یہ نیند کا اب خمار کب تک!  
 یہ آج کیا ماجرا ہوا ہے کہ ہر دروہ بام رو رہا ہے!  
 بنیں گے زنداں میں میرے مولایہ غصے غصے مزار کب تک  
 یہ شام عاشور کی قیامت کہ جا بجا یوں پڑے ہیں لاشے  
 لپٹ کے بابا سے روتے روتے یہ سوئے گی بے قرار کب تک  
 اسیر ہو کر چلا ہے کوئی مجھ کے ہے شوق چاک ہے گرہیں  
 پکڑ کے چلتے رہیں گے عابد یہ قافلے کی منہار کب تک!

پڑے ہیں مقتل میں لاشے بے سر ہیں آل اطہار آج بے گھر!  
سقم کی یہ انتہا ہے کوثر سقم یہ پتھر درکار کتب تک  
(کوثر سلطان پوری)

## نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ

غم سے شبیر کے چشم بیٹا ہو غم  
اس طرح سے اسٹھیں راہ حق میں قدم  
سہ پہ سایہ فگن ہو حسینی علم  
نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ چلو!

ہر نفس کیوں نہ ہو میرے گرد زباں  
نام حیدر ہے جب امتیازی نشان  
ادریا جا پیئے بہر تسکین جاں

جادواں زندگی کو بناتے چلو  
نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ

کر بلا کیسا ہے اک جادوہ بندگی  
خسروی کے مقابل حسینی خودی  
موت کے شہر میں اک حسیں زندگی

ہر قدم ایک جنت بناتے چلو  
نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ



ہاتھ میں تیغ ہو دوش پر ہو علم  
ڈرگمگانے لگیں کافروں کے قدم  
علم میں ڈر دو یزیدی حشمت!

اسبق کا پیغام سب کو سناتے چلو  
نعرہ حیدری یا علی یا علی

ظلم تھڑا کیا صبر شیر سے!  
دل تڑپے لگے غم کی تاثیر سے  
تیر شرمائے غم شیر سے

ظلم کے پیر چہوں کو جھکاتے چلو  
نعرہ حیدری یا علی یا علی

لب پہ ناد علی دل میں یاد خدا  
لڑنے لکھی ہے لہو و لب و بلا  
لوگ دیں گے قمر تجھی کو دردتنا

دستاں کر بلا کی سناتے چلو  
نعرہ حیدری یا علی یا علی

علامہ سید العلماء

نقش صاحب قبیلہ

## مقالات سید العلماء

کے نایاب مضامین کا مجموعہ کراچی کے تمام شیعہ کتب فروشوں سے حاصل کیجئے

(محفل حیدری)

# نوح

دشت میں گونج رہی تھی علی اکبر کی اذان

دشت میں گونج رہی تھی علی اکبر کی اذان  
شکرِ ستام نے سبھی نہ رسالت کی زباں  
پھر لگی دامنِ قرآن میں کوئی آگ نئی  
پھر اٹھا فیضِ سادات سے جلنے کا دھواں

موت کہتی ہے مبارک ہو تجھے اُمّ رباب  
توڑ دی اصغرِ معصوم نے حمل کی گمان  
انقلاب آئے کئی رنگ جہاں نے بدلے  
ماقم شاہ شہیداں ہے بہر دور و جواں  
پھول جنگل میں کھلے پیاس سے مرجھا بھی گئے  
دشت آباد ہے اور شہر نئی ہے ویراں

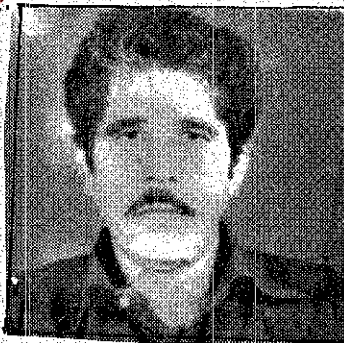
اک وعدے پہ تیرے زندہ ہے صغیر اکبر  
ورنہ ہمار کہاں، ہجر کا آزار کہاں  
خون کے آنسو تھے کہ ڈھلتی رہی آنکھوں سے شفق

چشمِ عابدین رہا شامِ غریباں کا سماں  
روزِ عاشورہ زمانے کی انگہ آنے اختیار  
روحِ شہید پر دیکھا ہے اجلاں یزداں

بسم اللہ الرحمن الرحیم



صاحب بیاض



جناب عیسیٰ خاں  
نائب صدر مرکز تنظیم مزار جبیر

## نوحہ

پکاری ماں تڑپ کر اے میرے کڑیل جواں بیٹے

پکاری ماں تڑپ کر اے میرے کڑیل جواں بیٹے  
نہ مرنے کے لئے بھاؤ کہ مر جائے گی ماں بیٹے

تباؤ کس پہ بڑھے باب کو تم چھوڑ رہے جلتے ہو  
ضعیفی کے سہارے دل کی ٹھنڈک ماں کی بجائیے  
سدھارے ستم اٹھا وارث کا سایہ جل چکے خیمے  
لعینوں نے میرے بازو میں باندھ لی سیماں بیٹے

لپٹ کر لاش سے اکبر کی ماں یہ یلین کرتی تھیں  
نہ اب جاؤ گے مرنے اپنے منہ سے کہہ دو ہاں بیٹے  
سکینہ کو طمانجے مارنا ہے شہر بد اختم  
بہن روتی ہے کہ آؤ بہن کے مہر ہاں بیٹے

نماز عصر پڑھنے اب نہ دیں رنیں جاتے ہیں  
سحر کی طرح سے اٹھ کر سنا دو اب اذان بیٹے

کسی دکھیا کی ناصر رن سے یہ آواز آتی ہے  
میرے کڑیل جواں بیٹے میرے کڑیل جواں بیٹے

## نوحہ

بابا کو پکارے ہے پریشان سکینہ نادان سکینہ

بابا کو پکارے ہے پریشان سکینہ نادان سکینہ  
بابا تو خیرا دین پہ قربان سکینہ نادان سکینہ

بچوں کو کوئی آس نہ دلوا یو بی بی سمجھا یو بی بی  
 غمو کی تہ ساحل پہ کئی جان سکینہ نادان سکینہ  
 زینت تھیں ڈھونڈ رہے ہے کہاں کہلے ہو بی بی کیا سو بی بی  
 شب آگئی کہل ہوئی سناں سکینہ نادان سکینہ  
 اکبر ہے نہ اصغر ہے نہ عباس جی ہے بس لڑکھڑکایا ہے  
 گھر لٹ گیا بستی ہوئی ویران سکینہ نادان سکینہ  
 گدگد قندیل کے پیش سہہ یاد کی بی بی چراؤ گی بی بی!  
 کچھ دن کی بس اب تم بھی ہو مہمان سکینہ نادان سکینہ  
 اب تمام کے بازار کی جھیلے کی مصیبت کھنے کی مصیبت  
 اللہ کرے مشکل تری آسان سکینہ نادان سکینہ  
 تم ہاں کیسے یہ نہ سو یاد کی بی بی غم کھاؤ گی بی بی!!  
 اب لڑ رہے نہ ہوں گے تیرے ارمان سکینہ نادان سکینہ  
 چھن جائیں گے دُر کا لوز سے اور خون بہے گا ظلم بھی ہوگا  
 کیا کیا یہ ہوئے ظلم کے سامان سکینہ نادان سکینہ!  
 رہ رہ کے تیری ماں کو ہے یہ دوسرا اتار کی شب ہے  
 ڈر جائے نہ جنکھل میں پریشان سکینہ نادان سکینہ  
 تم پوچھتی رہتی تھیں بہت ایسی چھو بی سے کب گھر چلیں گے  
 کیوں بھاگیا اب تم کو یہ زندان سکینہ نادان سکینہ

خجلا

آؤ گودی میں آ جاؤ اصغر کیسے جنکھل میں نیند آگئی ہے  
 آؤ گودی میں آ جاؤ اصغر کیسے جنکھل میں نیند آگئی ہے  
 بانڈ روٹی ہے بیتاب ہو کر کو دھالی ہے کھیرا کھی ہے!



رات سونی دشتِ مِیا باں سنب کو جاگے اگر تم میری جاں!  
 مجھ کو ڈھونڈو گے ہو کمرِ لیشاں کسی ڈراؤنی تھیں بھاگتی ہے  
 دل تڑپتا ہے کیسے سنبھالوں آؤ آجیل میں تم کو پھیر لوں  
 مجھ سے روٹھے ہو آؤ مٹاؤں تم کو کس کی نظر کھا گئی ہے  
 کیسے پیاسے تھے تم میرے جانی ہائے کیسی تھی تشنہ دہانی  
 آؤ تم کو پلاؤں میں پانی شب ہوئی حاضری آگئی ہے!  
 دشتِ غربت میں تم کو گنوا یا آ کے جنگل میں گھر بھر لٹایا!  
 سر کھلے ہے بجی کی نو اسی ہائے کیسی گھڑی آگئی ہے!  
 غیتِ شاہ کا سر کھلا ہے بالوں سے تہ جال ہے رد ہے۔!  
 ماتم شاہ کرب و بلا ہے سینہ زینِ بو تراب آگئی ہے

## لوحہ

جو غم میں سرور دیں کے مصاب ہو نہ سکا

جو غم میں سرور دیں کے مصاب ہو نہ سکا  
 وہ آشنائے خدا و کتاب ہو نہ سکا!  
 وہ خواب جس پہ تھا دار و مدارِ حیدریش  
 خلیلِ آپ سے پورا وہ خواب ہو نہ سکا  
 نگاہِ رب میں برائے حیات کلمہ حق!  
 بجز حشیں کوئی انتخاب ہو نہ سکا

ہو میں ڈوب کے ابھری جو عظمت اسلام !  
 غروبِ گھر رسالت مآب ہو نہ سکا  
 بتا رہی ہے یہ سُرخی افق کی تائیں دم  
 صغیر ترے لہو کا حساب ہو نہ سکا  
 مچل کے موجوں نے دریائی، پائے غازی پر  
 تلا فی چاہی مگر سد باب ہو نہ سکا  
 تجھے جو موج نے کوتر کی حرّ سلام کیا  
 نصیب جاگا کچھ ایسا جواب ہو نہ سکا  
 بزار ہاتھ لے قسمت مٹاں نے !  
 مگر اذّا لہِ مرگ شباب ہو نہ سکا !  
 یہ کہہ کے چرخ کی بے چارگی بہت روئی  
 سمٹھارے لال کا ماتم رباب ہو نہ سکا  
 اے عزم چھوڑ دیا جس نے دامنِ شبیر !  
 رہِ حیات میں پھر کامیاب ہو نہ سکا

## نوحہ

”بے چین مجھ کو جب دل مضطرب کر دیا“

بے چین مجھ کو جب دل مضطرب کر دیا  
 آسان مشکلات کو حیدر نے کر دیا

عباس کی جڈائی سے خم ہو گئی کمر!  
 بے نور عیشم شاہ کو اکبر نے کمر دیا  
 سر شہ بہ تیر چھٹ کے چلا جب کمان سے  
 سوکھے گلے کو سامنے افسر نے کمر دیا  
 سینچا تھا جس کو فالٹ نے اپنے خون سے  
 تاراج اس چمن کو ستنگر نے کمر دیا  
 عاشور کو کٹا کے گلا اور لٹائے گھر  
 اسلام زندہ سبط پیغمبر نے کمر دیا  
 دیکھا کڑی گھڑی جو پڑی ہے حنین پر!  
 قاسم کو پدیش بیوہ شہر نے کمر دیا  
 تاراج کر بلا جو مکمل ہوئی نہ تھی!  
 پورا اسے حنین کی خواہر نے کمر دیا  
 الوداع کے بھی صبر کا رتبہ نہ چھ رہا!  
 اتنا بلند عابد مہض نے کمر دیا  
 تھے بین یہ سکینہ کے زندان شام میں  
 مجھ کو اسیر میرے مقدر نے کمر دیا  
 یہ بھی خبر ہوئی نہ قلم کب کاش تمیم  
 لاغر کچھ ایسا داغ بہتر نے کمر دیا

# تاریخ دار مجالس کی نیا کتابیں

## بیاض تسکینِ سیرت

حصہ اول و دوم قیمت ۵ روپیہ فی حصہ

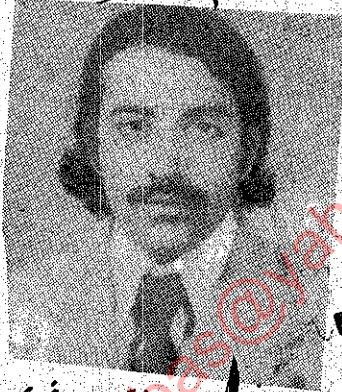
محمد مصطفیٰ خاں صد مرکز می تنظیم عزراز جسرڈ

مسودہ اسلام اور مشرعوں کی تاریخ دار ۴۵ عدد مجالس کا نایاب مجموعہ مشہور اساتذہ کے دستوں سے منتخب کیا ہوا ہے شکل کلام

تاریخ دار مجالس خود پڑھ سکتی ہیں۔ اب آپ کو زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں یہ دو حصہ پورے سال کی مجالس کے لئے کافی ہیں۔ جناب سیدہ کی شہادت کے مجلس سے کرامات حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت تک کی مکمل سوزہ سلام۔ اور مشرعوں سے ترتیب دی ہوئی تاریخ کی مناسبت سے مجالس کا مجموعہ جس کو پہلی بار بچا کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں جناب سیدہ جناب امیر علیہ السلام۔ روانگی شاہ جناب صفراء جناب مسلم جناب صاحبزادگان جناب مسلم۔ آئندہ کرامات کا چاند حضرت فاطمہ حضرت علی اکبر حضرت عباس جناب نور۔ نصب عاشورہ شہادت امام حسین۔ تاریخی خیام۔ حرم۔ روانگی اہل حرم۔ بازار شام۔ دربار نیکو جناب سیکندہ جناب زینب بیجا امام۔ رسول امام بیسواں امام۔ ہم وال امام۔ بیع الاول شہادت امام حسن شہادت امام زین العابدین سے شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام کے حالی تک مکمل سوزہ سلام اور مشرعوں کی ترتیب دی ہوئی مجالس کا مجموعہ۔ جھکو پڑھ کر آپ اپنے بھائی کو دعا میں ضرور دیں گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کہ بلا کی خاک گوہر، مہر بہ مہر اکسیر ہے  
کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے



سید اقصیٰ رضوی

سید محمد علی رضوی



پاکستان مظلوم کی آواز

راہِ خدا میں لیکن ہر دم ہواں دواں ہے  
آبِ بھیرہ میں سکو گے یہ کہ خیرِ اداں ہے



# حسن سقا سکیںہ جلوہ گرہ پانی میں ہے

(انجمن عابدیہ کاظمیہ)

حسن سقائے سکیںہ جلوہ گرہ پانی میں ہے  
 یا پیرایہ طور روشن سربہ پانی میں ہے  
 دیکھ کر عکس رخ عباس میراں ہے فرات  
 بہ کہ تو مہتاب کیا دن دو پہر پانی میں ہے  
 جب وہاں موزی کو دریا نے دیا تھا راستہ  
 اب یہاں عباس غازی کا گزر پانی میں ہے  
 دیکھ کر عباس کو آنکھیں بچھاتے ہیں مہتاب  
 دیکھ کر تو کس قدر حسن نظر پانی میں ہے  
 ایک تو نور رخ عباس چہ عکس علم  
 ایک مسلسل منظر شوق الفجر پانی میں ہے  
 آنکھ سے عباس کی دریا میں شیک اشکِ علم  
 ہے صفحہ پانی سے بار بار رسوا میں ہے  
 اللہ اللہ یہ وفائے اسب سقائے حسین  
 لب بھی تر کرتا نہیں اور تاکر پانی میں ہے  
 جل رہے ہیں دیکھ کر دریا کو بیا سوں کے جگمگ  
 پیاس کے شعلوں کی حرارت کا اثر پانی میں ہے  
 فکر ستارہ کو ملی مسجزل نئی برادہ نیا  
 رف رف مضمون کا اب کو یا سفر پانی میں ہے

# عباسؑ نے دریا پہ یہ پیغام دیا ہے

(انجمن تبلیغ حیدری)

عباسؑ نے دریا پہ یہ پیغام دیا ہے  
 انسان کی عظمت کا نشان ہے تو وفا ہے  
 کیا کہنا وفا کا تیرے سقائے سکینے  
 دریا پہ پہنچ کر بھی تو پیسا ہی رہا ہے  
 جب رن میں گئے حضرت عباسؑ دلاور  
 ایک شور مہوایہ تو وہی شیر خدا ہے  
 وہ تیر جلائیخ چلی بر جھیاں چمکیں  
 جو ب نہر سے عباسؑ نے مشکیزہ بھرا ہے  
 آیا جو قریب حضرت عباسؑ جوہی کے  
 وہ دشمن دیں تیغ سے دور ہو کے گئے  
 جو ب شانے کے رن میں تو آقا کو چکا را  
 اب آئیے مولایہ میرا وقت قضا ہے  
 شیر کی آنکھوں سے رواں ہو گئے آنسو  
 عباسؑ نے جب وقت قضا بھائی کہا ہے  
 معصوم نہیں حضرت عباسؑ یہ مانا  
 معصوم صفت کام تو ہر ایک کیسا ہے  
 عباسؑ کی الفت میرے کام آئے گی ناظم  
 یہ میرا عقیدہ ہے میرے دل کی صدا ہے!

# ہمیشکل مصطفیٰ کی یہ آخری اذان ہے

== (انجمن خاد علی) ==

ہمیشکل مصطفیٰ کی یہ آخری اذان ہے  
 ہر ذرہ کہ بلا کا انگشت بر دہاں ہے  
 لاکھوں نمازہ صدقے اس جانبداری میں بہر  
 سجود میں جو بھکی ہے جلی ہوئی زمیں پر  
 فاقہ ہے یمن دن کا ہمت مگر حواں ہے !  
 اب پھر سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 رستے کے ہوتے ہیں پیرہ لگا ہوا ہے  
 شبیر کا سفینہ طوفان میں آگیا ہے  
 راہ خلا میں لیکن ہر دم رواں دواں ہے  
 اب پھر سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 اس آخری اذان سے بچیں بچی ہوئی ہے  
 ایک ماں بچہ کو تھلہ دیر کھڑی ہوئی ہے  
 سو کھڑے ہوں لبوں پر نادعلی رواں ہے  
 اب پھر سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 ہر دم یہ ہے تھوڑا دلہا بنا ہے اکبر  
 شادی بچی ہوئی ہے سہرا سجھا ہے سبز پر  
 سمجھا کے کون ماں کو بے رحم آسمان ہے  
 اب پھر سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 ہر دم یہ ہے تھوڑا دلہا بنا ہے اکبر  
 شادی بچی ہوئی ہے سہرا سجھا ہے سبز پر  
 سمجھا کے کون ماں کو بے رحم آسمان ہے  
 اب پھر سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 سمجھا رہی ہے زینب ماں کو بھل بھل کر  
 گھبرا رہی ہے لیلیٰ بدل بدل کر



حالات ہی ہیں ایسے قابو میں دل کہاں ہے  
 اب بچہ نہ سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 سکھ صدائے اکبر اصفہر کو وجد آیا! تسکین کی صلابت معصوم مسکرایا  
 ایسا کوئی حجاب نہ تاریخ میں کہاں ہے  
 اب بچہ نہ سن سکو گے یہ آخری اذان ہے  
 غیب میں ذالعثرب میں ہدف میں اٹھائیں ایسے تھے نمازی تیر وصال کی زد میں  
 جس پر اسیر ایک قرآن بھی مدح خواں ہے  
 اب بچہ نہ سن سکو گے یہ آخری اذان ہے

## سکینہ کا یہ نوحہ تھا میرے بھتیجا چلے آؤ (انجمن طفر الایمان)

سکینہ کا یہ نوحہ تھا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 تمہاری منظر ہوں جب تم دن کو سدھار ہو  
 علی اکبر نے کر کے خون ارمانوں کا کھڈا لا!  
 تمہیں علم ہے خون و محمد میں نہ فاسکم میں  
 جہاں اپنا نہیں ہوتا وہاں تمہا نہیں رہتے  
 تمہارے جیسے کسی شاگرد باہر نہیں رہتے  
 لئے جلتے ہیں اعدائے کفر کے تمام کی جانب  
 ترس کھائے تو میرے دشمنوں کی پانی بھیجا ہے  
 رو میں چین سکینہ کی لٹ بکے اور بول چکے نیچے  
 چلیں آتا نہیں اعدائے تم کو مار ڈالنا ہے

بڑے ظالم ہیں یہ اعلیٰ میرے بھتیجا چلے آؤ  
 دکھاؤ نہ کب رستہ میرے بھتیجا چلے آؤ  
 دکھاؤ اب ہمیں سہرا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 تم ہی ہو ابدی دنیا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 میرا اب مان لو کہنا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 بے گفتار میں سناٹا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 نہیں جاؤ گی میں تمہا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 بیوں کی طرح تمہا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 یہ منظر کھنٹے بھتیجا میرے بھتیجا چلے آؤ  
 دکھائے کیلئے یہ طریقے میرے بھتیجا چلے آؤ



# بہن عباس کی ہے دختر کرار ہے زینبؑ

== (انجمن عیدری علی بستی) ==

بہن عباس کی ہے دختر کرار ہے زینبؑ  
مقابل کفر کے اک اپنی دیوار ہے زینبؑ  
نبیؐ زینبؑ، علیؑ زینبؑ، حسینؑ ابن علیؑ زینبؑ  
کہ اولاد ابوطالب کی اب مراد ہے زینبؑ  
نساء و ہر ہوں خورانِ جنت یا کہ مرہم ہوں  
سبق لیں جس سے سب وہ بولتا کہ مراد ہے زینبؑ  
ہے تقسیمِ حرمِ مصطفیٰ کا آئینہ زہرہ  
خدیجہ اور زہرہ کا بچب شہ کا رہے زینبؑ  
خدا کے دین کی سوئی ہوئی قسمت بٹکا دیا ہے  
ہے عورت ذات لیکن کسی قدر بیدار ہے زینبؑ  
یزیدی خون کینہ جو کہیں اس سے نہ ٹکرا نا  
امامت کو ہے بے بدل پہ ناز وہ تلوار ہے زینبؑ  
شہادت یا کہ سارے مرد تو میں مطلع لازمی  
مگر انسانیت کا مقطع الہیہ مراد ہے زینبؑ  
نہیں عباسؑ لیکن میں نہیں سکتی وفا کیشی  
کہ تہذیب و فاکہ اب علمبردار ہے زینبؑ  
حقوقِ عالمِ نسواں کی از آئینِ مصطفویٰ !!!  
یہ شانِ فاطمی قائم ہے عار ہے زینبؑ

بڑی ہمت بڑھا دی ہے علی نے اس کے عزت میں  
ہم کو فدیہ کی سر کرنے کو اب تیار ہے نہ نیست!

سردار بار خلیفہ ذوالفقار حسین مداح گویا  
ہندوستان سے اب تک ہر سر پر کار ہے نہ نیست  
بلکتے ہیں جو بچے صبر کی تلقین کرتی ہے  
مطیع حق میان نہ ہو کفٹا رہے نہ نیست!

بھپانے کو ہے بالوں سے وہ بازار کو فدیہ میں  
وقار پر دم ہے اسلام کی ستار ہے نہ نیست  
سبق دیے ہیں غلطی سے نہایت کے گو کہ ظاہر میں  
برہمنہ سرور کیستہ سر باز رہے نہ نیست

ہیں گو کہ مال مگر وہ دیکھتے بیٹوں کے لاشوں پر  
بہ اطمینان جو مسجد خفا رہے نہ نیست  
کہیں فریاد کر کے شہر اک برپا نہ کر دینا  
دیار شام کی منزل بڑی دشوار ہے نہ نیست

سرسبز پیر میہم خون کے آئینہ بہا تا ہے  
رہن میں ہے سکینہ اور سر بازار ہے نہ نیست  
ختم ہے عظمت پیغمبر کا کشتن پاس اس کو  
مقام ابتلا میں قافلہ لار ہے نہ نیست

# روکے عباس سے کہتی تھیں سکیئنہ عمو!

(انجمن امانیہ)

روکے عباس سے کہتی تھیں سکیئنہ عمو!  
 پیاس سے اب میرا پھنکتا ہے کلیجہ عمو!  
 کیا یہ سچ ہے کہ لعین چھین کے لیجاؤں گے  
 عصر کے بعد میرے کاؤں سے بندرا عمو!  
 شام تک آگ لگا نہیں گے عدد دھیموں میں  
 اور جل بھڑے گا بے شیر کا پھو لہ عمو!  
 کیا یہ سچ سنتی ہوں دریا سے نہیل میں گے آپ  
 عصر تک ہوں گے اکیلے میرے بابا عمو!  
 یہ بھی سنتی ہوں کہ ہر لاش اٹھے گی لیکن!  
 ایک مظلوم کا اٹھے گا نہ لاشہ عمو!!  
 آپے بابا کو نہ پہچان سکیں گی زینب  
 ایسا ہو جائے گا کیا حشر کا نقشہ عمو!  
 یوں بچھائیں گے لعین خانہ زہرہ کا پیر ارغ  
 شام تک دشت میں پھیلے گا اندھیرا عمو!  
 یہ بھی سنتی ہوں کہ والی نہ رہے گا کوئی!  
 شام تک ہوں گے محرم دشت میں تہزنا عمو!  
 منہ چھپا رہے ہوئے ہالوں سے کچھ بھی روکے گی  
 اور ہو گا نہ کوئی پلو پہننے والا عمو!!

اب بھی اکثر یہ صلا آتی ہے نزدیک فرات!  
 آپ کو طہونڈ نے نکلی ہے سکیڑے عمو!  
 ہم یہ مجلس وقت یہ ٹوٹیں گے قیامت کے ستم  
 آپ کیا ہوں گے نہ اس وقت میں اس جا عمو!  
 کہنہ میں سنکے یہ ستھانے سرم بھی رویا  
 شہر تک آپ کا ہونہر بہ قبضہ عمو!

## کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے

(انجمن کاروان عباسی)

کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے!  
 کہ بلا کہ دار پاکیزہ کی اک تصویر ہے  
 کہ بلا اسلام کی بنتی ہوئی تقدیر ہے  
 کہ بلا لڑ بھڑا کی پانچویں تنہا ہے

کہ بلا خون شہر دلگیر کی تمہید ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے

فاطمہ شریف لاتی ہیں بڑی توفیر ہے  
 آئیے اہل عزا یہ مجلس شہید ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے  
 نقل ناقہ بن گئے جس کے لئے خود مصطفیٰ

نقل تربت اس کی کینہ کہ باجیت تفسیر ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے

کہ بلا سے کل بھرا ہوتا رہے گا فیضیاب  
 اب نہ بچھو پائے گا اس کوتاہ بخشنہ انقلاب  
 لوزر کی مانگا کرے گا بھیک اُس سے آفتاب  
 سو رہا ہے اس میں مٹی بھی نیندا بن بو تراب  
 جو رہے گی روز محشر تک یہ وہ تعمیر ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تعمیر ہے

اشکِ بے پیرا بچہ بچا وہ مکر کا دفتِ بنا !  
 آ کے دامن میں کوئی شعلہ بنا اخگر بنا !  
 کوئی آنکھوں سے گرہ شیشہ بنا پتھر بنا  
 آ کے بازار قیامت میں کوئی گوہر بنا  
 آنکھ سے ٹپکے ہوئے اشکوں کی یہ تقدیر ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تعمیر ہے

کھو چکا ہے سارا عالم جیسے اپنے دل کا چین  
 جس طرف جاتی ہیں نظریں اس طرف ہے شور و چین  
 قتلِ صحرا میں ہوا ہے بنی کا نورِ عین !  
 ہر ملک پر اشکِ غم ہے ہر زبان پر یا حسین  
 حسنِ مظلومتی سرور کتنا عالمگیر ہے !  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تعمیر ہے

دور یوں نے ختم کر ڈالا ہے اپنا فاصلہ !  
 ہر تصور کے لئے لشتِ بنا یہ سناخہ  
 ہر دہن پر ہر زبان پر کہ بلا کا واقعہ  
 کوئی سختی ہے ماسمِ شبیر سے ہر راستہ



جس طرف دیکھو حدائے ماحتم شبیر ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے  
 جس کے ذرے نازش درِ سعدن وہ کہ بلا  
 ہے امانت دارِ غنوں بختن وہ کہ بلا  
 جس جگہ اجڑا ہے زہرہ کا چین وہ کہ بلا  
 سو رہا ہے جس جگہ اک بے کفن وہ کہ بلا  
 کہ بلا کی خاک گدھر مہر بہ مہر اک سیر ہے  
 کہ بلا مظلومیت اور ظلم کی تفسیر ہے

## حاصل گرمی جذبات و فائیں آنسو (انجمن غنائے خین)

حاصل گرمی جذبات و فائیں آنسو !  
 زینتِ جادہ تسنیم و رضا ہیں آنسو  
 رونیٰ انجمنِ صدق و صفا ہیں آنسو  
 دوست و دردمخت کی دوا ہیں آنسو  
 دل سلگ جائے خواشکوں کو روانی نہ ملے  
 آگ وہ کیسے بجھائے جسے پانی نہ ملے  
 ماں کی ممتا نہ رہے باپ کی شفقت نہ رہے  
 چھوڑ دے پیار بہن بھائی کی الفت نہ رہے

آتش لڑک جائے جو سیدوں میں حرارت نہ رہے  
 یعنی جہم جائے لہو دل کا محبت نہ رہے  
 آسمانوں سے بھی آواز و فغاں اٹھنے لگے !  
 پھول سے آج تو کلیوں سے دھواں اٹھنے لگے  
 محفل غم میں اگر آتش فشاں نہ رہے  
 تذکرہ کیسا حقیقت کی کہانی نہ رہے  
 بزم ہستی میں کہیں نہ زندہ خوانی نہ رہے  
 ابر کیا بر سے گا دریا میں جو پانی نہ رہے  
 خوشک ہو کہ نکو تو ہونٹوں کا تڑانہ جل جائے  
 یہ گھٹنا میں جو نہ برسے تو زمانہ جل جائے

مشرق تھا جہم کو مٹانے کا ستمکار دل میں  
 مشور تھا ڈال دوا میں قوم کانٹوں کا دل میں  
 کوئی زندہ نہ ہے شہر کے عوار و داروں میں  
 زندہ پیوئے گئے ظلم کی دیواروں میں !  
 مٹ گئیں سلطنتیں پریدہ غم ہیں موجود  
 دیکھ لو اشکوں کا انجاز کہ جہم ہیں موجود

ہم کو دنیا سے نہ مطلب نہ لڑائی سے ہے کام  
 ہم کو دنیا سے فقط اہل وفا کا پیغام  
 اہل دنیا کو مبارک ہو یہ میخ اور حسام  
 ہاتھ خالی نہ سمجھ لیں لیکن ہمیں یہ بد انجام  
 لوگ جب ظلم کو معیار بنا لیتے ہیں !  
 ہم ان ہی آتش کوں کو تلوار بنا لیتے ہیں !

وہ بھی دن تھے انہی اٹسکوں پہ لگے تھے پیرے  
 لہو تھا در دے ماروں کو کہ آسنو نہ بہنے!  
 وہ بھی دن تھے انہی آسنو پہ صدا آنے لگی  
 لاش پامال ہو بھائی کی بہن رونا سکے  
 دل غمت کا کلیجے سے نہ دھونے پائے  
 مال ہواں لال کی میت پہ نہ رونا پائے

اُن وہ ننھی سی مسافر وہ رُہ غم کا سفر  
 یا علی کہتی تھی گھر کے جو لگتی تھی سٹھو کر  
 آتی تھی بس کے فضاؤں میں بوڑھے بڑھے  
 دیتی تھی رو کے یہ آواز اُسے ستہ جگہ  
 صنتی ہوں بن میں بلاؤں کا لیل ہے بہت  
 انگلیاں مقام لو بابا کہ اندھیرا ہے بہت

کہتی تھی رو کے مجھے پاس بلا لو بابا  
 اپنی آغوش میں بیکس کو چھپا لو بابا!  
 سو رہا ہے کہیں جنگل میں جگا لو بابا  
 میرے بھیا علی احمد کو اٹھا لو بابا

وہ اتر تھاکے فضا دشت کی تھرا نے لگی  
 یکہ یکہ حلقی بریدہ سے صدا آنے لگی

# ہیں میرے عم کو کہاں ہیں میرے بابا کہاں

(انجمن غمخواران عباس)

بانی سکینہ کیجی کرتی تھیں رور و فضاں  
 ہیں میرے عم کو کہاں، ہیں میرے بابا کہاں  
 ہونے لگی دشت میں شاہم غریباں عمیاں  
 ہیں میرے عم کو کہاں ہیں میرے بابا کہاں  
 جانے کہ ہر جگہ سب نامزدیاد رکھے  
 کیسی قیامت ہوئی قلم و اکبر رکھے  
 جب تو عرب میں تانی جگہ رکھے  
 نفعی مجاہد کے ساتھ سبط پیہر رکھے  
 دھو دھو رہی ہوں مگر ملتا نہیں کچھ نشان  
 ہیں میرے عم کو کہاں ہیں میرے بابا کہاں  
 لشکر کفایتیں دھوم ہے کیوں اس قدر  
 سوچ رہی ہوں کیجی آئی ہے کیسی خبر  
 چاک گہریاں کئے روتا ہے سب گھر کا گھر  
 ہوش کسی کو نہیں کیا کدوں جاؤں کہ ہر  
 کوئی بتائے مجھے کیوں ہے یہ آہ و فغاں  
 ہیں میرے عم کو کہاں ہیں میرے بابا کہاں  
 غیموں میں بے ادنیٰ ہوا گئے سب اہل شہر  
 ظلم کی حد توڑ دی عسا بدیم کا پر  
 لوٹ لی سر سے ردالوٹ کے سب مال و زر  
 شہر کے عین نے کیا چھین کے میرے گھر  
 جاکے دکھاؤں کہاں کالوں سے خوں ہے رواں  
 ہیں میرے عم کو کہاں ہیں میرے بابا کہاں  
 روپی پہر میں یہ آج واقعہ کیا ہو گیا  
 کوئی بتاتا نہیں کرتے ہیں سب ہی پیکا

آپ بتائیں مچی ماجرا آخر ہے کیا  
 نہر سے کب لوٹ کر آئیں گے میرے چچا  
 خیمہ سمجھی سب جل چکے چاروں طرف ہے دھواں  
 ہیں میرے مٹو کہاں ہیں میرے بابا کہاں  
 میرا سہی ہوں یہ لفظ سب لب پہ نہ لاف لگتی ہیں  
 اُن کی جڑائی کا غم کسے اٹھاؤں گی میں  
 موت سے پہلے انھیں دیکھ بھی پاؤں گی میں  
 جو ابھی ملیں گے تجھے اُن کو تباؤں گی میں  
 مارے طمانچے مجھے مٹرنے دیں گھڑ کیاں!  
 ہیں میرے مٹو کہاں ہیں میرے بابا کہاں  
 ہروش کسی کو نہ تھا اڑتا تھا گرد و غبار  
 ایک طرف بیٹھے تھیں بیلیاں سب اشکبار  
 شام سے جرب شب ہوئی ختم ہوا انتظار  
 جان بقیہ مل چلی کھتی ہوئی بار بار!  
 ظالموں کے ظلم کو جا کے کمرہوں کی بییاں!  
 ہیں میرے مٹو کہاں ہیں میرے بابا کہاں!  
 اور انیس سہزادیں ہیں حال کمرے کیسے ارقم  
 ظلم کی جب بیلیاں کھا چکے اہل حرم  
 آل محمد پہ چھوٹا مانیا ایک ستم  
 دیکھا کہ بچوں میں ہے بانی سلیمان بھی کم  
 کمرے تھیں ہر دم بہ دم روکے کچا ایک فغاں  
 ہیں میرے مٹو کہاں ہیں میرے بابا کہاں



# ماں ڈھونڈ رہی ہے کب سے اصغر آجاؤ!

ماں ڈھونڈ رہی ہے کب سے اصغر آجاؤ  
بچھا پاس ہے ہر سمت اندھیرا دلبر آجاؤ!

تم سے بچھڑ کر دلبر میرے  
تڑپوں گی میں شام سویرے  
کیسے بھٹے گی ماں بن بیڑے

آ جاؤ، آ جاؤ، دلبر آ جاؤ!

ڈھونڈ رہی ہوں کب سے لڑو  
چین سے بن گل میں سوئے ہو  
ترسوگی ماں کی صورت کو!

جاتی ہوں میں شام کھلے سر آجاؤ

روٹھے ہو کیڑی ماں سے نہ جانے  
سن کے صدا، بن گئے اسجائے  
آئی ہوں میں تم کو مناتے

گو دسی میں لے لعل ہمک کہ آجاؤ

ہو کا عالم، گھوڑا اندھیرا  
سوئے جنگل میں ہے بسیرا  
گھٹا ہے دم خون سے میرا

پھیلے ہیں مہمت شکر آ جاؤ

جب سے سُننے ہے فکر سوا ہے  
دل کو اک دھڑکا سا لگا ہے  
نہتے گئے میں تیر بھٹا ہے  
چلتا ہے دل پر میرے غنچے آجاؤ  
خشتِ کلا ہو گا مرے جانی  
کھلاؤں ستم میں پانی  
کچھ تو بیتِ آدو، کچھ تو زانی  
کھاتی ہوں میں ٹھوکرِ دردِ آجاؤ  
آ میری آنکھوں کے تارے  
آ جا! آ جا! راجِ دُلا رے  
دکھیا ماں رو رو کے پکا لے  
کیسے جیوں گی تم سے بچھڑ کر آجاؤ

## رَن میں سوالِ اب پہ جب تیر چل پڑے

رَن میں سوالِ اب یہ جب تیر چل پڑے  
النبانیت کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے  
اصغر کو نے کے فاطمہ صغریٰ کی گود سے  
کیا جانے کیوں عین کے آنسو نکل پڑے  
جی بھڑکے آج دیکھ لو اصف کو اے بہاب!  
بچھڑنے کیسا وقت مصیبت کا کل پڑے

یہ کیسا ہوا تڑپ اٹھلا سننے لب فرات  
 کیسی صدا ہے کیوں علیٰ اصغر جھل پڑے  
 کھینچ کر اُدھر کہاں سے چلا لہلا کا تیر  
 یاں گود میں نصیر کے ابد وہ پہل پڑے  
 لاشہ تڑپ رہا ہے لڑا سے کا خاک بید  
 کیوں کر لحد میں روح پیہر کو کل پڑے  
 افسوس بخت بیہ پیہر ہے دوستو!  
 مقتل میں اس کے سینہ پہ برہمچی کا پھل پڑے  
 لودہ بردا میں چھن گئیں جھلنے لگے نیام  
 سراپا پیٹتے ہوئے بچے نکلی پڑے  
 اس موت پر تار مت بٹائے زندگی  
 جس موت سے حیات کے پٹھے اُبل پڑے  
 آواز دے رہے ہیں مدد کے لئے حنین  
 اصغر کو ماں کی گود میں کس طرف کل پڑے

## رن پر جو جڑھے جعفر طیار کے پیارے

رن پر جو جڑھے جعفر طیار کے پیارے  
 آواز کو نظر آنے لگے دن میں بھی تارے  
 حق کو گئے مادر کے ادا سارے کے سارے  
 ماموں پہ فدا ہو گئے زینب کے دلا رے

سمجھاتی تھیں بچوں کو بڑے پیار سے زینبؓ  
 بھولے سے نہ جانتا کبھی دریا کے کنارے  
 پیاسی ہے سکی نہ رہے ہر آن پہاڑ دھیان  
 پانی کا تصور نہ ہو ذہنوں میں بٹھا رہے  
 ماں صدقہ گئی، آج ہے مرنے کا نام  
 میں خوش ہوں ملیں خاک میں ارمان بڑا سا  
 گھوڑوں سے گرو بھی تو صبر رانگ نہ دینا  
 دیکھیں تھیں گے جو ماہوں کو پکار رہے  
 کھمسن ہو تو کیا؟ ہنسے علیؓ کے، ہوجا گئے زینبؓ  
 اس سن میں بڑا نام تھا نانا کا بٹھا رہے  
 میں خیمے سے دیکھوں گی جیسی کون ہے تم میں  
 لاکار کے پہلے جو بن سجدہ کو مارے  
 وعدہ جو کیا ماں سے وفا کہ گئے دونوں  
 پیاسے ہی لڑے، پیاسے ہی دُنیاسے سدھا رہے  
 صد حیات پہلے دشتِ بلا تیری زمیں نے  
 سب چھین لئے زینبؓ منظر کے سہارے  
 بالاتھا جنہیں گود میں وہ بھالے زن میں  
 اب کون ہے زینبؓ کو جو ماں کہہ کے پکارتے

**کٹ کر گرے تھے کل جو کنارے فرات کے**  
 کٹ کر گرے تھے کل جو کنارے فرات کے  
 وہ ہاتھ آسہ نہیں، ہماری نجات کے

ہے ٹھوکر دوں میں آج بھی عباسؑ کے فرات  
 ایسے دھنی بھی ہوتے ہیں دنیا میں بات کے  
 اُن سے بزدل تیغِ ریبیت کی کوشش نہیں  
 جو فتح ڈھال دیتے ہیں سانچے میں مات کے  
 ہنستے ہوئے آنسوؤں پہ ہمارے ، خدا گواہ !  
 ہم جمع کر رہے ہیں وسیلے نجات کے  
 کرب و بلا میں تیر ستم کھا کے اک صغیر  
 لہرا یا گیا بہان پہ بد چم حیات کے  
 بیزاری دل تھا تو نے اٹھائی جواں کی لاش  
 صدقے میں اس ترے پائے ثبات کے  
 کس جا چھپے ہوئے علی الصغر ہوا اب دو  
 مادر بھٹکی رہی ہے اندھیرے میں رات کے  
 ہم بھی غلامِ حُر ہیں کرم یا شہرِ اُمم  
 کب سے ہیں منتظرِ نظر التفات کے  
 ہو جائے مخوف یہ زمانہ تو فکر کیا  
 ہم فاطمہؑ سے کہیں گے صلہِ لوزہ جات کے

دل میں علیؑ میو ، زباں پہ علیؑ علیؑ !  
 کہتے تھے اسلام کا لب گہ علیؑ علیؑ  
 راہِ عمل میں عزم کا پیکر علیؑ علیؑ



سُن کر صدا تڑپ کے گم سے خاک پر حسن  
 نکلے گم بیان چاک کئے شاہ بے کفن  
 تھام سے سر دِ زمین بے کلثوم کا بدن  
 نہ دتا تھا پیٹ پیٹ کے ہر ایک مرد و زن  
 مجھ فغان تھی قبرِ سمیرا علی علیؑ  
 زہرا کی آدھی تھی بقیع سے یہ صدا  
 بچے مرے پیغمبر ہوئے رب دوسرا  
 سحر سے میں نہرا ہر غلام قتل ہو گیا  
 کس کہوں مدد کو تو ہی آ مرے خدا  
 حسینؑ رو رہے ہیں بلک کر علیؑ علیؑ

## گھر گھر میں صف ماتم شہبیز بچھا دے

نعمت غم شہبیز کی گم بجھ کو خدا دے  
 دُنیا کو پیامِ شہِ مظلوم سنا دے  
 ماتم کی صدا سے دلی باطل کو ہلا دے  
 یہ وہ جو نگاہوں پر ہے دنیا کی ہلا دے  
 گھر گھر میں صف ماتم شہبیز بچھا دے  
 ہے مرد وہی کر کے جو وعدے کو بھلا دے  
 اک سر کی ضرورت ہو بہتر کا گلا دے

بازوئے علم دار دے بہنوں کی ردا دے  
 جو کچھ بھی ہو سب راہِ محبت میں لٹا دے  
 اتنا دے کے بدلے میں خدا سوچے کہ کیا دے

دنیا میں خدا بن کے رہو حق کے پیاجی!  
 ظالم کے مخالف رہو مظلوم کے حامی  
 اعمال کو کھاجا جاتی ہے ایمان کی خامی  
 ہر ایک کو ملتی نہیں سرور کی غلامی  
 دولت یہ میسر ہے اُسے جس کو خدا دے

سچ کیا ہے، زمانے کو بتاتے ہوئے نکلو!  
 بددہ رخِ باطل سے ہٹاتے ہوئے نکلو  
 جاگے ہوئے فتنوں کو سلاتے ہوئے نکلو  
 سوئے ہوئے ذہنوں کو جگاتے ہوئے نکلو  
 نعرہ وہ کرو کفر کی دیوار کو ڈھا دے

کوثرِ عم سرور میں لٹاتے ہوئے نکلو  
 روتے ہوئے دنیا کو رلاتے ہوئے نکلو  
 مظلوم کا پیغام سناتے ہوئے نکلو  
 عباس کے پیچھے کود اٹھاتے ہوئے نکلو  
 ہر نقیض قدم راہِ حقیقت کا پتہ دے

بت لاؤ کہ شہید سارہمہر نے ملے گنا  
 کوئین میں ان کا کوئی بہم نہ ملے گا  
 سردارِ جہاں ساجی کوثر نہ ملے گا  
 اس در کے سوا اور کوئی در نہ ملے گا



لیٹا کے کلیجہ سے دُعا نہیں مری جا کہنا  
اک ننھی سی تر بہت بڑا کہیں پاؤ سلیقہ

لُوحہ

## یہ سیدہ ہے بارغ نبوت کا پھول ہے

یہ سیدہ ہے بارغ نبوت کا پھول ہے  
کارِ پیمبری میں شریکِ رسول ہے  
اس در کو پا کے خواہشِ جنتِ فضول ہے  
جنتِ لؤلؤہ بیت کے قدموں کی دھول ہے  
شعل ہے ان کا نام عبادت کے کرن ہیں  
ان پتہ درود ہے تو عبادت قبول ہے  
اک اک ادا ہے ساچرے حق میں ڈھلی ہوئی  
ہر عمل یہ آئیے حق کا نول ہے  
دل بھی نہیں گم ان کی مودت تو بان خدا  
روزہ نماز و حج و زیارتِ فضول ہے  
حجتِ خدا کی، دین کا تحفظ، اورین حد!  
بیعت کرے پیادگی یہ تیر کا بھول ہے  
عینِ کث کے لال کی طاقت تو دیکھئے!  
آتشِ ہاتھوں پہ مانند بھول ہے

کھو دو گی تم چچا کو بھی سمجھاتے تھے حسینؑ  
پانی کی آہ رس دیکھو سکینہ فضول ہے  
انصار با وفا ہو کہاں، تم و اے حبیبؑ  
تنہا عدد کی فوج میں جان بٹول ہے  
اکبرؑ رہے نہ قاسمؑ و عباسؑ رہ گئے!  
لوئے حسینؑ اب مرا عینا فضول ہے!

## علیؑ علیؑ ہے زباں پر کبھی حسینؑ

علیؑ کے ذکر کو آپ بقا سمجھتے ہیں!  
ہم آپ ان کی فضیلت کو کیا سمجھتے ہیں  
خدا سمجھتا ہے یا منصفؑ سمجھتے ہیں  
نہیں سمجھتے جو ان کو خدا سمجھتے ہیں  
علیؑ علیؑ ہے زباں پر کبھی حسینؑ

خدا نہیں ہے مگر وہ کہہ دگا کہ تو ہے  
یہ دو جہاں میں خدائی کا اعتبار تو ہے  
جہاں میں دوش پیہر کا شہسوار تو ہے  
رضائے حق پہ انھیں پورا اختیار تو ہے  
علیؑ علیؑ ہے زباں پر کبھی حسینؑ



اُحد کی جنگ میں دیکھے عجب عجب کردار  
کہیں ہے ذکر شجاعت، کہیں ہے ذکر فیر  
زمین سے تابہ فلک ہے علی علی کی بیکار  
اُتر رہے ہیں ملائک لائے ہوئے تلوار  
علی علی ہے زباں پر کبھی حسین حسین

سمجھ سکا نہ زمانہ مقامِ اہلبیت  
کلامِ حق ہی سمجھے کلامِ اہلبیت  
جگہ جگہ یہ سناؤ پیامِ اہلبیت  
کر و بھان میں راج نظامِ اہلبیت  
علی علی ہے زباں پر کبھی حسین حسین

یہ وہ نہیں جنہیں دُنیا خرید سکتی ہے  
یہ وہ ہیں جن کے تصدق میں خلقِ بلی ہے  
سُنیں وہ جن کو حجتِ علی کی کھلتی ہے  
قدم سے اُن کے شریعتِ نبی کی جلتی ہے  
علی علی ہے زباں پر کبھی حسین حسین

نبی کے ساتھ جو رہتے تھے اس زمانے میں  
وہی تھے آلِ محمد کا کھرجلا سنے میں  
کچھ ایسے نام بھی شامل ہیں اس فسانے میں  
حجاب آتا ہے اب تک ہمیں بتا سنے میں  
علی علی ہے زباں پر کبھی حسین حسین

دُعا ئے فاطمہؑ نہ ہر پہ جب تک قاسم  
 نہ ترک سکے گا کسی سے حسین کا ماتم  
 مٹنے زمانہ، ہے جب تک ہمارے دم میں دم  
 رکھیں گے یونہی بلند ہم حسین کا پرچم  
 علیؑ علیؑ ہے زباں پر کبھی حسین حسین  
 کہ کسی نے نہ چھوڑی ہمیں مٹانے میں  
 خدا ہی اپنا نچا فطرتاً ہر زمانے میں  
 یہ روک ٹوک ہے کیوں شہ کا غم منانے میں  
 یزید کیا ابھی زندہ ہے اس زمانے میں  
 علیؑ علیؑ ہے زباں پر کبھی حسین حسین

## لوحہ المرد، المرد، یا علیؑ، یا علیؑ!

چاہتا ہے جہاں تیرا در چھوڑ دوں !  
 رنج سوئے در کعبہ سے میں موڑ لوں  
 حق ہے حق کی قسم ہیں اگر یہ کہوں  
 تو مرادین ہے، تو مری زندگی !

المرد المرد، یا علیؑ، یا علیؑ!

کس طرح میں یہ عہد وفا توڑ دوں  
 بت کی پو جا کروں، بہت شکن چھوڑ دوں  
 سود فقہ میں مروں، سود فقہ میں جیوں  
 پھر بھی چھوڑوں نہ میں پیرا دامن کبھی  
 اے اللہ اے اللہ، یا علیٰ یا علیٰ!

کتنی دشوار ہو، کتنی ہی بڑے خطرات  
 کچھ نہیں خوف مجھ کو نہیں کوئی ڈر  
 تو ہو بالیس یہ گمراہے مرے راہبرد  
 موت اپنا لول نہیں چھوڑوں زندگی!  
 اے اللہ اے اللہ، یا علیٰ یا علیٰ!

خالق دو جہاں، یا خدایا، یا خدایا!  
 اشرف الانبیاء، مصطفیٰ، مصطفیٰ  
 ہم تو کہتے ہیں، کہتے رہیں گے سدا  
 کو نبی کا وصی ہے، خدایا کا ولی  
 اے اللہ اے اللہ، یا علیٰ یا علیٰ!

مومنوں میں تیرا ذکر دن رات ہے  
 ہر فرشتہ کے لب پر تیری بات ہے  
 مرجبا! کل ایمان تیری ذات ہے  
 ہے شفاعت کی ضمان تیری دوستی!  
 اے اللہ اے اللہ، یا علیٰ یا علیٰ!

تو ہی تو ہے نظر پھر رہی ہے جسدِ جہر  
 تجھ میں خالق کی ہے ہر صفت جلوہ گہ  
 نورِ تیرا ہویدا تھا افلاکِ پیر!  
 منزلِ آب و گل میں تھے آدمِ ابھی  
 المہد المہد، یا علیٰ یا علیٰ

میرے خلیفہ گناہے شہِ لا فتی  
 خلیفہ و بدر و خندق کا ہے ذکر کیا  
 جب تب بھی کفرِ تیرے مقابِل ہوا  
 تو بڑھا، بڑھ کے اس کی کمر توڑ دی  
 المہد المہد، یا علیٰ یا علیٰ

رنگِ جہروں کے یکسر بدل جاتے ہیں  
 اپنی ہی آگ میں آپ جل جاتے ہیں  
 دشمنوں کے کلیجے دہل جاتے ہیں  
 جب لگاتے ہیں ہم نعرہٴ جھنڈری  
 المہد المہد، یا علیٰ یا علیٰ

لاکھوں تسلیمِ مولا ترے نام پر!  
 ہے حکومتِ تری صبح پر! شام پر!  
 جب کبھی وقت بڑتا ہے اسلام پر!  
 خود محمد بھی پڑھتے ہیں نادر علی!  
 المہد المہد، یا علیٰ یا علیٰ

اے زہے بندگی ایسا سجدہ کیا  
 تو نے حق عبادت ادا کر دیا!  
 پھر مکہ م نہ کیوں ٹھہرے سجدہ تیرا  
 خانہ حق میں تیری شہادت ہوئی  
 المدد المدد، یا علی یا علی  
 جتنی مشکل پڑی ہنس کے سب ٹال دی  
 شکر حق کا کیا، ہر نفس گھر پڑی  
 اٹھ سکی جب نہ میت جوار لال کی  
 شہادت سوئے بخت، مڑ کے آواز دیا  
 المدد، المدد! یا علی، یا علی!

## ”تمام خلق کا خدمت گزار ہے پانی“

== (انجمن ذوالفقار شیکری) ==

تمام خلق کا خدمت گزار ہے پانی!  
 رگس میں خون بدن میں نکھار ہے پانی  
 گلوں میں حسن چمن میں بہار ہے پانی!  
 تنو کی بزم میں پروں درکار ہے پانی  
 نگاہ خلق سے غائب جو ہے فضاؤں میں  
 اناں انیب کا بھرتا ہے دم ہوا لکڑی میں



شکوہِ دجلہ و فرات ہے پانی!  
 گلوں کی بجان ہے شبنم کی ذات ہے پانی  
 میری زبان میں شہد و نبات ہے پانی  
 فنا کے نغمہ میں اب حیات ہے پانی!  
 یہ رُوحِ قلب کی ہے ہر تنگی کے قطروں میں  
 حیاتِ بستی ہے اس کے لطیف قطروں میں!

کبھی میسج کے سنے میں موجِ رحمت تھی  
 کبھی مرہن کی آنکھوں میں وہ سدا رقیق  
 کبھی افق کی تراوٹ کبھی ہے رنگِ شفق  
 کبھی شراب کبھی شیخ کی میسج کا عرق  
 کبھی دوست کے مستوں کی رُوحِ مینا ہے  
 کبھی علی کا مہکتا ہوا پسینہ ہے!

جو پھونک دے کوئی اس کو بذلتِ نواہری  
 وہ غم میں ہو تو کرے پھر یہ اُس کی بخواہری  
 ہر اک مسلم و کافر ہے رواداری  
 نئی و ازل بھی کا یہ فیض ہے جاری

جنابِ فاطمہؑ زہرہ کا مہر ہے پانی!  
 جو اُس سے فیض رکھے اس کو زہر ہے پانی

جو ریگِ گرم میں دم بھر نہ یہ کسی کو طے  
 تڑپ کے قافلہٴ تنہ کا دم توڑے  
 جو کاروانِ مدینہ کی چھا گلوں میں رہے  
 عطرش میں حشر سے رسائے کو زندگی بخشے

فراٹ میں ہے تو اداں کسی خیز میں کا  
 بیچا کی مشک میں ہے آسرا سکیٹہ کا  
 دہم کی جُج کو یہ لٹنگی کا عالم تھا  
 زباں تھی اینٹھی ہوئی غمیش خاردارہ گلا  
 جو بات کرتے تھے لگتا تھا خون میں نشتر سا  
 اجل کا وقت بڑا آیا بہادریے دریا !

پڑھے جو سیل کی صورت اٹھا کے سیزل کو  
 ڈوبا دیا عرق شرم میں لعینوں کو !

پڑا تھا جھولے میں ایک شیر خوار جان سلی  
 یہ چھ مہینے کی جان اور بلائے تشنہ لہی  
 لگی تھی پیاس سے بھکی ڈھلا تھا منہ بھی  
 یہ ضعف تھا کہ نہ کھلتی تھی آنکھ اصر کی !

بلکنا چاہتے تھے اور بلک نہ سکتے تھے !  
 سین پیاس سے بچے کے منہ کو تلکتے تھے !

سپاہ شام کو صورت دکھائی گئی کی !  
 کہا کہ وہ بھی سنے جو کہ ہے شقی سے شقی  
 یہ چھ مہینے کا گل رویہ جان ننھی سی  
 ہمارا ساتھ ہے پامال ہو رہا شمنہ لہی

یہ دلیہ یہ گل تہ بہت نیا ہے !  
 قصور کچھ نہیں اور تین دن سے پیاسا ہے !

یہ سن کے سب نے جو دیکھا نظر اٹھا کے ادھر  
 شقی بھی رو دئے دل تھام تھام کر اکثر!  
 کمان اتنے میں کٹر کی بیٹا ہوا محشر  
 گلے پہ تیر لگا کر دیئے اصفہر  
 ستین بوسے اس زخم کے فدا بیٹا!  
 ہتھاری پیاس بجھی حلق تر ہوا بیٹا!

کوئی رفیق نہ ہمدم نہ دینس دیا وہ  
 فقط صغیر کا لاش تھا اور داغ جگر  
 علی کی تیغ سے بوسے امام جن و بشار  
 بس اب سنبھلا کہ بناتے ہیں تر بہت اصغر  
 یہ کہہ کے بار بلائے کثیر کھیخ لیا!  
 پس کے حلق سے صابونے تیر کھیخ لیا!

غضب کی جا ہے کہ یہ کلفتیں اٹھائے حسین  
 علی کی تیغ سے خود ایک لحد بنائے حسین  
 اتارے قبر میں پیڑے کو باب ہائے حسین  
 بجز رہنا نہ قضا کچھ نظر نہ لائے حسین  
 نہ پاس پھٹنے کو پانی پسیر کی تربت پر  
 پڑھائے آئینوں کے سچول نہنھی تربت پر

خیال اب جو ستھایا دے گئے بھائی!  
 نگاہ اس ترائی سے جا کے ٹکرائی!!  
 زمیں لہر گئی غازی کی لاش تھکائی  
 ترشپ کے غیرت النساءیت ہم چٹکائی!

اُسے فرات کے کم طرف و بد گہریانی !  
نہ بل سکا علی اصف کو ڈوب مر پانی !

## بازوئے مرضیٰ مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا!

(انجمن خیرہ ریہ)

جنگ عباس غازی تھی ایک معجزہ جس کی ہر ضرب باطل شکن حق بنا  
یوش کی ابتدا صبر کی انتہا! شاہ ہر ضرب بدست رہے تھے خدا  
بازوئے مرتضیٰ مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا!  
جنگ عباس غازی پناہ خدا تخت و تاج یزیدی میں تھا زلزلہ  
نازدین خدا جان من کلک شعا ہو گئی تھی مجسم علی کی دعا  
ابن سیر خدا مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا!  
تھے یہ نہرہ کی چاہت کے پالے ہوئے ان کے انداز سب نزلے ہوئے  
صبر کا طوق گردن میں ڈالے ہوئے ساتھ مشک سکیڈ نہ سناٹھالے ہوئے  
بمیر بھی تجو و غامر خدا! مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا!  
ہے جوان کی زبردہ کیسے جئے! کھینچیں کھینچیں کا تلوار ان کے لئے  
یہ جلاتے ہیں اپنے لہو سے دیے! دیر تک شاہ یہ جنگ دیکھا کئے  
عالم وجد تھا مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا! مرحبا!  
نقش ان کی تیجائوت کے ہر دل پہ تھے کتب غالب پر اپنے مقابل پہ تھے  
قلعہ راہ میں اور یہ منزل پہ تھے! آنکھیں کھلی تو عباس ساجل پہ تھے

یاس کوئی نہ تھا مر حبا! مر حبا! مر حبا!  
 سرخرو ہے وفا نام عباس سے      اترے دریا میں یا تھی بھرا یا سن سے  
 بڑھ گئی پیاس پانی کے احساس سے      مڑ گئے غیموں کو دیکھا خوب یا سن سے  
 خود نہ پانی بیابان مر حبا! مر حبا! مر حبا!  
 دوش پر رکھ کے غار جی نے مشک و کلم      ایسے غیموں کی جانب بڑھائے قدم  
 فوج بھائی جو بھی ہو گئی پھل نہ ہم      مثل باران برکتے تھے تیرے قسم  
 شیر بڑھتا گیا مر حبا! مر حبا! مر حبا!  
 وارنٹس پلٹنے کے شیر جی کھڑے گیا!      اب مشک سکیٹنے سے جب بہہ گیا  
 جس جگہ تھا قدم بس وہیں رہ گیا      جیسے مینار مسجد کوئی ڈھل گیا  
 اسے امام وفا مر حبا! مر حبا! مر حبا!  
 شاہ لڑی کر کو سینھالے ہوئے      پلٹ کر تے ہوئے سوئے مقتل پہلے  
 تم تو بھیا علمدار ہو فوج کے!      تم ہی مبتلا و متبیر اب کیا کرے  
 اے میرے کچ اد مر حبا! مر حبا! مر حبا!  
 عمر بھر تم نے بھائی کو مولا کہا      نود کو خادم کہا مجھ کو آفتاب کہا  
 جھک کر عباس بھائی کہو کیا کہا      مان لو آج عباس میرا کہا  
 یہ ادب یہ وفا مر حبا! مر حبا! مر حبا!  
 رونق برزم غم سید رہا ایجن      ابن زہرا کا ماتم ہے جس کی چلن  
 ہم پہ مولا کا برجم ہے سایہ فگن!      داد دینگی کہتیں فاطمہ اے حسن  
 خوب نوحہ کہا مر حبا! مر حبا! مر حبا!



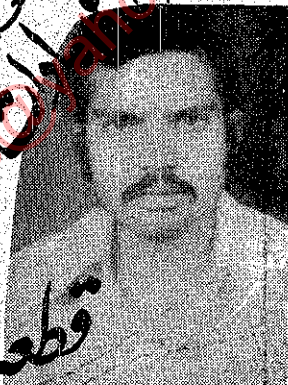
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ

میرا دل دہ دہ ہوا ہے حسین  
اور تو دہ دہ کا پاسبان ہے حسین

حق و باطل کے معرکے میں نفع  
مستریک حق کا ترجمان ہے حسین

ایک نیا  
قسط  
فیضانِ عالمی



قطعہ

شعیر ابتدا میں بھی ہے انتہا میں بھی ہے  
شاہل مبلہ میں بھی ہے کربلا میں بھی ہے  
میں تو ظفر حسین دلی کا غلام ہوں  
ہم نکھیں بخت میں ہیں مری دل کربلا میں

# نوشہ

درس ایماں لے زمانہ حضرت شبیر سے

————— (انظر عابدی) —————

درس ایماں لے زمانہ حضرت شبیر سے

جس نے ہر فتنہ و بابا صبر کی شمشیر سے

صبر کی پھونٹوں سے گل کر دو چار عکس کو

درس یہ تم کو ملا ہے ابن خبیر گیس سے

اللہ اللہ! آج بھی بہتا ہے وہ زم زم میں!

کتنا شرمندہ ہے پانی اصغر بے شبیر سے

خون برساتا فلک سے غم سے کاہنی تھی زمیں

بہت چھلا تھا خلق اصغر حمد ملہ کے تیر سے

خیمہ الحرام میں ایک محشر ہو گیا!

اے جب شبیر رخصت کے لئے ہمیشہ سے

بہت سکینہ نے کہا نہ نداں میں بابا آئیے!

کیا بنی دل پہ یہ پوچھو زمین بے دلگیر سے

زندگی بھر کو بپا کرتے رہے ہیں مجلس!

جی نہیں بھرتا ہے پھر بھی ماسم شبیر سے!

فاطمہ کے شبیر کی تاثیر ہے یہ بھی فطر

لوئے اکبر آ رہی ہے آج بھی تکبیر سے

بصدا خلوص و بصدا احترام کہتے ہیں

(از نظر عابدی)

بصدا خلوص و بصدا احترام کہتے ہیں! نیا کے لال بچے ہم سلام کہتے ہیں

جو تیرے غم میں جھلکتی رہے خدا کی قسم! ہم ایسی آنکھ کو کثر کا جام کہتے ہیں

جنہیں پسند ہے تیرا پیام غیر عملی! حیثیت کو حیاتِ دوام کہتے ہیں

وہ جس کے دم سے زمانے میں ہے وفا کا بھرم! ہم اس جہی کو وفا کا امام کہتے ہیں

حبیب ابن مظاہر کا مرتبہ دیکھو!

نیا کی گود کے پالے سلام کہتے ہیں وہ منہ دکھائیں گے کیا مصطفیٰ کو! شہر کو! عین تم پر جو روزنامہ سلام کہتے ہیں

نیا کے دین کو بخشی حیاتِ لذت نے! عین بچے کو پیغمبر سلام کہتے ہیں

تڑپ تڑپ کے مصائب پہ دخترِ شبلیہ سلام کہتی ذراتِ شام کہتے ہیں

ظفرِ حکم خدا سے ملائکہ اور ہفتم نیا و آل نیا کو سلام کہتے ہیں

## حسین درد کا عالم بسایا تو نے

(از ظفر عابدی)

حسین درد کا عالم بسایا تو نے  
 ترے پیام نے توڑا جو دھنوں کا  
 یہ سچ ہے صبر کے بڑے دکھا کے عالم کو  
 علی کے شیریں پیہ کے سالار  
 نظر میں آگئی کیا شہنشاہ کی  
 زمانے بھر یہ احسان ہے تراش بیہ  
 امیر رخ و سخن ہو کے خواہر شہین  
 مٹا کے نقش بزمی کا سار سی دنیا کو  
 فخر سے دین بھی کو یوں ہمکنار کیا  
 حسین فتح کا ٹکڑا بجا دیا تو نے

## جس پہ نازاں ہے وفا ہے وہ نگیں عباس

(از ظفر عابدی)

جس پہ نازاں ہے وفا ہے وہ نگیں عباس  
 مر کے سکھلا گئے جینے کا قرینہ عباس  
 تن سے باز وہ بھی کٹے لاش بھی پا مال ہوئی !  
 اپنا اس غم سے پھٹا جاتا ہے سینہ عباس

خلقِ اصغر پہ لگا تیرا ستم بولے مومنین!  
بجھ گیا برہنہ سے اکبر کا بھی سینہ عباسی

اُس کو دنیا کے مہاسب کیا تائیں گے بھلا  
آپ کے غم کا ہو جس دہلیزِ خیزِ عبا س  
گو توار سے مرے چھلنے ہیں مدد کو آؤ!  
رو کے فریاد یہ کرتی ہے سکینہ عباسی

سو گواروں کے لئے ماتمِ سرور کی قسم  
ہر مہینہ ہے محرم کا مہینہ عباسی  
بن نہینت کے تھے آؤ خدا را یا بی!  
منتظر در پہ ہے غم کے سکینہ عباسی

بنتی لنگر نہ اگر زینبِ مفسر کی رود!  
بجٹا اسلام کا ہرگز نہ سفینہ عباسی  
رخِ باطل پہ ظفرِ آج بھی نہ جاتا ہے!  
یری ہیبت کے تصور سے سینہ عباسی!

## سلام

سایہ دامنِ نہرہ ہے عزا داروں پر

(از ظفرِ عابدی)

سایہ دامنِ نہرہ ہے عزا داروں پر  
یہ عنایت ہے عینِ آپ کے غم خواروں پر

دشمنِ اہلِ نبیرہ ہیں ابھی تک نازاں



بغض و نفرت میں بھی زہر کی تلواروں پہرہ!  
 دیکھا آتے ہو علم چھوڑ کے میدان بھاگے  
 خوف عباسی کا ایسا جھٹکا ستم گاروں پر  
 غم سے دل تھام کے شہر لے لے خدا غیر کمر سے  
 تیرا آنے لگے زینب کے جگمگے پیاروں پہرہ  
 ہائے زندانِ بلا میں بھی ہے دُڑوں کا ستم  
 ہے بھگادوں یہ بھگادوں کے طلب گاروں پہرہ  
 دلیں لے لے ظالموں کچھ خوف خدا ہے کہ نہیں  
 بند کیوں پائی کیا شہر کے جگمگے پیاروں پہرہ  
 رُود کے پھلائی بچاؤ مرے پیار سے گھوٹا  
 بوب سگینہ کے غمائی لگے رُخساروں پہرہ  
 گھر چلا گئے کئے ہائے بنے ہیں قید کی  
 ظلم کیا کیا نہ ہوئے حق کے طلب گاروں پہرہ  
 آل اطہار کی تشہیر گلی کو بچوں میں  
 لڑٹ کر گرنے پڑا پرچ ستم گاروں پہرہ  
 طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں دوہری بٹری  
 ظلم ہوتا ہے کہیں ایسا بھی پیاروں پہرہ  
 اے ظفرِ دن بہ ہو ہوتے تو وہ رات ہو جانا  
 وہ ستم توڑے کئے شاہ کے غم خواروں پہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
روزِ محشرِ مختصر ہے میری بخشش آپا پر!  
ہے گنہگاروں میں مودی آپ کے محشر کا نام



صاحبِ بیاض :-  
سید وقار حسین زیدی

ایک نکتہ نگار  
نقد ادب و نثر  
جابر عباس

کوکیل  
کوکیل  
۵/۵۳

کربلا کیوں نہ جائیں ہم ز اقصا  
کربلا راہ حق کی منزل ہے!

## لوحہ

غم میں ڈوبا ہوا ہر اک دل ہے

(از زاہد فتحپوری)

غم میں ڈوبا ہوا ہر اک دل ہے      ہائے کتنی اُداس محفل ہے  
 حرمِ ملانے کیا کیسے نہ تھی!      شہ کے ہاتھوں یہ کون بمل ہے  
 یہ چھٹے کمر بلا کے ڈروں سے      کون سبب نبی کا قاتل ہے  
 جارہا ہے وہ کاروانِ حرم      اب کجا واپس اور نہ تحمل ہے  
 لاشِ اکبر کی کس طرح اٹھے      صغیف پیری ہے باپ کا دل ہے  
 کوفہ و شام کی گھٹاؤں میں      اُمّ لیلیٰ کا ماہ کا بل ہے  
 کمر بلا کیوں نہ جاسیں یہم نہ اٹھدے  
 کمر بلا راہِ حق کی منزل ہے

## لوحہ

”لیتے تھے جو کہ نامِ پیمبرِ نسا ز میں“

(از انور حسین زیدی)

لیتے تھے جو کہ نامِ پیمبرِ نسا ز میں  
 کاٹی انھوں نے گردنِ سرورِ نسا ز میں  
 محسوس ہو رہا تھا یہ اکبر کو دیکھ کر  
 جیسے کھڑے ہوئے ہوں پیمبرِ نسا ز میں

سامانِ حربِ پاس نہ تھا جن کے وہ لعین  
 بر سرِ سر پہ تھے شاہ یہ بیقرارِ نسا نہ میں  
 ظالم نے ایسا وار کیا قرقِ شاہ ہیرا  
 پیشانیِ حسین ہوئی تر نسا نہ میں  
 لاکھوں ستم ہزارہ مصائب کے باوجود  
 بخشش کی تھیں دعائیں لبوں پر غارِ ہوس  
 وقتِ سحرِ فقیوں سے تھا گھر بھرا ہوا  
 تنہا بوقتِ عصر تھے سرورِ نسا نہ میں  
 عابد نے پوچھا کس کے تھے نانا بتا یرزیدہ!  
 آیا جو نام شافعِ بخشش نسا نہ میں!  
 بیڑہ بیڑہ کے کلمہ شکر اعدا نے بر ملا  
 کائی تھی بوسہ گاہِ پیہرِ نسا نہ میں  
 بہشتِ بلا میں ایک مسلمان کے ہاتھ سے  
 رنجی ہوا تھا دین کا رہبرِ نسا نہ میں  
 آذر میرے حسین نے سجدرے میں رکھے سر  
 قائم کیلئے دین پیہرِ نسا نہ میں!



# لوحہ

## کیا مٹا سکتا ہے دنیا میں کوئی سرور کا نام

(از محشر لکھنوی)

کیا مٹا سکتا ہے دنیا میں کوئی سرور کا نام  
 ذرے ذرے پر لکھا ہے سبط پیغمبر کا نام!  
 حشر نے رکھی ہے جبین اور مالک کو نین نے  
 باب جنت رکھ دیا ہے شاہدین کے در کا نام  
 کہتے تھے عباسؓ تجھ کو دیجئے رن کی رضا  
 دو بے دوں کا نہ مولا فاتح خلیفہ کا نام  
 یاد پیغمبرؐ دلوں میں حشر تک تازہ رہے  
 حق نے رکھا ہے اذان میں اسلئے اکبر کا نام  
 بولیں زینبؓ اکبر و عباسؓ زندہ ہیں ابھی  
 کہیں میں ہمت ہے ذرا تو میری چادر کا نام  
 تیرا کھیرا کھیرا کرے رن میں اس انداز سے  
 بچے بچے کی زباں پر ہے علی اکبر کا نام  
 جب بھی روتا ہے کوئی اپنے پدر کی یاد میں  
 لب پہ آتا ہے تڑپ کے شاہ کی دفتر کا نام  
 ٹکڑے ٹکڑے شدتِ غم سے ہوا جاتا ہے دل  
 جب بھی آتا ہے زباں پیغمبر کے خنجر کا نام



یاس سے مڑ مڑ کے عابد دیکھتے تھے ہر طرف  
جب سر در بارہ آیا زمین بے مضطرب کا نام  
روزِ محشر منظر یہ میری بخشش آپ پر  
سچ گنہگاروں میں موبی آپ کے ششدر کا نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قریبانوں کی سچ پر سوچا کئے سعیدین  
انساں کی مشکلوں کا ملو اتمام رات  
(دعویٰ فیض آبادی)

# مختلف انجمنوں کی نیا ب کلام



نازال بہت ہیں کعبہ کی تعمیر و ترمیم  
ترتیب کر بلائے معلّے تو دیکھئے

یاس سے مڑ مڑ کے عابد دیکھتے تھے ہر طرف  
جب سر در بار آریا زینب ماضی کا نام  
روزِ محشر منحصر ہے میری بخشش آپ پر  
ہے گنہگاروں میں موتی آپ کے محشر کا نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
قربانیوں کی سطح پر سوچائے عین  
انسان کی مشکلوں کا ملوہ اتمام رات  
(دعویٰ فیض آبادی)

# مختلف انجمنوں کی نیا ب کلام



ناز ال بہت ہیں کعبہ کی تعمیر خلیلؑ  
ترتیب کر بلائے معذرت تو دیکھئے

## زندگیاں شام میں جو سکینہ گذر گئی

زندگیاں شام میں جو سکینہ گذر گئی! اک غل ہوا کہ دستِ شبنم مر گئی  
 ماں کہتی تھی کہ ہائے کہاں ڈھونڈنے بناؤ لوگو میں کیا کروں مری بچی کدھر گئی  
 ننھی سی بچاں سے نہ اٹھا مدد نہ فراق بابا کو ڈھونڈتی ہوئی داد کے گھر گئی  
 روبرو کے شہ کی یاد میں آخِر کو جان دی بچے نے جو زباں سے کہا تھا وہ کمر گئی  
 بانگِ اُڑی کر بلا میں جلی کو کھ شام میں تقدیر ساتھ ساتھ نہی میں جدھر گئی  
 دو گز کفن بھی دے نہیں سکتی عزیز ماں  
 کہہ نہ رہا جو سر پہ تھی وہ بھی اُتر گئی

## کرتی تھیں زمین بجا، اکبر غازی اٹھو

کرتی تھیں زمین بجا۔ اکبر غازی اٹھو ہم بڑے قیدِ بجا۔ اکبر غازی اٹھو  
 لٹ کے بیٹھے تمام۔ مر گئے بھائی امام عشق میں ہیں زمینِ انبیا۔ اکبر غازی اٹھو  
 زلفِ کھار ہے۔ فوجِ ستمگار ہے اور ہیں ہم بے ردا۔ اکبر غازی اٹھو  
 درویش ہے مارتا۔ شمر لعین ہے جیا سوتے ہو میدان میں کیا۔ اکبر غازی اٹھو  
 میرے نمازی اٹھو۔ شیرِ سجاز ہی اٹھو اٹھ کے پکالو ذرا۔ اکبر غازی اٹھو

سینے پہ کھاکر نہال - جلدیے سوئے نہال  
 یالا تھا اٹھارہ سال - تم کو تو لے لو نہال  
 عابد بیمار ہے - طوق گر انبار ہے  
 مسند خیر الانام - جل چکی ہے اور ثیام  
 تانی بھفر نہیں - سہل پیمبر نہیں  
 تم پر یہ دکھیا نثار - کرتے تھے بیٹا سوار  
 میں ہوں اسیر جفا - اکبر غازی اٹھو!  
 اب تو خبر لو ذرا - اکبر غازی اٹھو  
 کہ تے ہیں ظالم جفا - اکبر غازی اٹھو  
 پھین چکی سر سے ردا - اکبر غازی اٹھو  
 تم کو خبر لو ذرا - اکبر غازی اٹھو  
 قید میں جاتی ہوں آہ - اکبر غازی اٹھو  
 سن کے مقدس یہ بین - روتا تھا فرق حسین  
 کہتی تھی نہ نہیں بھو آہ - اکبر غازی اٹھو

## دے صبا جا کے رسول عربی کو یہ پیام!

(از شیخ رشید حسین صاحب تفتیل مرحوم بکھنویا)

دے صبا جا کے رسول عربی کو یہ پیام!  
 اے حضور آپ پر دنیا کے درود اور سلام  
 سایہ گنبدِ خضر میں کہاں تک آرام  
 اٹھئے اٹھئے کہ عیاںِ مشترکے سامان ہیں تمام  
 غضبِ بھرت باری کی فراوانی ہے  
 سنگِ بنیاد زمیں کشتی طوفانی ہے  
 زلزلے آتے ہیں پیہم دل گیتی ہے گداز!  
 سینہ خاک آتی ہے بھیا نک آواز!

اب نہیں زیرِ فلک امن کی راہیں کہیں باز  
 نظمِ عالم پہ زوال آتا ہے اسے بندہ لواز  
 اپنے حواریہ چلے ارض یہ مقدور نہیں  
 تختہ دنیا کا الٹ جائے تو کچھ دور نہیں  
 بھائی جاتی ہے جہاں پر دل مظلوم کی آہ  
 اندھیاں گونستہ صحرائے اسٹھیں سسرتہ و سیاہ  
 خون کے دھبے ہیں رُخِ مہرِ یہ ماتم کے گواہ  
 پانی دریا کا اچھلتا ہے کہ خالق کی پینا ہ  
 دشت کی کنکریاں خون کی بو دیتی ہیں  
 شاخیں کاٹیں جو سحر سے تو لہو دیتی ہیں  
 منزلیں مارے ہوئے اک وطن آوارہ غریب  
 آ کے ٹھہرتا تھا لب لہزی راست ہو نصیب  
 پہلے وعدہ کو سنانے کی یہ سوچھی تر کیب  
 اس کو رہنے نہ دیا پشتمہ جاری کے قریب  
 تاب و تپ کا کوئی سا بھتی ہو گلہ کرتا ہے  
 بیسکہ صبر و رضا شکر خدا کرتا ہے  
 دہم ماہِ محرم کی حکایت ہے سقیم !  
 دل ہوا جاتا ہے سینہ میں تصور سے دو نیم  
 امتی بھول گئے آپ کی روشن تعلیم  
 شمر بد بخت ہوا امر تکب ذبحِ عظیم  
 پڑ گئی اوس شرافت کے گلسٹا لوزں پر  
 بجلیاں گر گئیں تہذیب کے کاشانوں پر



ہو رہیں جنت سے نکل آئی ہیں کہ تی ہوئی ہیں  
 شہادت کہ یہ سے ہیں عوش یہ قدسی بے چین  
 حالت غیب ندادیتا ہے باشتیوں و شین  
 ”ربنا قد قتل“ سبط رسول الثقلین  
 ہر سے جبرئیل تو مندیل گدائے ہرے ہیں  
 تو رہو نیوں سے ہر افیل لگائے ہوئے ہیں

کہیں ریکشور اسلام کا رہبر تو نہیں!  
 ناز ہے جس یہ چین کو وہ گل تر تو نہیں!  
 دیکھئے دیکھئے یہ آپ کا دلبر تو نہیں  
 پس فاطمہ تحت دل خدیجہ رہ تو نہیں!  
 کیوں نہیں شیر کے نالوں سے ہلی جاتی ہے  
 شب سے کیوں نالہ زہرا کی صدا آتی ہے

**کربلا حاصل ہے ان کے ثواب کی تعبیر کا**  
 (از جناب مرزا صادق حسین صاحب شہید گھنوی)

فخر ابراہیم ہے حسن عیسیٰ شبیر کا  
 کربلا حاصل ہے ان کے ثواب کی تعبیر کا  
 گڑی رہی ہے کربلا میں کائینا ست زندگی  
 صبر دیکھا جا رہا ہے حضرت شبیر کا  
 حسن اکبر دیکھتے ہی ہر طرف سے منسل ہوا  
 دوسرا رخ ہے رسول اللہ کی تصویر کا

سحر کی تفصیل عمل ہم کو یہ دیتی ہے سبق  
 فیصلہ تدبیر کے ہاں بقول میں ہے لفظ ہیر کا  
 چہرہ اکبر میں ہے یوں جلوہ نذر نبی  
 عکس جیسے آئینہ میں ہو کسی تصویر کا  
 صبر کے ہاں بقول سے پہنچی قلب اکبر کی رستاں  
 یہ اثر والدہ تھا بس خاطر کے شیر کا  
 صبر الہی نے جوئے نقش پایہ سے حسین!  
 یوں آٹھا پاؤں لاشہ اکبر دلگیر کا  
 موت تجھ کو اضطراب قلب بالہ کی قسم!  
 گردن اصرار ہو جائے نشانہ تیر کا  
 چشم قدرت تو لیتی ہے صبر تیرا سے حسین  
 کھینچ لے ناوک گلوئے اصرار ہے شیر کا  
 اللہ! کس قدر نازک یہ منظر بھی تھا  
 کانپتے ہاں بقول پر لاشہ اصرار ہے شیر کا  
 خون اصرار منہ پر ملے اے حسین زین علی  
 کہنگ بختہ کہ دیا اسلام کی تصویر کا!  
 آخری سجدہ تیرے خیمہ نہ کہ تیرے گھر حسین  
 نام بھی لیتا نہ کوئی نذر تیر کا  
 ایسا ہی انسانیت پر کہ گئے احسان شہید  
 آج دنیا پر موتی ہے نقش پایہ شیر کا

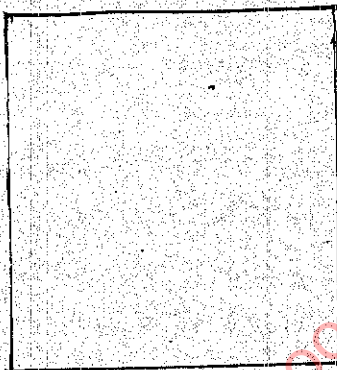
## نہ مصطفیٰ کا ملا اور نہ مرتضیٰ کا جواب (از مرزا صادق حسین شہید لکھنوی)

کہیں ملے نہ ملے ارضِ نینوا کا جواب  
امیر ہوں در زہرا یہ دہی فلک سے صدا  
شنائے عمر کروں یا مدحِ اصغر بے شیر  
یہ کہہ کے چلی تھوڑی دیر کو جانبِ شہ  
ملا لکھ میں صفِ انبیاء میں ڈھونڈ چکے  
جلال کہتا تھا ناہر اگر نہیں ہیں تو کیا  
طوافِ روضۂ سرور جو روز کرتی ہے  
سچیں کہتے تھے محکم ہے میرا صبر جمیل  
سیاہ شام کے نام اور دل کے دل لڑے  
چلے بھوم نے کو اکبر تو مال یہ چسلائی  
امیر ہو کے بھی اس عزمِ عظیم نہ نیب  
سچیں کہتے تھے آنکھوں میں ہے جہاں تھوڑی  
شہید دونوں جہاں میں سوائے زینب کے  
ملا نہ ڈھونڈے سے عباس کی وفا کا جواب

سچیں کہیں ہیں سیدنا ہے کہ بلا کا جواب  
خدا کے بعد نہیں آپ کی بھلا کا جواب  
نہ اقتدار کا ہے ممکن نہ انتہا کا جواب  
سچیں دیں گے کم سے میری خطا کا جواب  
نہ مصطفیٰ کا ملا اور نہ مرتضیٰ کا جواب  
سچیں ہیں تنہا ہزارہ پا کا جواب  
ارم میں بھی نہیں ممکن ہے اس ہوا کا جواب  
میں دے کے کیا کروں ظلم گمیزا کا جواب  
دیا بستمِ اصغر نے اس بلا کا جواب  
یہی ہے کیا میری جان میری مانتا کا جواب  
کہ فتح کو فر بنے فتح کو بلا کا جواب  
کہاں ہو دو علی اکبر میری صدا کا جواب  
شہید دونوں جہاں میں سوائے زینب کے  
ملا نہ ڈھونڈے سے عباس کی وفا کا جواب

۱۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم



صاحب بیاض : غلام عباس صاحب

اشعار  
مشاعر (نظم و نثر)  
جناب سید شہید احمد انیس پیرسوی

جابر عباس  
تعداد نمبر ان  
۱۱۱۱



# نورہ در حال اما زین العباد حضرت سجادؑ

”چالیس برس روتے نہ کیوں عابد مضطرب“

از سید شبیر احمد انیسویں پہر سری ندر جناب سید شبیر حسین جعفری رشتہ پر سری مرحوم  
 (شاگرد رشید جناب داغ دہلوی مرحوم)

چالیس برس روتے نہ کیوں عابد مضطرب  
 شاعر ہمارے رہے آنکھوں میں وہ منظر  
 دیکھا تھا ان ہی آنکھوں سے گھرا ہوا اجڑتا  
 بے گورہ کھن لاشے شہیدوں کے زمیں پر  
 دعوت کوئی دیتا تو یہ فرماتے تھے سجادؑ  
 گرجھ کو بلا نا ہے تو مجلس تو بس اکبر  
 ششما کہاں اور کہاں تیر سہ پہلو  
 بیچین کئے رہتا تھا حال علی اصغرؑ  
 یہ پوچھتے تھے آتا تھا کون سے جو ملنے  
 فی النار ہوا یا نہ ہوا قاتل اصغرؑ  
 یا مال ہوا لاشہ عم زاد مناجب  
 صدیہ چاک رہا عم سے سدا قلب برادر  
 بھرتا ہی رہا آنکھوں میں بھائی کا وہ لاشہ  
 برہنہ مٹی کیلے میں انی سینہ کے باہر



کیا گزری دل سید عجاویہ اس دم!  
جب لوٹا گیا بیبیوں کا مقنع و چادر  
دیکھے تھے عواش شور کو اٹھتے ہوئے شعلے  
تا عمر دیوان اٹھتا رہا آہ میں ڈھل کر  
کس مروت میں ہے پوچھنا بڑے عابد بیباک!  
ماں بہنوں کو جو دیکھے بلوہ میں کھلے سر  
گزرے تھے کہاں رخ بہت پوچھا مانی  
الشام ہی الشام کہا سر کو بھڑکا کمر!  
غشی کھاتے تھے پڑتے ہی نظر کوئی ذبیحہ!  
نظروں میں سما جاتا تھا عاشور کا منظر  
ہر ایک نفس گریہ تھا یا طاعت معبود  
اک لمحہ بھی راحت نہ انیس آئی مید سر

## نوحہ در حال رخصت اہلبیت کر بلا سے ملینہ

زمینٹ نے کہا خند نہ کرو عابد مفضل گھر جا کے کروں کیا؟

(از سید شہید احمد انیس بیہ سہری)

زمینٹ نے کہا خند نہ کرو عابد مفضل گھر جا کے کروں کیا  
روائے تو سب سو گئے جنگل کو بسا کر گھر جا کے کروں کیا

بن بھائی کے گرسوئے وطن جانیگی زنیٹ، مریانیگی زنیٹ  
 منہ اہل وطن کو بھلا دکھلائیگی کیونکہ۔ گھر جا کے کہوں کیا  
 تم جاؤ تجھے پوچھے پوچھے کہہ دینا یہ واری، وہ درد کی ماری  
 آئی نہ وطن رہ گئی کریں میں یہ کہہ کر، گھر جا کے کہوں کیا  
 بن بھائی کے ہرگز نہ وطن جاؤں گی بیٹا۔ بیٹھتا ہے کلیہ  
 ہر سمت نظر آئیں گے ویرانی کے منظر، گھر جا کے کہوں کیا  
 سقاء سکینے مرے بھائی کا دلارا، اماں کا تھا پیا را!  
 سوتا ہے لب نہ وہ شاذن کو کٹا کر، گھر جا کے کہوں کیا  
 بن بھائی کے یہ زندگی جھجھ سے نہ کٹے گی۔ مرقہ یہ رہوں گی  
 بجا روشتی کہتی رہوں گی یہاں رہ کر گھر جا کے کہوں کیا  
 ماں چھوڑ دے اس بن میں بھلا کیسے اکیلا کہتی ہے یہ لیلے  
 یاں سوزا ہے اٹھا رہے ہیں کامر دلبر، گھر جا کے کہوں کیا  
 میں بیوہ، بیوہ بیوہ، چھپے آنکھوں کے تارے، فروا کے میں نارے!  
 بھاسوئے وہ ارمانوں کو مٹی میں ملا کر، گھر جا کے کہوں کیا  
 مجھے غم زدہ مادر کو نہ تربیت سے چھڑاؤ۔ تم جاتے ہو جاؤ!  
 ڈرجائے کا تنہائی سے میرا علی الصغر، گھر جا کے کہوں کیا  
 بیٹھوں گی نہ میں سائے میں چھڑوں گی نہ تربیت، آجائے قیامت  
 یہ کہتی ہے کہ کھاجی ہوئی یا فوئے منظر، گھر جا کے کہوں کیا  
 روتے تھے موص اور ایسی شہ ابلار، محشر کے تھے آثارا!  
 سرسریٹ کے کہتی تھی تب نہ ہرا کی دختر، گھر جا کے کہوں کیا

چاندنی رات پر مردنی چھٹا گئی !  
 کھو گیا چاند تاروں کا چین الوداع  
 تجھ سے زندہ ہے دین رسول خدا  
 تجھ سے روشنی رخ مغربین الوداع  
 لاشِ فرزندِ عمر ضعیف الاماں  
 تشنہ لب ہے نواختنک نین الوداع

آج شام عزریاں کے ہیں تذکرے  
 آج رویوں کے ہم پوری دین الوداع  
 سر کھلے فاطمہ آ رہی ہیں نظار  
 رو رہے ہیں سہ مشرقین الوداع !  
 اب تو ہیں بیڑیاں اور دارو رس  
 اب کہاں غم کے ماروں کو چین الوداع  
 ہم جیسی گئے تو اگلے برس رویوں کے  
 پھر سے ہو گا یہی شد و کوشین الوداع  
 ہر نفس پر فرشتے بھی ہیں ہم نوا !  
 آرزو کر رہا ہے یو بین الوداع !

## مسدس

(آرزو اکبر آبادی)

سیرِ شہرِ کج - نیزہ بد کا رکجا  
 صفِ مظلوم کجا - اور رس دار کجا

# نوحہ لوری شرب عاشور

”اصغر کو لوری دیتی رہی ماں یہ رات بھر“

== (از سید شبہ احمد انیسویں پیر سری) ==

اصغر کو لوری دیتی رہی ماں یہ رات بھر  
ہوتا ہواں تو بھی جو لے لے رہاں پسہ  
میں بھی نثار کرتی رہتی ہیں اک قہر!  
یہ سوچ کر ہی بھٹتا ہے میرا دل و جگر  
لو چھین گی روزِ شربِ عمر اکہوں گی کیا  
راہِ خزاں میں لڑنے رہا باب اپنا کیا دیا!

دقتِ مدد ہے سخت مصیبت میں ہے یہ ماں  
مجبوریاں ہیں تم پہ مرے لال سب عیاں  
میں کیا کروں بتاؤ مجھے جاؤں میں کہاں  
کچھ معجزہ دکھا دو تمہاں صدقے میری جاں  
مشکل کشا کر لیتے ہو بیٹے امام کے  
ماں کے جو کا سم آؤ تو دلبر ہو کام کے  
کیسا عجیب سوز لئے آج کی ہے رات!  
ساکت ہوئی ہو جیسے کسی غم میں کائنات!

خاموشیوں کی گود میں سوتے ہیں شمش جہات  
 کرتا نہیں ہے کوئی کسی سے بھی ایک بات  
 نہرے دیکھ رہے ہیں مگر اضطراب ہے!  
 جیسے کہ صبح شرابے روز حساب ہے!  
 ماں کی مٹی جو اصف نادران نے گھنٹہ گویا  
 دوڑا رگوں میں جوشِ مسجرات سے پھر لہو  
 منس کر کہا اشاروں سے بانڈے نیک خوا  
 آدموں کی طرح ہوں گی مہنور آپ مگر رو  
 گرن میں بانڈے گئے اور وقت مل گیا  
 آؤں گا فتح کر کے میں میدان کر بلا!

حیران تھی بانڈیا کے اشاروں میں یہ پیام  
 دیکھا کہ ایسے ہاتھ چلاتا ہے تشنہ کام  
 جیسے چلا رہا ہو بہادر کوئی حسام  
 مشکل تھا ایسے وقت میں جھوٹے کا پھر قیام  
 انگڑائی ایسے لیتا تھا ہر بار وہ صغیر  
 جیسے کہ روکے کوئی جوان آگے بڑھ کے تیر

بیٹے سے جبکہ ماں کو اُمید محتر ملا  
 تھوڑے سے اپنی گود میں فوراً اٹھا لیا  
 اور پیا کہ کے اصف نادران سے یہ کہا  
 ماں صدقہ بے زبانی میں کیا کچھ نہ کہہ دیا

جافڑے ان میں کس طرح یہ سوچتے ہیں ہم  
 ہم ٹھنڈوں بھی چل نہیں سکتے ہو دوقدم



## لوحہ

زمینب نے کہا لوٹ گئے میرے سہارے

(از مجاہد لکھنوی)

زمینب نے کہا لوٹ گئے میرے سہارے

جس جس پر تجھے ناز تھا بچھڑے ہیں وہ سارے

کل تک تو جھڑکھڑکا اور اب کوئی نہیں ہے

یہ سب بٹے بھیتچے ہوئے اللہ کو پیارے

کیا پھولا پھولا باغ تھا جو ہو گیا ویراں

سب بیٹے بھیتچے ہوئے اللہ کو پیارے

اس عالم عزت میں چھٹا بھٹائی بھی میرا

ڈوبے ہیں کہاں ان کی قسمت کے ستارے

ہر سمت ہے تنہائی کہیں اس کوئی کبھی

ایسے میں نہ ہمت کوئی کس طرح سے ہارے

ایک عابد مضطر ہے جو بیہوش ہے تب سے

کرتی ہوں دعا خیر سے اللہ گزارے

ہے کون جو آئے گا مدد کے لئے اس کی

دورے جو شقی عابد پیار کو مارے

کیا کہہ کے میں دوں بالی سکینہ کو دلا

عباسؑ کو جب پیاس کی شدت میں پکا لے

کس طرح سے بانو کو کیس سمجھاؤں خدا یا!

جس دم وہ تڑپ کر کہے اصفیر میرے پیار سے  
 ییلے جو کہیں بین تو کیسے دوں تلی  
 لے میرے جواں لال میری آنکھوں کے تارے  
 اس وقت سکینہ کو میں کس طرح بچاؤں!  
 جب کوئی شہتی آئے طمانچہ آئے مارے  
 یہ صبر نہ تھا جنگ سختی زمینب کی جھاہد  
 جس میں کہ کسم پینہ ہر اک گام پہ مارے

**نوحہ**  
 مصائب کہ بلا کے منکے ہو آنسو نکلتے ہیں  
 (از انیس پیر صری)

مصائب کہ بلا کے منکے ہو آنسو نکلتے ہیں!  
 دُرِ نایاب ہیں وہ نور کے سانچے میں ڈرپٹے ہیں  
 خوشاقامت جو ہیں سرشارِ حُسنِ آلِ احمد سے  
 جو اس سے دور ہیں وہ سب کفِ افسوس ملتے ہیں  
 بغیرِ حُسنِ اہلبیت ممکن ہی نہیں بخشش!  
 وہ عقیقی ہی کو کب سمجھے جو دُنیا سے بدلے ہیں  
 دلوں پر نقش کر جاتے ہیں وہ اپنی شجاعت کا  
 اگر نیچے بھی اہلبیت کے لڑنے نکلتے ہیں!  
 جو اپنی خیمہ سے ہر شکلِ نیکی نکلتے گماں گزرا  
 بجائے اکبر مہر دے خود احمَد نکلتے ہیں

صاحب بیاد

اعجاز حسین

ایمان بیدار

شاعر ایمان  
کتابچہ

شاعر ایمان حضرت عروج بکری

# مُسْتَقِل !

”یہ بین سکیٹ کے تھے بابا نہیں آئے“  
(از حضرت عروج بکھوڑی)

کہتی تھی کہ دُنیا سے گزر جاؤں گی بابا  
اور شام کے زنداں ہی میں مر جاؤں گی بابا  
اب تم سے چڑا ہوں کہ ہر جاؤں گی بابا  
پارہ ہے مگر پھر بھی کھڑے جاؤں گی بابا  
یہ بین سکیٹ کے تھے بابا نہیں آئے  
کیوں لے چھو بھی اماں میرے بابا نہیں آئے

یارب میرے بابا پہ نہ مقتل میں جفا ہو  
میں سوچ رہی ہوں کہیں ایسا نہ ہوا ہو  
بابا کو نہ لشکر نے کہیں گھیر لیا ہو  
قسمت میں میری داغِ یتیمی نہ لکھا ہو  
یہ بین سکیٹ کے تھے بابا نہیں آئے  
کیوں لے چھو بھی اماں میرے بابا نہیں آئے

شاید یہ مصیبت مری قسمت میں لکھی ہے  
مقتل کی یہ ہیبت مری قسمت میں لکھی ہے  
یہ ظلم کہ شہرت مری قسمت میں لکھی ہے  
ہر لمحہ ازبِرت مری قسمت میں لکھی ہے

علیؑ کی بیٹی نے بچھپنے دیا نہ خونِ حسینؑ!  
 ثباتِ وہمّت و جرات کا ہے بیاں زینبؑ  
 وہ داغِ دل پہ تھے جینا محال تھا لیکن  
 تھی اک سہارا اسیروں کے درمیاں زینبؑ  
 کبھی تو کوفہ کبھی شام اور کبھی دربار  
 بھری امیری میں درد کہاں کہاں زینبؑ  
 بھیجے بھا بنجے بیٹے نہ کوئی بھائی ہے  
 ہے ایک رنج و مصیبت کی داستاں زینبؑ  
 گذرے کوفہ سے بالوں سے منہ پھیلتے ہوئے  
 جلی ہے شام میں دیے کو امتحاں زینبؑ  
 نبیؐ کا سو، ام علیؑ کا جلال عزیم حسینؑ  
 تھی شام و کوفہ میں کس کس کی ترجمان زینبؑ  
 عروجِ دین کا ذکر حسینؑ سے ہے عروج  
 یہ عام کہ گئی پیغامِ ختمہ جاں زینبؑ

ماتم کیا ہے دنیا والو! ظلم سے نفرت کا اعلان  
 عروجِ بجزری

سلام  
 ماتم کیا ہے دنیا والو! ظلم سے نفرت کا اعلان  
 مجلس کیا ہے شہر سے محبت اور عقیدت کا اعلان



حق کیا ہے اور باطل کیا ہے، کفر ہے کیا، اسلام ہے کیا!  
 کرب و بلا میں رہنے کیا ہے سب کی حقیقت کا اعلان  
 بوجھ گناہوں کا بھی بڑھا تو فکر نہیں ہے روزِ جزا!  
 اشکِ غم شبیرِ عمر کریں گے اپنی شفاعت کا اعلان!  
 کفر کی کوشش ہے یہ سب ذکرِ شہرِ دین مرث جلائے!  
 ذکرِ شہرِ دین مرث نہیں سکتا یہ ہے مشیت کا اعلان!  
 پھین لیا عباس نے دریا پھر بھی لبوں کو تر نہ کیا!  
 تشنہ لبی کے ساتھ کیا ہے اپنی شفاعت کا اعلان  
 نرغہ اعدا میں بھی ہوا اگر شہرِ بیا کہہ رام چھا؟  
 اصغر کے ہونٹوں پر تبسم تھا کہ قیامت کا اعلان  
 چھپ نہ سکے گا خونِ شہیدان تا بہ قیامتِ ذہیب نے  
 شام کے بازاروں میں کیا اس طرح شہادت کا اعلان!  
 اکف اس کو کہتے ہیں اصحابِ حسین کیا کہنا  
 خون کی کتریوں سے کیا ہے اپنی محبت کا اعلان!  
 خونِ شہیدان دوڑ رہا ہے جیسے ماسم داروں میں  
 ہرج بھی نہ سمجھیں کہتی ہیں ان کی کرامت کا اعلان  
 مقتل میں بہبِ شہر نے بکا رہا ہے کوئی میر کا نصرت کو!  
 گمر گئے تھوڑے سے اصغرِ یس کے امامت کا اعلان  
 کرب و بلا والوں کی کہانی ہم کو بتاتی ہے یہ عروج  
 سبطِ نبیؐ نے پھر سے کیا ہے دین و شریعت کا اعلان!

چاندنی رات پر مردنی چھٹا گئی !  
 کھو گیا چاند تاروں کا چین الوداع  
 تجھ سے زندہ ہے دین رسول خدا  
 تجھ سے روشنی رخ مغربین الوداع  
 لاشِ فرزندِ عمر ضعیف الاماں  
 تشنہ لب ہے نواختنک نین الوداع

آج شام عزریاں کے ہیں تذکرے  
 آج روئیں گے ہم پوری دین الوداع  
 سر کھلے فاطمہ آ رہی ہیں نظار  
 رو رہے ہیں سب مشرقین الوداع !  
 اب تو ہیں بیڑیاں اور دارو رس  
 اب کہاں غم کے ماروں کو چین الوداع  
 ہم جیئیں گے تو اگلے برس روئیں گے  
 پھر سے ہو گا یہی شدہ و نشین الوداع  
 ہر نفس پر فرشتے بھی ہیں سیم لڑا !  
 آرزو کر رہا ہے جو بین الوداع !

## مسدس

(آرزو اکبر آبادی)

سیرِ شہرِ کج - نیزہ بدکار کج  
 صفِ مظلوم کج - اور رس دار کج

تشنہ معصوم کجا - دیدہ نون بار کجا  
زینب خستہ کجا - شام کا دربار کجا  
طوق وز بخیر کجا عابد بیمار کجا

مومنو تم کو سناتا ہوں میں اک ایسا بیان  
جس کے سننے سے بگڑ جاتے ہیں سب سے اوساں  
جلتے مینوں سے اٹھا ہائے جگر سوز دھواں  
نوطہ صبر کجا - کوفہ کا بانہ کجا!  
طوق وز بخیر کجا - عابد بیمار کجا!

قاسم خستہ جگر آہ مٹن کے مہ رو  
تیرے سہرے کی نہ دیکھی کجا عالم میں نمود  
چاند سے چہرے پہ دو بے ہوشوں میں گیسو  
جسم معصوم کجا - گھوڑوں کی یلغار کجا  
طوق وز بخیر کجا - عابد بیمار کجا!

دیکھو قصو یہ بیمار کی ہوئی خاک بس  
دل شہیر ہے ہمد جاگ پر لاشیاں ہے نظر  
اس ضعیفی میں جواں بیٹے نے ڈٹا ہے کمر  
گھاؤ بہ چھٹی کا کجا - سینہ سرکار کجا  
طوق وز بخیر کجا - عابد بیمار کجا

مر ملا کچھ کو نہ ششما ہے کا کچھ آ یا تیرا  
خون احمد سے کیا ہے رخ شہیر بولال  
آج تاریخ کا ہے تجھ سے سلسلہ یہ سوال

خلق موصوم کجا - نہر کا سو فار کجا  
طوق دوزخگیر کجا - عابد بیمار کجا

کھوئی کھوئی سی تھی یوں بالی سکینہ کی نظر  
جیسے ایک بھٹکا مسافر ہو سہرا راہ گذر  
بے ردا آہ ہوا زینیب مظلوم کا سر

غمزدہ بانہ کجا - شدت افکار کجا  
طوق دوزخگیر کجا - عابد بیمار کجا

پیرزے پیرزے ہوئے قرآن وفا کے پار سے  
ظلم کہتے ہیں بے بد ذات نہ کیسے مار سے  
بھیننے کا نل سے گہرا اور پھائیے مار سے

پیچھے ظلم کجا - پھول سے منسوار کجا  
طوق دوزخگیر کجا - عابد بیمار کجا

فاطمہ زہرا کا آیا جو مزار اقدس  
لولیں زینیب یہ بھیتے سے ہوئی یس

چھوڑ دو مجھ کو اکیلا کہہوں گی اے بس!

مان کی آغوش کجا - دفتر لاچار کجا  
طوق دوزخگیر کجا - عابد بیمار کجا

قتل الحسین جد کربلا

(از آئمہ زو اکبر آبادی)

چلا کر بلا سے جو قافلہ تو عجب نظارہ تھا سرشار

کہیں سر کٹے کہیں گھر لٹا کھلے سر پہ کہتی تھیں فاطمہؓ  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 کہیں برہنچپیوں سے پھلدا جگر کہیں سر بربادہ تھے دو پس  
 تھے کہیں امام بھی لڑتے کمر پہی شور مچاتا سرِ علقمہؓ  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 دل مصطفیٰ کو تھی بے کلا صفتِ انبیاء میں تھی کھلبلی  
 ہوا ذرا جوب لبِ سرِ عثمانی سرِ عرش گونجی یہی صدا  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 کہیں تیر نکلے کمان سے کہیں خون بہتا تھا کان سے  
 کہیں ہونٹ تر تھے زبان سے کہیں پٹر لیں گی تھی یہ صدا  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 کہیں جبریل تھے سرِ نگوں کہیں اہل عرش تھے بے سکوں  
 میں بیان کیسے یہ غم کروں میرے ساتھ روتے ہیں انبیاء  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 یہی کہتا ہے میرا تھا ہر شقی پھری خلق شاہ پہ چل گئی  
 نہ ہو لوٹنے میں ذرا کمی! یہاں مال و زر کی کمی ہے کیا  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 کسی جوب رکاب حسین نے تو سیکینے آگئی سامنے  
 کوئی کیسے حال بیاں کرے تھی رسولِ زادی کی یہ صدا  
 قتل الحِمْیَرِینِ بہ کمر بلا  
 مر کا جوب غریبوں کا قافلہ تو جنابِ شیریں نے یہ کہا



حکم ہو جائے تو اس شان سے پانی لاؤں  
کھینچ کر مویہ کو نثر کی روانی لاؤں

نہ تفکر نہ تردد نہ تکلف کیجئے  
آپ کو میری قسم ہے نہ تا سفا کیجئے  
مجھ نمک خواریہ احسان و تلطف کیجئے  
حکم دینے میں نہ سہر کار تو قفس کیجئے

موت کے سر پہ قدم رکھ کے گذر جاؤں گا  
اں مشکیزہ تو ہر حال میں بھر لاؤں گا

اس ارادے کو نہ تبدیل کروں گا آقا  
مقصد زیست کی تکمیل کروں گا آقا  
آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا آقا  
ایک نئے دور کی تشکیل کروں گا آقا

آپ کی ذات میں ہیں صبر و رضا کے معنی  
میں تباؤں کا زمانے کو وفا کے معنی

شاہ نے جب یہ علم دار کی سن لی تفسیر  
جس کے ہر لفظ کے ہر حرف میں تھی ایک تاثیر  
رو کے فرمایا کہ ہاں اور نہیں کچھ تبدیلیہ  
دیکھئے اور دکھائی ہے ہمیں کیا اقتدیر

مشک کہ اس پالنے والے کلہے شاکر ہے حسین  
امتحان گہر اُسے منظور ہے صابر ہے حسین

تم چلے جاؤ گے رہ جائیں گے اک ہم تنہا  
 رنج پہ رنج سے رہے جائیں گے اک ہم تنہا  
 آہ کس کس کا کئے جائیں گے ماتم تنہا  
 ہم سے اٹھے گا بہتر کا نہ یہ غم تنہا  
 کیا تمہیں بن کی بلاؤں سے والے کردوں  
 شمع روشن کر ہواؤں کے والے کردوں

ہم نے سوچا تھا کہ جب وقت چل آئے گا  
 ہم کو کیا فکریہ بھائی ہمیں دفنائے گا  
 لاش کو نزعہ اعدا سے اٹھا لائے گا  
 قبر پر گل نہ سجھا رشک تو برائے گا  
 کیا خبر تھی کہ چلے جاؤ گے ہم سے پہلے  
 یادوں تم کو رہیں پھیلاؤ گے ہم سے پہلے  
 تم چین زاہد وفا کے گل نورستہ ہو  
 گل ہو یا مختلف اوصاف کا گل دستہ ہو  
 بھوک اور پیاس میں ہر چیز بہت خراب ہو  
 پانی لانے کے لئے پھر بھی کربستہ ہو  
 اس ضعیفی میں کمر توڑو گے بھیا جاؤ  
 تم کچا سوخ کے آئے ہو تو اچھا جاؤ

جاؤ بھائی تمہیں اللہ و نبی کو سو نیا!  
 تو تمہیں سایہ دامن علی کو سو نیا!  
 جو سبھی کا ہے خدا اس کے ولی کو سو نیا!  
 یعنی ہم جس کی امانت ہو اسی کو سو نیا!

ہم تہہ ہر حال میں ہیں صابر و شاکر عباسؑ  
لو علم اور رشاد حافظ و ناصر عباسؑ

## علم تمہارا تمہارا عباسؑ اور تمہارا ہے

(انجمن النعاسؑ)

علم تمہارا تمہارا عباسؑ اور تمہارا ہے

یہی ہے دین ہمارا یہی ہے تمہارا ہے!

جسے ہیں نہر کی جانب علم کے عباسؑ

قضا یہ کہتی ہے قدموں میں سر ہمارا ہے

پہنچ کے نہر یہ غازی نے بڑھ کے لٹکا رہا

ہمارا نام ہے عباسؑ یہ کھاٹ ہمارا ہے

میں اس کا لال ہوں جس کا ہے نام نوالہ علیؑ

اسی نے بلاتقویٰ سے غیب کا در اکھاڑا ہے

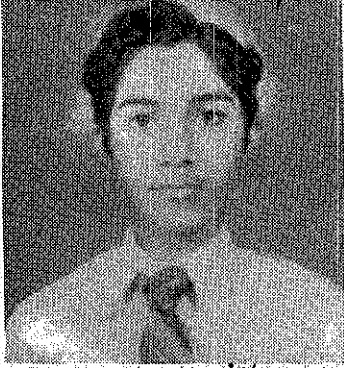
مجھے ہے فخر میں اس کا یسروں عالم میں

بہ وقت جنگ سب ہی اپنے حصے لپکا رہا ہے

میں وہ ہوں جس کے لئے فاطمہؑ نے فرمایا

میں روزِ حشر کہوں گی یہ لال ہمارا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم



صاحب بیاض :- محمد عابد  
شعار انجمن پرشہرت آفریں صاحبہ  
معاون صاحب بیاض  
نسیم حیدر - ناصرین - قمر عباس

ایمانی امام  
نقشبند بکران 3200  
سکریٹری

جناب گوہر حسین صاحب  
سکریٹری

## توضیح

### یوں شہ گئے بنی کا مدینہ اُجڑ گیا

یوں شہ گئے بنی کا مدینہ اُجڑ گیا  
 روتے ہیں لوگ خسارہ زہرا اُجڑ گیا  
 اُنہ ماں لئے چلے گئے اکبر شباب کے  
 اک پل میں ماں کا باغ تمنا اُجڑ گیا  
 نمکین ماں سے بولے کڑھتے ہوئے کہاں  
 بانو ستھارے لال کا جھولا اُجڑ گیا  
 بیٹھی ہیں شاہزادیاں سر ننگے خاک پر  
 گھر فاطمہ کا دشت میں کیسا اُجڑ گیا  
 مقتل میں ایک چھوٹی سی بچی کی تھی صدا  
 بابا شہید ہو گئے نہیں اُجڑ گیا  
 ایسی بھری بہار میں باد خزاں چلی  
 اک دوپہر میں گلشن زہرا اُجڑ گیا  
 طائر نے آکے فاطمہ صغرا سے کہہ دیا  
 بی بی تمہارا دشت میں کینہ اُجڑ گیا  
 بانو بیکاریں دولہا کی صورت تو دیکھ لو  
 کبھی اٹھو سہاگ ستھارا اُجڑ گیا  
 شبیر تو بسا گئے صحرانہ و سر پہاں  
 محل یزید دیکھو کیسا اُجڑ گیا!



## نوحہ

### چونک کہ شب کو بولی سکیٹنے آج بابا کو جانے دوں گی

چونک کہ شب کو بولی سکیٹنے آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 میرے لیے کو آئے تھے بابا آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 قفل نہ دناں کا کھلو ایس گے وہ، صبح تک مجھ کو لے جائینگے وہ  
 کہہ رہے تھے ابھی مجھ سے وعدہ، آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 جب سے چھوٹا ہے بابا کا سینہ، چین سے سو نہ پائی سکیٹنے  
 مجھ کو بھولے تھے کیا میرے بابا آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 مجھ کو آتی ہے بابا کی خود شب میرے دامن یہ ہیں اُن کے آنسو  
 زخم کا لون کار و در و دکھاتی آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 ڈھونڈھ لوں گی میں ان کو خدا یا کوئی تھوڑا سا کر دے اُجالا  
 تھے ابھی قید میں میرے بابا آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 پا کے اصفیٰ کو ہم کو بھلا لیا خوب آنے کا وعدہ نبھایا  
 کیا محبت کا یہ تھا تقاضہ، آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 اتنی مدت میں صورت دکھائی اب انھیں یاد بیچ کی آئی!  
 چھوڑے جاتے ہیں کیوں مجھ کو تنہا آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 میرے بابا میرے پاس آؤ اپنے سینے سے مجھ کو لگاؤ  
 اب بہت مضطرب ہے سکیٹنے آج بابا کو جانے نہ دوں گی  
 کہہ رہے تھے ابھی میری دلبر یاد کرتا ہے ہم کو برا نہ دے!  
 آج سامان رہائی کا ہو کا آج بابا کو جانے نہ دوں گی

# ”بڑھتے چلو حسین کا پرچم لئے ہوئے“

از کیف بنارس

(اس کلام کو تاجدار نقوی اور فرخ رضانے پڑھا ہے)

یہ پرچم بلند نبی کا نشان ہے  
راہ خدا میں حق کے ولی کا نشان ہے  
کچھ بکیسوں کی نشانی کا نشان ہے  
یعنی حسین ابن علی کا نشان ہے

سوز لیتیں عوام محکم لئے ہوئے  
بڑھتے چلو حسین کا پرچم لئے ہوئے

پوری نہ ہو سکی جو عکینہ کی آرزو  
عباس نامدار کا دل سٹھا لہو لہو  
غازی کی ہودہ ہی تھی جو تو قیر چا رہو  
جان دے کے اس علم کی بڑھائی بھی آبرو

سوز لیتیں عوام محکم لئے ہوئے  
بڑھتے چلو حسین کا پرچم لئے ہوئے

سٹھور نے راہ حق میں شہادت قبول کی  
یہ یادگار خاص ہے دیں گے اصول کی  
ملتی ہے اس کے سائے میں الفت رسول کی  
چلتی ہیں اس کے ساتھ دعائیں بڑول کی

سوز لقیں عزائم محکم لئے ہوئے  
بڑھتے چلو حسین کا پرچم لئے ہوئے

عائذ بولے میں تو ہوں بیسار کر بلا  
اب آہ ہی ہیں قافلہ سالار کر بلا  
ہم سب ہیں وارثِ غم کردار کر بلا  
عظمت یہی ہے ادھر بھی کردار کر بلا!

سوز لقیں عزائم محکم لئے ہوئے  
بڑھتے چلو حسین کا پرچم لئے ہوئے

زینبؓ یہ بولیں رنج اٹھاتے ہوئے چلو  
اب انتہائے صبر دکھاتے ہوئے چلو  
روداد کر بلا کی سناتے ہوئے چلو  
قاتل کا نام سب کو بتاتے ہوئے چلو

سوز لقیں عزائم محکم لئے ہوئے  
بڑھتے چلو حسین کا پرچم لئے ہوئے

لوحہ

صغرا کو جا کے دے گی پیر سا غریب زینبؓ  
(از ابراہیم)

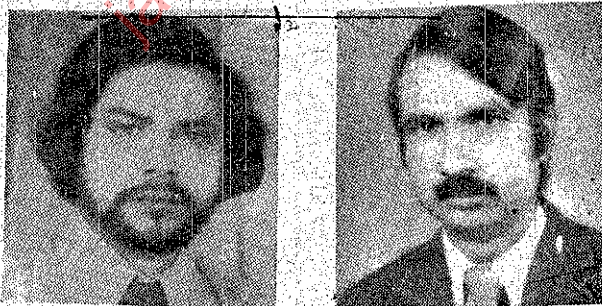
صغرا کو جا کے دے گی پیر سا غریب زینبؓ  
جاتی ہے اب مدینہ دکھیا غریب زینبؓ

ماں جائے الوداع کو! ماں جائی جا رہی ہے  
 شبیر دے رہی ہے مجر غریب زینب  
 اللہ کی بہن کو منظر نہ لیں دکھائے  
 بھائی کا تو نے لاشہ دیکھا غریب زینب  
 آئی تھی حب وطن سے تھے ساتھ میں برادر  
 جاتی ہے اب وطن کو تنہا غریب زینب  
 اکبر کے جب جگہ میں چھپی لگی ستم کی  
 تو نے یہ کیسے دیکھا منظر غریب زینب  
 ہے مسخرف زمانہ غربت ہے بیک جا ہے  
 جا کے گے سناے بیٹا غریب زینب  
 شبیر خدا کی بیٹی لاکھوں سلام تجھ پر!  
 ہوتا رہے گالیہ نہی پتہ چا غریب زینب

## لوری

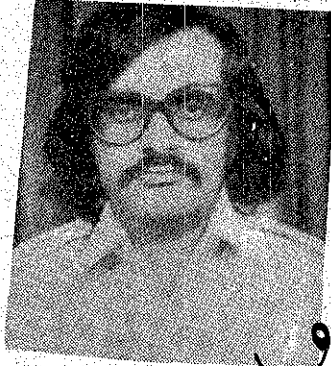
”سو جا میرے اصفیر پیارے“  
 سو جا میرے راج دلارے  
 سو جا میرے آشاؤں کے منارے  
 سو جا میرے ممتا کے قرآن کے پارے  
 سو جا میرے اصفیر پیارے  
 سو جا میرے من مندر کی مودرت  
 سو جا میرے سندھو رت!  
 سو جا میرے کو ترخ پیر چمن رت  
 سو جا میرے لہری سناپیں چاند تارے  
 سو جا میرے اصفیر پیارے

جھلسا جھلسا چاند سا مکھڑا کھویا کھویا حسن سراپا  
 سٹاس سٹا بہت دریا! پیڑا رے لب پیاس کے مارے  
 سو جا میرے اصغر پیارے  
 اے نیچے بلو ان سیا بھی آنکھیں لینے لگی جسم ہی  
 پھیل کئی کا جل کی سیا ہی نیند کھڑی تجھ کو چمکا رہے  
 سو جا میرے اصغر پیارے  
 کروٹ کروٹ پر تڑپن ہے تیز بہت دل کی دھڑکن ہے  
 میری جان کیسی الجھن ہے سانس کے دھارے ہیں اڑکالے  
 سو جا میرے اصغر پیارے  
 اٹھنے کو ہے رات کا ڈیرہ! ہونے کو ہے اب تو سویرا  
 ڈوب رہا ہے کیوں دل میرا تو بھی بتا اے صبح کے تالے  
 سو جا میرے اصغر پیارے  
 اپنا دل گہوارہ بن کر کوئی سناے ڈاٹر مضطر  
 اے بے شیر مجاہد اصغر نیند کو تو اب بھی لٹکا رہے  
 سو جا میرے اصغر پیارے





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



## ایک نیا سلسلہ

# مجموعہ نیا نیا سلسلہ



قطعہ

کیا حکومت نے دیا خطبہ زہرا کا جواب !  
کہہ رہی ہے بڑھو تاریخ یہ چشم پر آب !  
بطن معصومہ میں محسن نے شہادت پائی !  
زوجہ فاجہ خنجر یہ گرایا کیا باب !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## وفات جناب سیدہ پرلوتہ

”میت پر علیؑ کہتے تھے باگم یہ وزاری اے فاطمہ زہراؑ“

میت پر علیؑ کہتے تھے باگم یہ وزاری اے فاطمہ زہراؑ  
 افسوس کہ کچھ عمر نے تم سے نہ وفا کی اے فاطمہ زہراؑ  
 میں سمجھا تھا، تم ہو گی میری عمر کی ساتھی دہوکا تھا نواختی  
 انسان کو کیا علم شیت کا خدا کی اے فاطمہ زہراؑ  
 لے لی جو نواختی تھی مجھے نعمت عظمیٰ، دروازے اسی کا  
 در نہ ہمیں کیا دخل ہے مرضی میں خدا کی اے فاطمہ زہراؑ  
 تم نے وہ کیا مجھ سے جو کچھ حق و فاشا اور میرا لکھا تھا  
 مجھ سے نہ ادا حق رفاقت ہوا کوئی اے فاطمہ زہراؑ  
 اس رنج میں بچوں کو میں سمجھاؤں کہ جی کو، کچھ مرنے سے تو لولہ!  
 انسان ہوں دل رکھتا ہوں کس سے کہوں دل کی، اے فاطمہ زہراؑ  
 حسنینؑ ادھر غرض ہیں، ادھر نہ نینب و کلثوم ہے نہ زینبؑ کہ ہوں  
 بے مال کے ہو گئے کیوں نہ کہیں گم یہ وزاری اے فاطمہ زہراؑ  
 سمجھاؤ اخیلں دیر سے گھر لے لیں بچے، غم کھاتے ہیں بچے!  
 دوسرے کے ذرا اپنے پیٹوں کو، اے فاطمہ زہراؑ

مَشک لے کر سوئے فردوس ہوئے آپ لوگوں میں رہی نشہ دہاں  
 تم نے پانی کے لئے خون بہایا اپنا مرنے منظورم چچا  
 میرے کہنے سے سوئے ہر سدا دے عورتا میرے پیارے محو!  
 میرے باؤں سے کچی پیمہ نہ رنڈا یا پچھایا مرنے منظورم چچا  
 میں جو یہ جانتی مٹ کیزہ اٹھانے دیتی نہ ہتھ میں جانے دیتی؟  
 کیا کروں اس کو یہی تھا مری قسمت کا کھانا مرنے منظورم چچا  
 کیا ہوا، تھک چکی پیاس کھا بیوا لے، غم اٹھانے والے  
 گود میں لیکے مجھے کون دلا سادے گا مرنے منظورم چچا  
 اوڑھنی اپنی کفن کیلئے بھجوانی ہوں، یہی غم کھاتی ہوں  
 تیرے لاشے پہ لقمہ نہ ہوئی یہ دکھ دیا مرنے منظورم چچا  
 کیجئے عمو سے یہ سوگند کی سفارش بی بی کوئی غم ہونہ کبھی  
 مدح خواں ہے میرا اس کی مدد پر رہنا مرنے منظورم چچا!

## ”نوحہ در شہادت حضرت علی اکبرؑ“

”پر و ان پڑھا لوں کوئی ارمان نکالوں  
 ٹھہرو علی اکبر تمہیں دو کھاتو بنا لوں  
 پھل بر چھنی کا کھائے ہوئے سوتے ہو زمین پر  
 اے لال کلیجے کو میں کس طرح سنبھالوں  
 شاید لوہی تھم جائے کہو زخم جب گھر کا  
 اٹھو علی اکبر نہیں کلیجے سے لگا لوں“

لے لال ترے بیاہ کی زینب کو ہوس تھی!  
 ان خون بھرے ہاتھوں میں مہندی تو لگا لوں  
 یوں گھر سے مرے لال کو لیجاؤں نہ حضرت  
 سایہ کریں آئینل کا میں بہنوں کو بلالوں  
 اتنا بھی نہ سوچے کہ کلیجہ ہے یہ ماں کا  
 غربت میں دیا داغ جو آئی کا بلالوں

ق

ٹھہراؤ جنازہ مجھے حسرت تو نہ رہ جاوے  
 ارمان بھرے لال کا ارمان نکالوں!  
 پہنا کے ذرا دیکھ لوں پوشاک شہماں!  
 تباہی پر پھولوں کا میں سہرا تو چڑھا لوں  
 شوق کت پہ ذرا رحم کر لے موت ٹھہر جا!  
 آنکھوں سے حزا رہ شہ منظر لوم لگا لوں

نوحہ و شہادت حضرت علی اصغر علیہ السلام

خادان سمجھتے، مہمان سمجھتے!

نادان سمجھتے، مہمان سمجھتے  
 یہ زخم نہ پڑتا کبھی بانو کے جبکہ یہ  
 اصغر تھے بیدرد مسلمان سمجھتے  
 ظالم تھے کہ فاطمہ کی جان سمجھتے

میدان میں اصغر تمہیں گر جانے نہ دیتی کیا ترور دیں دل میں مری جان سمجھتے  
 کافر ہیں تم کو نہ کی قدر تمہارے ہوتے جو مسلمان تو ایمان سمجھتے  
 اصغر مجھے عزت میں دعا دیکے نہ جلتے دانی کو چوٹی جان سے قربان سمجھتے  
 کیا سمجھو گے تم درد ابھی بالوں کے دل کا ہر شاہ جو ہوتے تو مری جان سمجھتے  
 اس عمر کا حیوان کبھی نہیں ذبح کے قابل اے کاش تم کو مجھے انسان سمجھتے!  
 بیدار دل عین صاحب اولاد نہ ہوں گے ورنہ مری حسرت مرے ارمان سمجھتے  
 گر جانتے سب مرتبہ ملاحت کا سوشل گیت  
 اقلیم سخن کا مجھے سلطان سمجھتے



”پیکار ہی بالوں کے مضطر علی اکبر علی اصغر“

پیکار ہی بالوں کے مضطر علی اکبر علی اصغر  
 کیا کیا ستم فحش پر، علی اکبر، علی اصغر  
 بناؤں کس کو میں دو لکھا بڑھاؤں دو دھابوں کا  
 گئے ستم تو دعا دے کر علی اکبر، علی اصغر  
 مرے تشنہ دہن بچو! میرے گل پیہن بچو!  
 پڑے ہو تجاری پتی پر علی اکبر علی اصغر  
 اٹھو اے نیند کے ماتو سنبھالو دکھ زردی ماں کو  
 موٹی جاتی ہے یہ مادر علی اکبر علی اصغر  
 نہ آفت سے ملتی ہے نہ جاں اپنی نکلتی ہے  
 عجیب شکل میں ہے مادر علی اکبر علی اصغر



مرے صاحبِ شرف بچو مرے دل بخت بچو!  
کہاں جاؤں تمہیں گھوگر علی اکبر علی اصغر

## شہید ہو گئے اصغر ابرہہ گیا جھولا

شہید ہو گئے اصغر ابرہہ گیا جھولا  
قتل کی نیند اسے آگئی ہے مقتل میں  
رہو دیوں کی صف میں ہیں اپنے رونے کی  
کسے گمان تھا کرب و بلا کے جنگل میں  
نہ لائیں اصغر بے شہر کو جواں ہمراہ  
سیر دیجے کو کمر آتیں اپنی صفی کے  
بہل ہی جاتا کسی طرح چھوٹ کر ماں سے  
سفر کے وقت یہ امر بھی تھا صفی کا  
سمٹا لے بعد ہل جاقول گی میں اصغر سے  
سفر میں گئے فرقہ کا داعِ اصغر بھی  
عجب ہے معرکہ ہتی ہیں قتلِ اصغر بھی  
مگر جلی تھی برائی بھی ساتھ قسمت کی  
پسند آگئی آنکوش کر بلا ان کو!

جھولا رہی ہے تصویریں ماٹا جھولا  
وہ شیر خوار کہ آباد جس سے تھا جھولا  
گیا اصغر تو ویران ہو گیا جھولا  
جلا کے ٹپوں کو لوٹیں گے اشتیاق جھولا  
نہ سمجھا تا مدینے سے کر بلا جھولا  
جھولا تی اس کو شہرِ روزِ فاطمہ جھولا  
یہ سچ ہے دینا نہ آنکوش کا مرہ جھولا  
نہ لے کے جاؤ خدا را اصغر کا جھولا  
جھولا جھولا کے گناہوں کی بھائی کا جھولا  
گئے ہیں برب سے وہ ویران ہو گیا جھولا  
اسی عظیم شہادت کی ہے بقا جھولا  
وطن سے بہر سفر ساتھ برب جلا جھولا  
ہوئی ہے گود بھی خالی ٹھہر گیا جھولا

جو سنگدل ہیں جتنا حد وہ کیا کریں احسان  
کہا ہل دل کو دلا تا ہے یاد کیا جھولا

# نوحہ شہزاد امام مظلوم علیہ السلام

”نوحہ یہ عابد کا تھا، بال نہ کھو لو پھوپھی“

نوحہ یہ عابد کا تھا، بال نہ کھو لو پھوپھی  
بہر شہ کربلا، بال نہ کھو لو پھوپھی  
دوگی اگر بد دعا، ہوگی قیامت بیا  
مان لو میرا کہا، بال نہ کھو لو پھوپھی  
کہ سچ ہے راحت مجھے، قید ہے عورت ہے مجھے  
”ہوئے دو مجھ پر جفا، بال نہ کھو لو پھوپھی“  
اُمتِ غیر الورا، ہوگی اسیر بلا  
کرتی ہو غصے میں کیا، بال نہ کھو لو پھوپھی  
یاد کر دشتہ کا غم، سہنے لگے کیا کیا ستم!  
تم بھی اٹھا لو جفا، بال نہ کھو لو پھوپھی  
دھیان شفاعت کا ہے، کام یہ اُمت کا ہے  
دل کو سمجھا لو ذرا، بال نہ کھو لو پھوپھی  
غم سے نہ دلگیر ہو، خواہر شہزاد ہو!  
صبر سے خوش ہے خدا بال نہ کھو لو پھوپھی  
کام ہے یہ دین کا، بن کے بگڑ جائے گا  
ہوگی قیامت بیا، بال نہ کھو لو پھوپھی

عشر کو ہے نہ کہ لہ ، روتا ہے سر شاہ کا  
 ڈال لو سدا بہ ردا ، بال نہ کھو لو پھو بھی  
 روتے تھے شذکت وہ سب کہتے تھے مجا جب  
 جان ہو میری فدا ، بال نہ کھو لو ، بھو بھی

## نوحہ در بیان حاضری۔ "شا غریبا"

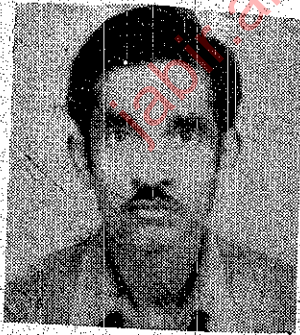
روکے سمجھاتی تھی نوحہ کی زوجہ بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے  
 بی بیو اس کو تم کہ نہ کرنا بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے  
 مجھ کو تقدیر کب لے کے آئی ہو گی جبکہ سب کی صفائی  
 خزان آکے آتے رہے فقیر ، بھوکے پیاسے کی حاضری ہے  
 ہوں غلام شدہ دین کی زوجہ اپنی لونڈی سے کیسا پیار دہ !  
 بھاتی ہوں میں خود حال سب کا ، بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے  
 یوں بھی جی سے گنہ رتا ہے کوئی سنا تھ مر لوتی کے مرنے کوئی  
 دھوکے سمجھتا تھا کچھ کھا لو کھا نا بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے  
 پر سادے کو آئی ہے لونڈی حاضری شہ کی لائی ہے لونڈی  
 فاسخہ دو شہرے وطن کا بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے  
 روتے سے جی اٹھیں گے نہ حضرت ہائے دیکھو تو پتھوں کی حالت  
 اب کچھ ان کو کھلا دو ذرا سا ، بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے  
 مجھ میں طاقت نہیں ہے بکا کی جبر کہ میری بیاری !  
 آکے کچھ کھائے بالی سکینہ ، بھوکے پیاسے کی یہ حاضری ہے

## نوحہ روز عاشورہ

رُوحِ بدر و حُسنِ پیا سے ہیں دین کے زیب و زینِ پیا سے ہیں  
 قلبِ زہرہ کے چینِ پیا سے ہیں  
 تین دن سے حسینِ پیا سے ہیں  
 ہر کلی زینتِ چینِ پیا سی دشت میں ساری انجمنِ پیا سی  
 ہائے اک رات کی دُہنِ پیا سی  
 مالکِ مشرقینِ پیا سے ہیں!  
 تین دن سے حسینِ پیا سے ہیں  
 ہر دہن میں ہے ہر زباںِ پیا سی خلق میں خشک ہچکیاں پیا سی  
 جلتے خیمہ میں بی بیاںِ پیا سی  
 مالکِ مشرقینِ پیا سے ہیں!  
 تین دن سے حسینِ پیا سے ہیں  
 غش میں سجادِ نالواںِ پیا سا ہائے اکبرِ سائنہ جواںِ پیا سا  
 ننھے جھوٹے میں بے باںِ پیا سا  
 مالکِ مشرقینِ پیا سے ہیں!  
 تین دن سے حسینِ پیا سے ہیں  
 بوچے خانی وہ جامِ پیا سا ہے عصر سے قریب شامِ پیا سا ہے  
 دو جہاں کا امامِ پیا سا ہے!  
 مالکِ مشرقینِ پیا سے ہیں  
 تین دن سے حسینِ پیا سے ہیں



بہتے دریا کو بھی پیاسی ہے  
کیسی چھائی ہوئی اُداسی ہے  
خود بھی ہنر فرات پیاسی ہے  
مالکِ مشرقین پیاسے ہیں  
تین دن سے حسین پیاسے ہیں





تقدیر گل کھلاتی ہے کیا کیا بہ سارے میں !  
 شادی کے گھر میں ہوتے ہیں ابنِ شکن کے پھول  
 زینبؓ مہکائیں دلبر زہراؓ کا ہے سوئم !  
 عکاس اُٹھائیں اُٹھ کے شہر بے وطن کے پھول  
 نکلا نہ پائے بانو کا ارمان کسی طرح  
 شادی ہوئی نہ اکبر گل پیرہن کے پھول  
 عباسؓ سو رہے ہیں ترائی میں شیر سے  
 گھر میں ہیں مشیرِ پیشہ خلیفہ شکن کے پھول  
 کہتی ہے بانو یحیوں میں کلیاں بھی ہوں ضرور  
 کرنے ہیں مجھ کو اصغرؓ غنچہ دہن کے پھول !

## لوحہ

"اصغرؓ کو روئے گی علی اکبرؓ کو روئگی"

اصغرؓ کو روئے گی علی اکبرؓ کو روئے گی  
 صخرؓ اکیلی اپنے بھرے گھر کو روئے گی  
 کیا گزری کہ بلا میں ابھی کچھ خبر نہیں  
 نہ مدامالہ پہنے دیکھ کے مادر کو روئے گی  
 عباسؓ نامدار کے حبیب ہوں گے تندرست  
 مشک و علم کو دیکھ کے صفرؓ کو روئے گی

شادی کی اور رنڈا پے کی باتیں سنیں گی جب  
 کبر سے مل کے قائم بے پر کو روئے گی  
 یاد آئیں گی جو بانی سکینہ کی اُلفتیں  
 بالوں سے پوچھ پوچھ کے خواہر کو روئے گی  
 ماتم کرے گی عیون و محمد کی یاد میں!  
 بھٹونے کے پاس بیٹھ کے اصفیہ کو روئے گی  
 دیکھے گی اپنے بھائی کو جب باپ کی جگہ  
 قدموں پہ لورٹ لورٹ کے شرور کو روئے گی  
 آنے کا ذکر قید کا جب خاک اُڑائے گی  
 بلوے کا حال سن کے مقدر کو روئے گی  
 میرے کو جائے گی لمحہ فاطمہ پہ جب  
 رُوح بتولؑ سید بے سر کو روئے گی

## نوحہ در بیانِ بہیم امامِ عالی مقام

”شام سے اہلیت باسریاں چلے“

شام سے اہلیت باسریاں چلے  
 یعنی سوئے کہ بلا چاک گریباں چلے  
 نے کے شہیدوں کے سر پہ سرور ساں چلے  
 کرتے ہر دم سے یہ پیاں بادِ نالای چلے

آج ہے چالیسواں حضرت شبیر کا  
تشنہ جگر شدہ بخیر وقت میر کا

وہ حرم محترم شاہ کے با صدمہ کا  
منزلیں طے کرتے ہائے پہنچے جو در کمر بلا  
دور سے جب قتل گاہ ان کو دکھائی دیا  
دور روگئے کہنے لگے حضرت زین العابدین

اونٹوں سے اتر دو تم اب کرتے ہو دے شوشین  
روستے چلو پیادہ پا سے بلاش حسین

حضرت سجاد سے سُن کے حرم یہ کلام  
بیٹے روتے ہوئے اونٹوں سے اترتے تمام  
تیر کو لگے بیٹے وار لوں کے نے کے نام  
اے جو لاشوں کے پاس ہائے وہ ناشاد کام

پہا دریں سے راتار آنسو بہانے لگے  
ہاتھوں سے اس بن کی خاک سر پہ اڑانے لگے

عابد رنجور نے حلقہ ماسم بنا  
بیلیوں کو ساتھ لے خوب سا ماسم کیا  
سر جو شہیدوں کے تھے بیچ میں ان کو رکھا  
سینہ پر پیٹ کر رو رو یہ نوحہ پٹھا

نہ ہیرا کے مقصوم کا آج ہے چالیسواں  
سید مظلوم کا آج ہے چالیسواں

حضرت زین العابدینؑ یہ جو سب پٹھہ جھکے  
 بیلیوں سے اس طرح درو رو سکے کہ کفن لگے  
 پہلے کھوکھن کی لاشی قبر میں غا بد رکھے  
 بانڈے عباسیوں بولی میں مدد سے تھے  
 پہلے مرے سما میں کی لاش کو گرٹ وا یو!  
 دے کے کفن پھر اسے لاش کو دھروا یو!

دودیا سجاد نے سوتے ہی اس کی یہ بات  
 بانڈے عباسیوں کو نے چلے پھر اپنے ساتھ  
 روتے ہوئے جب گئے قبر کسب آبِ قمرات  
 دیکھا تو عباسیوں کے کٹ گئے نہیں دونوں ہاتھ  
 ہاتھوں کا خون بہہ گیا زردی ہے سب سے تھک گئی  
 انگلی ہر اک ہاتھ کی دھوپ سے مر جھانگی

آپ نے اک بار گئی دیکھا جو پھر کون سے  
 تن سے جدا ہو گئے شانے کٹے نہیں بہت سے  
 سینہ مجروح پر زخم ہیں تلوار کے  
 گھائیاں کٹ گئیں نیزوں کے سب بھالوں سے  
 سینہ پھر لڑ رہے تیروں سے پھیندا ہوا  
 لاشہ پہ ٹکڑے پڑا خاک پہ لپیٹا ہوا

ضیاء: انجمن ناصر العزیز - قیمت: دس روپیہ  
 مرتبہ: محمد دھرم خان

# نوحہ در حال حضرت عباسؑ

از سید تنیدہ احمد انیسویں برس نبویہ جناب سید شہد حسین جعفری نسیم برسہا برسہا مرحوم  
(شاگرد درجہ تین حضرت ذائع قدس بلوی مرحوم)

کیسا غل مجاہد ہے الہی فرات پر

کیسا یہ غل مجاہد ہے الہی فرات پر  
مارا گیا حسین کا بھائی فرات پر

ایسا نہ جب کہ عالم غش ہوئے حسین!  
جب دیکھنے کو چشم اٹھائی فرات پر

ٹیا پدر کو لے چلو اپنے پیچھا کے پاس  
ہائی نے کافی دیر لگائی فرات پر

کیوں شور اٹھ رہا ہے ترائی سے بار بار  
اکبر چلو کہیں تو رسائی فرات پر

عمو تو خیریت سے ہیں بنلائیے کچھ بھی!

بابا گئے ہیں دیئے دھائی فرات پر

کہ کہ گئے تھے مجھ سے پریشان ہونا تم  
سُن لو اگر ہوئی ہے لڑائی فرات پر

غربت میں ہائے کیا کہیں دولت بنیں کی  
بیس سال بعد گنوائی فرات پر



ٹوٹی کمر بھی بازوؤں کا زور گھٹ گیا  
جب سے ہوئی انھی سے جدائی فرات پر

دربار کی سمیت دیکھ کے زینبؓ نے یہ کہا  
بھٹیا سیکھ لڑ نہیں آئی فرات پر  
تھکرا کے دیتی تھی یہ صدا لاشیں باوقا  
یہ پہنچی نہیں ہے غم کی ستائی فرات پر

شہر مند ہے سیکھنے سے شہزادی یہ غلام  
رو کو انہ آئے بالو کی بجائی فرات پر  
سوزالم سے اٹھتا رہے گا دہواں اندیس  
پانی نے ایسی آگ لگائی فرات پر

## نوحہ در حال شام غریباں

”ہائے کس طرح کٹی شام غریباں زینبؓ“

(از میرثنیہ احمد اندیس پیر سرحدی)

ہائے کس طرح کٹی شام غریباں زینبؓ  
کتنا پر ہول تھا کہ بل کا بیا باں زینبؓ  
لاشے تاحلہ نظر آگ دہواں تنہائی  
کیسے شب کو رہیں خیمہ کی نگہباں زینبؓ  
آگ خیموں میں لگی بھٹائی بھٹتے نہ پسرا  
کتنی اس وقت ہوئیں آپ پر لاشیاں زینبؓ

ایک برتھپی نے جگر کر دیا پھلنی ورنہ !  
کتنے تھے دلہیں ترے شہر ارماں زینبؑ

بھوک اور پیاس جھاؤں چھپا تہائی  
کتنی دشوار تھی یہ گمہ دشمن مولا زینبؑ

کس کو بہلائی تھی کے معنی دیں کس کو  
کس قدر غم ہے لئے شام عزیمت زینبؑ

آگ کے شعلوں سے بجا دو لائیں کیونکہ  
آگ تک خلق ہے اس حال پگھلیاں زینبؑ

بعد نہ رات کٹی پھوٹے ٹڑوں کی کیونکہ  
آگ سے کم نہ تھی وہ ریگ بیاہاں زینبؑ

قلب مجروح پہ کیس گزری شبِ عزیمت میں  
آیا جس وقت نظر گئے شہیدیاں زینبؑ

نام لے لے کے پکارا سرِ مقتل سب کو  
دیکھا جو بے فی بھی اپنا نہیں پڑساں زینبؑ

بڑھا سائیز لے لے مثل قیامت شب میں  
بن کے عباسؑ نہیں تم سہیلیاں زینبؑ

پشت پید ہاتھ بندھے کھیلے اعدا کھے ستم  
کیسے دفناتی جھلا لاشیں شہیدیاں زینبؑ

خطبہ دینی چلی پیار بھیتجے کے ساتھ  
بن گئی اسوۂ زہراؑ کی رگ جہاں زینبؑ

تھک کر کیا چاہئے اب اور ایسے مقلد  
سے تو تیرے کتنی ہے گھریاں زینبؑ

# نوحہ اربعین پر وزیر تعلیم واپسی اہم و ذکر بلا بعد ہائی

”نزیب نے کئے ہیں یہ مرقہ پر پہنچ کر، اٹھو مرے بھئی سا“  
 (از سید نبیہ احمد انیسویں برس)

نزیب نے کئے ہیں یہ مرقہ پر پہنچ کر۔ اٹھو مرے بھئی! ہم آئے ہیں بازاروں میں دربار میں ہو کر۔ اٹھو مرے بھئی! کیا لوگے نہیں لائی ہوں تجھے جو سفر سے، دل اور جگر سے کر دے نہ کہیں گم! سفید یہ عمر زدہ خواہر، اٹھو مرے بھئی! کمر دیجئے بھل میری خطا اتنی تھی مجبور، میں کیس دہ بخور گم ہو گئی زنداں میں امانت تھی گرفتار۔ اٹھو مرے بھئی! شرمندہ ہوں یہ داغ جگر پر ہے نمایاں۔ لے لے لے دہی شاں پڑے کسے لئے آئی ہوں بھئی! میں لحد پر اٹھو مرے بھئی! بازو سے چھٹی جب سے ہے زنداں میں سکینہ ناے شاہ مدینہ کھاتی ہے نہ بدلتی ہے سوتی ہے نہ شب بھر، اٹھو مرے بھئی! کس چاہ ہے شربت علی اصغر کی بتا دو، آواز سنا دو! ہو کوئی تو صورت کہ چوڑھے سے دلی مادر، اٹھو مرے بھئی! بیتاب کیس سے یہ ملاقات کو لیسے! دن رات سے ہمالہ! اب تو اسے بتا دو کہیں ہے علی اکبر، اٹھو مرے بھئی! بھئی ہوئی وہ چھانسی ہیں رنگ بیاباں، ہے حد میں یہ ریشیاں بھائی کا دگر ہے کمر کا بہت حال ہے ابتر۔ اٹھو مرے بھئی! اٹھو مرے بھئی!